ماہنامہ

دخترانِ اسلام

لاہور

فروری 2020ء

69 ویں
سالگرہ مبارک
خصوصی اشاعت

"علم، تحقیق اور تجدید کا عہدِ بے مثال"

تیری پہچان یہی ہے طاہر
تجھ کو دیکھیں تو خدا یاد آجائے

ہم اپنے

محبوب قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو

69 سالہ بے مثال زندگی کے

کامیاب سفر پر

مبارکباد دیتے ہیں

اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ
آپ کا سایہ ہمارے سر پر
تادیر قائم و دائم رکھے۔
آمین

منہاج القرآن ویمن لیگ آسٹریلیا
منہاج القرآن انٹرنیشنل (برسبین، میلبورن، سڈنی) آسٹریلیا

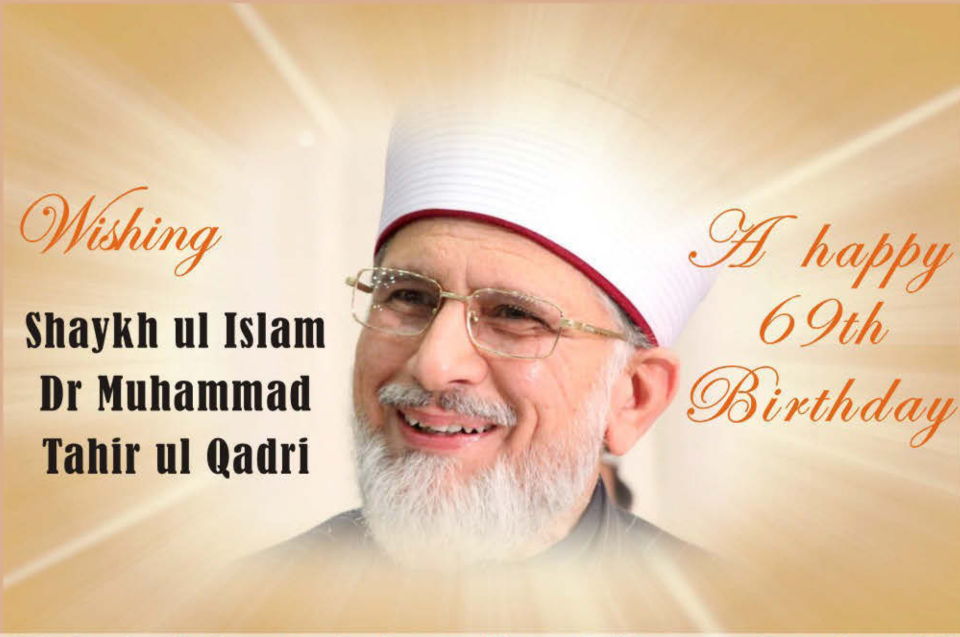

Minhaj ul Quran International Women League UK

The Ummah was astray, lost in darkness, the gravity of sins weighing down and blackening our hearts.

A star was born, February 19th 1951, you became our beacon of hope, our teacher, a prodigy to your great father, for you are the reviver of this century.

You are an ocean of knowledge, your streams and rivers run wide, for the limit on your majesty is next to none.

For the imprisoned soul, the source of enlightenment your words became, breaking the shackle which kept us oblivious.

In a time where Islam was an image painted with brushes of lies, our voices were dismissed, our roars were silenced, we knew nothing but hatred and oppression.

But you fuelled us, empowered our tongues with what could not go unheard in the colourful language of unity and love.

You sacrificed your life and your health to serve this great mission, spending your nights lost in books and your days flying across seas, in the hope to spread the message of harmony and peace.

Our gratitude t you is infinite,
for you rose as a guide to the path of the righteous,
and indeed on the Day of Judgement, Allah will unite us.

HAPPY BIRTHDAY *to A Great Leader*

Dr Muhammad Tahir ul Qadri

Who Redefined Parameters of Leadership

The most balanced and a moderate leader of present times who has the potential to defuse worldwide phenomena of terrorism nurtured by extremist ideology behind the wall trying to drag the world towards the clash of civilizations. He is indeed a true representative and a leader of political Islam having the ability to challenge the cruelty of capitalist global system and provide the alternate model political Islam as a ray of hope for deprived world. In fact the world needs such leader of virtue more than ever before.

Ayesha Shabbir Dev   Ch.Shabbir Hussain Dev

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

کو ان کے 69ویں **یوم ولادت** کے پرمسرت موقع پر

خراجِ تحسین

پیش کرتی ہوں

آمدِ ماہِ میلادِ طاہر پیا مرحبا مرحبا
رندِ بغداد، منہاج کے ساقیا مرحبا مرحبا
اے گلابِ چمن، لالہ و موتیا مرحبا مرحبا
فخرِ عرب و عجم، وارثِ انبیاء مرحبا مرحبا
عبد و معبود کا رازِ مستور ہے قادری نور ہے
ذرۂ خاکِ پاؐ، رشکِ صد طور ہے قادری نور ہے
شاہِ بغدادؒ کے ہاں سے مامور ہے قادری نور ہے
انقلابی مشن تیرا دستور ہے قادری نور ہے
فکرِ منہاج نے سب کو بخشی ضیاء مرحبا مرحبا
باعثِ ناز، تیری ولادت رہے تا قیامت رہے
آستانِ مجدد سلامت رہے تا قیامت رہے
استقامت پہ قائم رفاقت رہے تا قیامت رہے
گلشنِ قادری سے محبت رہے تا قیامت رہے
تیری ہر اک ادا پہ ہے آدم فدا مرحبا مرحبا

نسرین مصطفوی
(زونل نگران، منہاج القرآن ویمن لیگ سندھ)

چادر فاطمہؓ تجھ پہ سایہ فگن
مہربان تجھ پہ دونوں حسین وحسن
تجھ پہ انداز مولا علیؓ موجزن
دانشِ دل نشیں طاہرالقادری
تو سحر کا امین طاہرالقادری

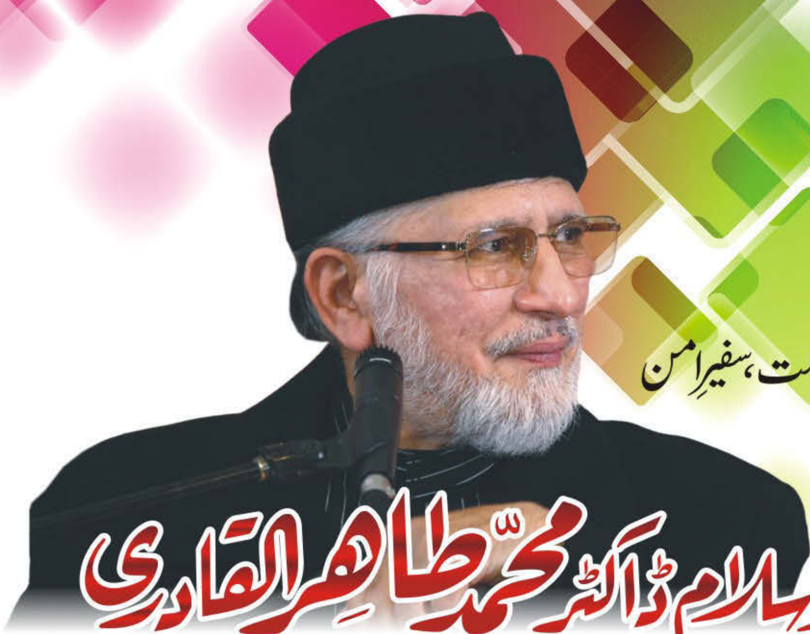

ہم داعی اتحادامت، سفیرِامن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

کو 69ویں سالگرہ پر **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب قائد کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔ آمین

منہاج القرآن ویمن لیگ سپین

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں
ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 27 شمارہ: 2 / جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ / فروری 2020ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
اُم حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت
نور اللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ سہیل، ڈاکٹر سعدیہ نصر اللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ
مسز راضیہ نوید، سدرہ کرامت، مسز رافعہ علی
ڈاکٹر زیب النساء سرویا، ڈاکٹر نورین روبی

رائٹرز فورم
آسیہ سیف، ہادیہ خان، جویریہ سحرش
جویریہ وحید، ماریہ عروج، سمیعہ اسلام

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام ـــ فوٹوگرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ (شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 69 ویں سالگرہ)		6
خواتین کی تعمیرِ شخصیت میں شیخ الاسلام کا کردار	مسز فریدہ سجاد	8
شیخ الاسلام کے فکری امتیازات اور اثرات و نتائج	مسز مصباح عثمان	17
میرِ کارواں، اک مثالِ جاوداں	تاثرات	25
شیخ الاسلام اور قرآنی استدلال میں امتیازی حیثیت	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	27
15 ویں صدی ہجری کے مجدد	ڈاکٹر شفاقت علی بغدادی	33
ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ایک سماجی طبیب	ڈاکٹر فرخ سہیل	40
شیخ الاسلام کے پند و نصائح	راضیہ نوید	51
سلسلہ طے نہ ہو سکا تیری شناسائی کا	طیبہ کوثر	54
رہبرِ ترقی و کمال	اقراء یوسف جامی	57
شیخ الاسلام ـــ مفسرِ قرآن، نامور فقیہ، عظیم مُصلح	محمد ابوبکر فیضی	60
خواتین کی فکری تربیت اور ڈاکٹر طاہر القادری	ام حبیبہ رضا	65
لازوال قائد، لازوال نسبت	ساجدہ کوثر نعیمی	73
Intellectual property of Dr. Tahir-ul-Qadri	Dr.Hassan Mohi-ud-din Qadri	85
The Journey of MQI Dallas, Texas USA		88

بدل اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرق وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

ترسیل زر کا پتہ: منی آرڈر / چیک / ڈرافٹ بنام حبیب بینک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت خصوصی شمارہ -/80 روپے
سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhaj.info E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ. الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ. اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ.

(البقرہ،۲: ۱۵۵ تا۱۵۷)

’’اور ہم ضرور بالضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے، اور (اے حبیب!) آپ (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں۔ جن پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کہتے ہیں: بے شک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے پے در پے نوازشیں ہیں اور رحمت ہے، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

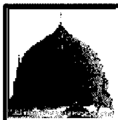

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہم قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا؟ قَالُوْا: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوْا: فَالنَّبِيُّوْنَ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟ قَالُوْا: فَنَحْنُ. قَالَ: وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: کون سی مخلوق تمہارے نزدیک ایمان کے لحاظ سے سب سے عجیب تر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: فرشتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حضوری میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جبکہ بنفس نفیس میں خود تم میں جلوہ افروز ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ اور عجیب تر ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہوگا (بن دیکھے) اس پر ایمان لائیں گے۔‘‘

(المنہاج السوی، ص۴۳۱، ۴۳۲)

اداریہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 69 ویں سالگرہ

اندرون و بیرون ملک مقیم تحریک منہاج القرآن کے جملہ فورمز کے عہدیداران و کارکنان شیخ الاسلام (ڈاکٹر محمد طاہرالقادری) کی 69ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔اس ضمن میں منہاج القرآن ویمن لیگ بھی اپنے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کی تقریبات کے انعقاد میں پیش پیش ہے۔مختلف کانفرنسز کے ذریعے ان کی اسلام اور انسانیت کے ضمن میں انجام دی جانے والی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا جارہا ہے۔صدی میں مختلف حوالوں سے معدود چند شخصیات ہوتی ہیں جونظریہ پیش کرتی اور اپنی زندگی میں ہی اس کے اثرات وثمرات کامیابی سے ظاہر ہوتی دیکھتی ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بھی انہی چنیدہ اور برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے اُمت کو اسلام کا جدید تصور دیا اور اسلامی تعلیمات کو انتہا پسندی ،دہشتگردی اور جہالت کے باطل گمراہ کن وسوسوں سے پاک کیا اور کروڑوں افراد اس فکر سے مستفید ہوئے۔

کرہ ارض پر تحریک منہاج القرآن اسلامی دنیا کی واحد تحریک ہے جس نے اپنے قیام اور تشکیل کی محض چار دہائیوں کے مختصر عرصہ میں اسلامی ممالک کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے عوام کی توجہ حاصل کی ہے۔اس خدمت اور قابل ذکر کامیابیوں کا سہرا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے سر ہے۔ دنیا کے کسی بھی خطے کو لے لیں اس کی ترقی اوراس کے معاشرتی انفراسٹرکچر میں ظاہر ہونے والی سیاسی، سماجی،انقلابی تبدیلیوں کے پیچھے کسی ایک شخصیت کا نام اور کام نمایاں طور پر ابھر کر سامنے آئے گا، تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں ہر دور کی سیاسی، سماجی ترقی اور روشن خیالی کا سنہرا باب کسی ایک فرد کے ذاتی کردار اور خدمات کے ساتھ منسلک نظر آئے گا، ایران کا انقلاب امام خمینی کے سیاسی،سماجی ،مذہبی کردار کے اعتبار سے جانا جاتا ہے۔ جدید ترکی کی نظریاتی اورفکری داغ بیل کے ڈانڈے مصطفیٰ کمال اتاترک سے جا کر جڑتے ہیں، چین کی ترقی ماؤزے تنگ کے کردار ،عزم اور قربانیوں سے اپنی شناخت رکھتی ہے۔اسی طرح پاکستان کی تشکیل کے حوالے سے لاتعداد قائدین نے قربانیاں دیں لیکن تحریک پاکستان کا سارا دور بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ذاتی کردار اور دانشمندانہ فیصلوں کے اردگرد گھومتا ہے۔ اسی تناظر میں اگر ہم رواں صدی میں سیاسی، سماجی اصلاحات اورتجدید دین کے باب میں نگاہ دوڑائیں تو ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نظر آتے ہیں جنہوں نے ہر شعبہ میں اپنی تجدیدی فکر کے ذریعے تشکیک و ابہام دور کیے۔ انسانی زندگی کو درپیش کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کا انہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں جدید انداز میں قابل قبول حل تجویز نہ کیا ہو۔ اسلام پر دہشتگردی کا ''امپورٹڈ'' الزام ہو یا انتہا پسندی اور فرقہ واریت کا فتنہ، دینی مدارس کے اندر پڑھائے جانے والے روایتی علوم ہوں یا جدید تعلیم کی ناگزیریت، مسلمانوں کے حقوق ہوں یا غیر مسلموں کے حقوق، ویمن امپاورمنٹ ہو،سیاسی اصلاحات ہوں یا بیداری شعور مہمات ہر موضوع پرانہوں نے کتابوں کے انبار لگا دیئے اور اس علمی تحقیقی کام کے ذریعے آئندہ نسلوں کی رہنمائی کا سامان کر دیا جن سے قیامت تک کیلئے انسانیت مستفید ہوتی رہے گی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری پاکستان کے وہ سپوت اور نابغۂ روزگار ہیں کہ جن علمی، تحقیقی کام پر پاکستان سمیت یورپی اورعرب ممالک میں پی ایچ ڈیز ہورہی ہیں۔ شیخ الاسلام ایک ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ اللہ نے انہیں اسلام اور انسانیت کی خدمت کی جو اہلیت اورتوفیق بخشی ہے اس استعداد کا انہوں نے حق ادا کر دیا، انہوں نے اپنے علم وفضل کو اپنی ذات تک مقید نہیں رکھا بلکہ اپنے علم اور ویژن کو انہوں نے آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے کیلئے بے مثال ادارے قائم کیے جن سے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں نفوس مستفید ہورہے ہیں اور شمع سے شمع روشن ہورہی ہے۔ دختران اسلام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ان کی 69ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہیں اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کوصحت وتندرستی کے ساتھ امت کے سر پر سلامت رکھے۔

احمق کی دوستی اوراس کی محبت سے دین اور دنیا دونوں کا خون ہوتا ہے

خواتین کی تعمیرِ شخصیت میں شیخ الاسلام کا کردار

شیخ الاسلام نے خواتین سے حُسن سلوک کا شعور اجاگر کیا

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کو درپیش مسائل کا قابلِ عمل اور قابلِ قبول حل پیش کیا

مسز فریدہ سجاد، انچارج ویمن سیکشن (FMRi)

اسلامی نظریہ حیات سے آگہی رکھنے والا کوئی شخص بھی اس تاریخی حقیقت سے چشم پوشی نہیں کر سکتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی شانِ رحیمی و کریمی اس وقت عورت پر سایہ فگن فرمائی جب وہ خطۂ ارض میں کہیں بھی قابلِ ذکر شے نہ تھی۔ اس کی ذلت و پستی کی انتہا یہ تھی کہ اس کی پیدائش ہی موجبِ عار سمجھی جاتی تھی۔ قرآن حکیم اس طرزِ عمل کی یوں عکاسی کرتا ہے:

اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خبر سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصہ سے بھر جاتا ہےo وہ لوگوں سے چُھپا پھرتا ہے (بزعمِ خویش) اس بری خبر کی وجہ سے جو اسے سنائی گئی ہے، (اب یہ سوچنے لگتا ہے کہ) آیا اسے ذلت و رسوائی کے ساتھ (زندہ) رکھے یا اسے مٹی میں دبا دے (یعنی زندہ درگور کر دے)، خبردار! کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیںo (النحل، ۱۶: ۵۸-۵۹)

حضور نبی اکرم ﷺ کی شفقت و رحمت نے عورت کو بحیثیت ماں، بہن، بیوی، بیٹی نہ صرف پاکیزگی و تقدس، عزت و عظمت اور مقام و مرتبہ جیسی عظیم نعمتوں سے سرفراز کیا بلکہ اس کے سماجی، تمدنی، معاشی، معاشرتی اور قانونی حقوق بھی متعین کیے۔ اسے مختلف نظریات و تصورات کے محدود دائرے سے نکال کر معاشرے میں شرفِ انسانیت بخشتے ہوئے علم و عمل، تدبیر و سیاست، بہادری و شجاعت، تہذیب و تمدن، الغرض! خواتین کے چند فطری خصائل کے علاوہ زندگی کے تمام شعبوں میں مردوں کے مساوی مقام دیا۔

یوں مرورِ زمانہ جیسے جیسے عورتوں کو معزز پیشوں کے انتخاب اور تعلیمی سہولتوں کے مواقع میسر آئے انہوں نے اپنی قابلیت کا سکہ منوایا۔ زندگی کا کوئی ایسا قابل ذکر شعبہ نہیں ملتا جس میں عورت نے کارہائے نمایاں سرانجام نہ دیئے ہوں۔ لیکن جونہی مسلم خواتین کا اسلام اور قرون اولیٰ سے دوری کے باعث اسلامی تعلیمات سے انحراف کا آغاز ہوا تو مغربی دنیا نے آزادی نسواں، حقوق نسواں اور مرد و زن کی مساوات کا نعرہ پوری گھن گرج کے ساتھ بلند کر دیا۔ جس میں ان کی شرم و حیاء، عصمت و عفت، پاکبازی و پاکدامنی غرضیکہ سب کچھ بہہ گیا۔ ان کا بنیادی مقصد عورت کے حقوق کی بحالی نہیں، بلکہ عورت کو اپنی دسترس میں کرنے کے لیے اُس کی مادر پدر آزادی کا حصول تھا۔

مغربی معاشرے نے عورت کو اُس کی عزت اور وقار عطا کرنے کے برعکس اُسے مارکیٹ کی ایک جنس بنا دیا۔ رہی سہی کسر جمہوریت، آزادی اور جدید تعلیم نے پوری کر دی اور اسے معاشرے کا عضو معطل بنا دیا۔ خواتین تعداد کے اعتبار سے کروڑوں میں ہیں لیکن ایک تنکے جتنی وقعت نہ رہی۔ گذشتہ چار پانچ صدیوں سے مغرب کی معاندانہ یلغار اور مسلمان معاشروں میں جہالت و پسماندگی کے باعث ان کا تاریخ ساز

منہاج القرآن ویمن لیگ شیخ الاسلام کی قیادت اور رہنمائی میں نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کم و بیش 90 ممالک میں ایک مضبوط تنظیمی نیٹ ورک کے ذریعے نیکی، تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی کا پیکر بن کر خواتین کو نئی نسل کی محافظت کا شعور دے رہی ہے۔

کردار چھین لیا گیا ہے اور وہ اس کردار سے محروم کر دی گئیں جو انہیں دین اسلام نے عطا کیا تھا۔

برائیوں، فتنوں اور اخلاقی قباحتوں میں مبتلا دور حاضر میں اس مرعوبیت اور احساس کمتری کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے مجدد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو تجدید و احیائے دین کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ جس پر آپ کی گراں قدر تصنیفات، علمی مجالس، خطابات اور صدہا مواعظ گواہ ہیں۔ شیخ الاسلام کی حیات اور ان کی خدمت دین پر بہت سے مقالہ جات اور آرٹیکلز لکھے جا چکے ہیں۔ جن کے ذریعے ہر طبقۂ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کو آپ کی زندگی کے مختلف گوشوں سے متعلق معلومات فراہم کرنے کی کوشش نظر آتی ہے۔ پھر بھی بہت سے گوشے ایسے ہیں جن کو اُجاگر کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک گوشہ 'خواتین کی تعمیر شخصیت میں شیخ الاسلام کا کردار' بھی ہے۔

شیخ الاسلام نے جہاں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کی کاوشیں فرمائی ہیں، وہیں اسلامی معاشرہ کے اہم ستون عورت کی تعمیرِ شخصیت اور تعلیم و تربیت سے چنداں تغافل نہیں کیا، بلکہ علی منہاج النبوۃ اس پر زیادہ توجہ مرکوز کی ہے، کیونکہ ایک عورت کی تربیت دراصل ایک نسل کی تربیت کا پیش خیمہ ہے۔ آئندہ سطور میں ہم اس حوالے سے شیخ الاسلام کی خدمات کا جائزہ لیں گے۔

ا۔ عورت کی دینی تربیت اور شیخ الاسلام:

دینی فریضہ میں دعوت و تبلیغ کا مشن مرد و عورت کے درمیان کسی تفریق کا حامل نہیں ہے۔ تبلیغِ دین کے سلسلے میں آنے والے احکامات اور امر و نہی کے وارد ہونے والے صیغے عربی زبان و بلاغت کے قواعد کے اعتبار سے مرد اور عورت دونوں کے لیے مستعمل ہیں۔ یوں عورت کی ذمہ داری صرف امورِ خانہ داری، شوہر اور بچوں کی خدمت تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ذمہ داری میں وہ مرد کے ساتھ یکساں شامل ہے۔ دعوت دین پر مبنی نصوص میں عورت کو کہیں بھی استثناء حاصل نہیں ہے۔ اس پر قرآنِ حکیم شاہد ہے:

اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔ (التوبہ، ۹: ۷۱)

مذکورہ آیت کی رو سے مرد کے ساتھ ساتھ دین کی ترویج و اقامت میں عورت کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ تاریخِ اسلام شاہد ہے کہ ابتدائی دور میں خواتین جذبۂ دعوت و تبلیغ سے اس طرح سرشار تھیں کہ انہوں نے تبلیغِ اسلام کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا اور بہت سے جید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی دعوت دین سے متاثر ہو کر حلقۂ بگوش اسلام ہوئے۔

دینی فریضہ میں خواتین کے کردار کی اہمیت کے پیشِ نظر شیخ الاسلام نے 5 جنوری 1988ء کو منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں تحریک سے وابستہ خواتین کے اجتماع میں بیگم رفعت جبین قادری کی سرپرستی میں باضابطہ منہاج القرآن ویمن لیگ کے قیام کا اعلان فرمایا تاکہ خواتین کو دعوت و تبلیغ کا عملی فریضہ سرانجام دینے کے لیے ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا ہو جہاں ہر طبقۂ فکر سے تعلق رکھنے والی خواتین کا دینی و دنیوی علمی شعور بیدار کر کے ان کو درج ذیل سطح کی جد و جہد میں اہم کردار ادا کرنے کے قابل بنا سکیں:

☆ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کو درپیش مسائل اور مشکلات کا قابلِ عمل اور یقینی حل پیش کر سکیں۔

☆ دینی علوم اور جدید عصری و سائنسی علوم کی روشنی میں محدود سوچ اور تعصّبات کا شکار خواتین میں امت کے اجتماعی تحفظ کا داعیہ بیدار کر سکیں۔

☆ خواتین میں صالحیت، ایثار اور خدمتِ خلق کا جذبہ

پیدا کرنے کے لیے ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کرسکیں۔

☆ خواتین کی فکری و نظریاتی تربیت اس نہج پر کریں کہ وہ نسلِ نو کو اسلام کی مخلصانہ اور ماہرانہ خدمت کرنے کے قابل بناسکیں۔

☆ اپنی سیرت و کردار سے معاشرے میں اپنا مقام و منصب پہچاننے، منوانے اور امتِ مسلمہ کی تقدیر بدلنے کا جذبہ پیدا کرسکیں۔

مندرجہ بالا مقاصد کی روشنی میں شیخ الاسلام نے خواتین کی سوچ اور زاویۂ ہائے نگاہ کو تبدیل کر کے انہیں فکرِ ذات کی بجائے فکرِ امت سے روشناس کرایا۔ تعلق باللہ کی مضبوطی کے لیے ان کے دلوں کی اجڑی کھیتیوں کو ازسرِنو خشیتِ الٰہی، اطاعتِ الٰہی اور محبتِ الٰہی سے سیراب کیا۔ ربطِ رسالت کی پختگی کے لیے ان کے دلوں میں بجھے ہوئے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے چراغوں کو پھر سے منور کیا۔ اسلام کے لیے سب کچھ قربان کرنے اور اپنے کردار کی مضبوطی پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

اے دخترانِ اسلام! آج دین کو آپ کی ضرورت ہے۔ دین اسلام پر حملے ہورہے ہیں۔ آج دین کو بچانے کے لیے آپ کو اپنے گھروں سے نکلنا ہوگا۔ گھر گھر دعوتِ دین کا پیغام پہنچانا ہوگا۔ عشق مصطفیٰ ﷺ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا ہوگا۔ آج پھر سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراہ ؓ کی سیرت کے سانچے میں ڈھلنا ہوگا۔ اپنا کردار حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ، حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے رنگ میں رنگنا ہو گا۔ حضرت زینب ؓ کے مجاہدانہ اور انقلابی کردار کو ازسرِنو زندہ کرنا ہو گا۔ آج پھر حضرت سمیہؓ اور حضرت ام عمارہ ؓ جیسی عظیم مجاہداتِ اسلام تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے جام شہادت نوش کرلیا مگر اسلام پر آنچ نہ آنے دی۔

بحمدہٖ تعالیٰ! منہاج القرآن ویمن لیگ شیخ الاسلام کی قیادت اور رہنمائی میں نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کم و بیش 90 ممالک میں ایک مضبوط تنظیمی نیٹ ورک کے ذریعے نیکی، تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی کا پیکر بن کر خواتین کو نئی نسل کی محافظت کا شعور دے رہی ہے۔ خواتین کے اعمال و احوال اور عقائد اسلامی کی اصلاح کے لیے خصوصی تربیتی پروگرامز مثلاً حلقہ جاتِ عرفان القرآن، دروسِ قرآن، محافل ذکر و نعت، تربیتی ورکشاپس، الہدایہ کیمپس، سالانہ اعتکاف، میلاد النبی ﷺ کانفرنسز، محرم الحرام کے اجتماعات کا انعقاد ہر سطح پر کر رہی ہے۔ ہر شعبہ ہائے زندگی میں ویمن لیگ اپنی حیثیت، اپنے عمل و کردار اور اپنی حیات بخش صلاحیتوں کے بل بوتے پر عورت کو معاشرے کے ناگزیر عنصر کے طور پر منوا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے مجدد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو تجدید و احیائے دین کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ جس پر آپ کی گراں قدر تصنیفات، علمی مجالس، خطابات اور صدہا مواعظ گواہ ہیں۔

شیخ الاسلام نے نسلِ نو کی امین خواتین کی مذہبی تعلیم و تربیت، ان کے دینی فکر و شعور کو اجاگر کرنے اور قوم کو باشعور، صاحبِ بصیرت اور صالح مائیں دینے کے لیے 1986ء میں منہاج یونیورسٹی لاہور، 1994ء میں منہاج کالج برائے خواتین لاہور، 1994ء میں تحفیظ القرآن گرلز انسٹی ٹیوٹ لاہور اور 1997ء میں منہاج گرلز ماڈل سکول لاہور جیسے اہم تعلیمی اور تربیتی مراکز قائم کیے۔ جن کے تحت اس وقت بیسیوں کالجز، سینکڑوں اسکولز اور اسلامک سینٹرز نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی سطح پر مؤثر اور فعال کردار ادا کرتے ہوئے ہزارہا طالبات کو جدید و قدیم علوم سے بہرہ مند کرنے میں سرگرمِ عمل ہیں۔ شیخ الاسلام نے اساتذہ اور طالبات کو ہمیشہ نصیحت فرمائی:

علم وہی صحیح اور کار آمد ہے جو حقائق کے ساتھ خالق کی معرفت کا باعث بنے۔ جو آپ کی سیرت و کردار بدلنے کے ساتھ ساتھ آپ کو اپنے رب کی دہلیز پر سربسجود کرتا رہے۔ آپ جدھر دیکھیں، کائنات میں بکھرے رنگ آپ کو ہر پہلو سے اپنے مالک کی یاد دلائیں۔ آپ کو اپنے علم پر ناز نہ ہو بلکہ جو کچھ علم حاصل کریں اسے اپنے خالق حقیقی کا دین سمجھیں۔ آپ جیسے جیسے علم میں اعلیٰ منازل طے کرتی جائیں، ویسے اپنا سرعجز و نیاز کے ساتھ اپنے مالک کے حضور جھکاتی چلی جائیں۔ اگر آپ کا علم اس نہج پر قائم رہتا ہے تو وہ معرفتِ الٰہی اور

انسانیت کے لیے نسخہ کیمیا ہے ورنہ معلومات کا پلندہ ہے۔

شیخ الاسلام کے فرامین کی روشنی میں ان تعلیمی ادارہ جات میں ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے طالبات کی تخلیقی صلاحیتیں بیدار کرنے کے لیے بین الکلیاتی اور بین الجماعتی مقابلہ جات اور قومی و مذہبی مواقع پر مختلف پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طالبات کے اذہان و قلوب کو روحانی فکر و نظر سے مزین کرنے کے لیے مختلف تربیتی مراحل مثلاً پنجگانہ نماز کے ساتھ نمازِ تہجد کی پابندی، ہفتہ وار شبِ داری، ہفتہ وار شیخ الاسلام کے وڈیو لیکچرز، ماہانہ ایامِ بیض کے روزے، ماہانہ ختم الصلوۃ علی النبی ﷺ کے روحانی اجتماع میں شرکت، ہر تین ماہ کے بعد سہ روزہ تربیتی کیمپ اور نفلی اعتکاف سے گزارا جاتا ہے تاکہ ایسی مجاہدات امت تیار ہوسکیں جو حضرت فاطمۃ الزہراہ اور سیدہ زینب علیہا السلام کے کردار کی طرز پر اقامتِ دین کی ذمہ داری احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

۲۔عورت کی معاشرتی و معاشی تربیت اور شیخ الاسلام:

تاریخ انسانی میں اسلام وہ پہلا دین ہے جس نے خواتین کو آج سے 15 سو سال قبل نہ صرف حقوق عطا کیے بلکہ عورت کی قانونی حیثیت کو بھی تسلیم کیا۔ یہ وہ دور تھا کہ جہاں دنیا کی کسی تہذیب اور ثقافت میں 1300 - 1400 سال بعد تک بھی عورت کو وہ حقوق نہیں ملے جو عورت کو اسلام نے آج سے 1500 سال قبل عطا کیے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مَرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور صدق والے مرد اور صدق والی عورتیں اور صبر والے مرد اور صبر والی عورتیں اور عاجزی والے مرد اور عاجزی والی عورتیں اور صدقہ و خیرات کرنے والے مرد اور صدقہ و خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے اِن سب کے لیے بخشش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہے۔ (الأحزاب، ۳۳: ۳۵)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا ہے:

اور دستور کے مطابق عورتوں کے بھی مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر۔ (البقرۃ، ۲: ۲۲۸)

مذکورہ بالا آیات مبارکہ گھریلو اور معاشرتی زندگی میں مرد اور عورت کے برابر کے حقوق کا اعلان کر رہی ہیں کہ عورتوں کے لیے بھی وہی حقوق ہیں جو مردوں کے حقوق ہیں۔ اسی طرح قرآن حکیم میں جابجا سینکڑوں آیات میں خواتین کے حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے۔

وہ عصرِ حاضر میں حقوق نسواں کے لیے ایک مینارہ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اسلام نے عورت کو معاشی، سماجی اور قانونی حقوق دے کر بااختیار بنایا ہے جس کی نظیر دیگر معاشروں اور تہذیبوں کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ کُتب حدیث، کُتب سیر، کُتب تاریخ میں آتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں خواتین ممبر پارلیمنٹ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک بار مدینہ کی پارلیمنٹ میں کہا گیا کہ خواتین کی شادی کے وقت جو حق مہر مقرر کیا جاتا ہے اس کی حد مقرر کی جائے۔ پارلیمنٹ کی ممبر ایک خاتون نے کھڑے ہو کر بل کو چیلنج کر دیا اور کہا کہ جب اللہ نے حد مقرر نہیں کی تو آپ کیسے کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عورت کے اس نقطہ نظر پر اس سے ثبوت مانگا تو اس پر اُس عورت نے قرآن کی یہ آیت مبارک بیان کی:

اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تب بھی اس میں سے کچھ واپس مت لو۔ (النساء، ۴: ۲۰)

اس عورت نے کہا کہ قرآن کے یہ الفاظ ''ڈھیروں مال'' اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ حق مہر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مرد خطا کر بیٹھا اور عورت نے صحیح رائے دی

(شوکانی، نیل الاوطار، ۶: ۱۷۰)

آپ نے معاشرے کے فرسودہ رسوم و رواج کے خلاف جہاد کر کے چادر، چاردیواری اور گھر گرہستی تک محدود کر دی گئی خواتین کی تعمیرِ شخصیت اس طرح کی کہ وہ آج احکامِ شرعیہ کی پابندی کے ساتھ معاشرے کا اہم ستون بن چکی ہیں۔

اور آپ ﷺ نے اپنا بل پارلیمنٹ سے واپس لے لیا۔

حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر ؓ نے اپنے بعد جانشین کے انتخاب کے لیے چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ؓ کو چیف الیکشن کمیشنر نامزد کر دیا گیا۔ انہوں نے استصواب عام کے ذریعے مسلسل تین دن گھر گھر جا کر لوگوں کی آراء معلوم کیں جن کے مطابق بھاری اکثریت نے حضرت عثمان غنی ؓ کو خلیفہ بنائے جانے کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس الیکشن میں خواتین بھی شامل ہوئیں اور تاریخ میں پہلی بار ایسی مثال قائم کی گئی۔ (بخاری، الصحیح، کتاب الاحکام، باب کیف یبایع، ۶: ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، رقم: ۶۷۸۱)

مغربی دنیا میں جو اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا کہ عورت کو ووٹ کا حق مغرب نے دیا حالانکہ مغرب میں پچھلی صدی تک عورت کو غلاموں اور جانوروں کی طرح رکھا جاتا تھا۔ انہیں دیگر آزاد مردوں کی طرح کوئی حق حاصل نہ تھا وہ نہ تو محنت کر کے کچھ کما سکتی تھی اور نہ ہی کسی چیز کی مالک بن سکتی تھی۔ یوکے میں فروری 1918ء کو People Act پاس ہوا جس میں عورت کو بنیادی حقوق دیے گئے۔ جس کے تحت 30 سالہ عورت کے لیے ووٹ، بنیادی ملکیت اور مزدوری کرنے کا حق شامل تھا۔

امریکہ میں تو عورتوں نے جنگ لڑ کر اپنے حقوق منوائے ہیں۔ صدیوں کی جدوجہد کے بعد 1961ء میں صدر John Kennedy نے خواتین کے حقوق کے لیے کمیشن قائم کیا۔ 1970ء میں خواتین کے لیے مساوی حقوق کا بل پاس ہوا۔ گویا بیسوی صدی کے اواخر تک مغربی معاشرے میں خواتین کو مردوں کی طرح انسان شمار کرنے کا کوئی خیال تک نہ تھا۔ اس کے برعکس چھٹی صدی عیسوی میں اسلام نے اپنے آغاز سے ہی عورت کو مردوں کے شانہ بشانہ تمام حقوق عطا کیے جیسے:

حضرت خدیجہ الکبریٰ ؓ اور دیگر کئی صحابیات تجارت کیا کرتی تھیں۔ یہ سلسلہ خلفائے راشدین کے بعد تاریخِ اسلام میں جاری رہا۔ اسلام نے کبھی خواتین کی حوصلہ شکنی نہیں کی۔ انہیں بھی روزگار کے مواقع ویسے ہی میسر آئے جیسے مردوں کو۔

حضور نبی اکرم ﷺ مردوں کی طرح خواتین کو بھی غزوات میں دفاعی فریضہ میں شریک کرتے۔ حدیبیہ کے موقع پر جو معاملہ پیش آیا اس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمٰی ؓ سے بطور مشیر مشورہ کیا اور ان کی تجویز پر آپ ﷺ نے حتمی فیصلہ کیا۔ (بخاری، الصحیح، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجہاد، ۲: ۹۷۸، رقم: ۲۵۸۱)

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ لٹریچر، میڈیکل، قانون، فقہ اور حدیث کی ماہر تھیں۔ آپ ؓ سے ہزارہا صحابہ کرام اکتساب علم کرتے اور آپ ؓ سے احادیث مبارکہ روایت کرتے تھے۔ (ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۲۸)

اسی طرح سفارتی تعلقات میں حضرت ام کلثوم ؓ بنت علی ؓ کو بطور سفیر ملک روم کی طرف بھیجا گیا۔
(طبری، تاریخ الأمم والملوک، ۲: ۶۰۱)

حضرت عمر فاروق ؓ نے حضرت شفاء ؓ بنت عبد اللہ کو مارکیٹ انتظامیہ میں اہم عہدہ دیا اور اُنہیں محتسب مقرر کیا۔ علاوہ ازیں دیگر تمام محکموں میں بھی ان کے پاس ذمہ داریاں ہوتی تھیں۔ جس میں وہ متحرک کردار ادا کرتی تھیں۔ (ابن حزم، المحلی، ۹: ۴۲۹)

اسلام دینِ فطرت ہوتے ہوئے حقوقِ انسانی کی عزت و احترام کی تعلیم دیتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تین بار فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہوں اور مردوں کی کمائی میں عورت کا حق ہے۔ کیونکہ عورت کو نفقہ، کھانا اور رہائش دینا مرد کی ذمہ داری ہے۔

معزز قارئین! آئین کا آرٹیکل 38 کہتا ہے کہ

بلاتفریق جنس عوام کی معاشی اور معاشرتی فلاح و بہبود کا فروغ ریاست کی ذمہ داری ہے اور ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہر حکومت خواتین کی ترقی و خوشحالی کے لیے بلند و بانگ دعوؤں کے ساتھ قانون سازی اور پالیسی دینے کا اعلان کرتی ہے مگر روز بروز خواتین کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ روز مرہ زندگی کو لیں یا کسی مخصوص مکتبہ فکر کی عورت کو، اقتدار کے ایوانوں کو لیں یا گھر کی چاردیواری کو، جنس مخالف بنت حوا کے حقوق، عزت و آبرو، سلامتی اور ترقی کی راہ میں آڑے آ رہا ہے۔ افسوس! ریاست مدینہ اور تبدیلی کا نعرہ لگانے والی حکومت کے دور میں بھی عورت غیر محفوظ ہے۔ متعلقہ ادارے اس ضمن میں اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہے ہیں اور نہ ہی ریاست۔

ان حالات میں امت مسلمہ کی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو شیخ الاسلام کی صورت میں ایک امید کی کرن نظر آتی ہے کہ جنہوں نے اپنی بے پناہ علمی، تحقیقی اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر درجنوں کتب اور سینکڑوں خطابات کے ذریعے جو چشم کشا حقائق بیان کیے ہیں وہ عصرِ حاضر میں حقوق نسواں کے لیے ایک مینارہ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے ملکی سطح پر بالخصوص اور بین الاقوامی سطح پر بالعموم اسلام کا متوازن تصور پیش کیا کہ اسلام نے عورت کو جہاں حقوق دیے ہیں وہاں اس پر فرائض بھی عائد کیے ہیں۔ شیخ الاسلام نے امت مسلمہ کی بیٹیوں کو یہ شعور دیا کہ وہ اپنے فرائض پورے کیے بغیر معاشرے میں اپنے حقوق کے لیے آواز بلند نہیں کر سکتیں، کیونکہ فرائض کی ادائیگی کی صورت میں حقوق کا حصول قدرتی طور پر خودبخود تکمیل پذیر ہو جاتا ہے۔ خواتین کی Empowerment کا حقیقی تصور بھی یہی ہے جو اسلام نے انہیں آج سے 1500 سال قبل عطا کیا تھا۔ شیخ الاسلام نے خواتین کے معاشرتی کردار پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

خواتین اپنی اپنی فیلڈز میں پی ایچ ڈیز کریں، پالیسی ساز اداروں میں شامل ہوں ڈاکٹر، انجینئر، جج بنیں سیاستدان بنیں، تاکہ قانون سازی اور اس پر عملدرآمد کے ضمن میں حائل رکاوٹیں دور کرنے میں اپنا مؤثر کردار ادا کر سکیں، کیونکہ پاکستان اور عالم اسلام اس وقت بحرانوں سے باہر نکلے گا جب اس کی خواتین کو برابری کی بنیاد پر زندگی کے ہر شعبے میں شمولیت کے مواقع ملیں گے۔

خواتین کے معاشی و معاشرتی تربیت کے لیے شیخ الاسلام کی عملی کاوشوں کا اجمالی تذکرہ ان الفاظ میں کیا جا سکتا ہے:

☆ شیخ الاسلام نے تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم پر منہاج القرآن ویمن لیگ کو ہر بنیادی فیصلہ سازی اور پالیسی سازی میں مشاورت اور رائے دہی کا حق دے کر وسعتِ نظری، وسعتِ قلبی اور انسانیت کے حقوق کے علمبردار ہونے کی روشن مثال قائم کی ہے۔

☆ شیخ الاسلام نے خواتین کی بنیادی حیثیت تسلیم کروانے کے لیے تحریک منہاج القرآن کے ہر شعبہ میں نہ صرف نمائندگی دی ہے بلکہ اس طرح انہیں باعزت روزگار کے مواقع بھی میسر آئے ہیں۔

عورت کو ذہنی، فکری، تعلیمی، تحقیقی اور انتظامی کسی طرح بھی صلاحیت میں مرد سے کم نہیں رکھا گیا۔

☆ شیخ الاسلام نے اصلاحِ معاشرہ میں عورت کی حیثیت کو منوانے کے لیے سیرت طیبہ سے درجنوں مثالیں دے کر مردوں کے اندر خواتین سے حسنِ سلوک کا شعور اجاگر کیا۔

☆ شیخ الاسلام کی ہدایات کے مطابق خواتین کے سماجی، معاشرتی اور معاشی مسائل کے حل کے لیے اور Women Empowerment کے لیے منہاج القرآن کے زیر اہتمام Woice کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے ذریعے بیداری شعور، Charity پراجیکٹس، Woice ہنر گھر کے منصوبہ جات پہ کام ہو رہا ہے۔

☆ شیخ الاسلام کی ہدایات کے مطابق منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت ہر سال نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم غریب اور مستحق بچیوں کی شادیاں ہوتی ہیں اور جملہ اخراجات منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن برداشت کرتی ہے۔

☆ شیخ الاسلام کی راہنمائی میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت ہر سال مختلف شہروں میں فری آئی سرجری

کیمپس کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں لینز، عینک، میڈیسن اور خوارک کا تمام خرچہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ادا کرتی ہے۔

☆ منہاج کالج برائے خواتین خانیوال منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا ایک مثالی تعلیمی منصوبہ ہے۔ جو جنوبی پنجاب کی بچیوں کے لیے صرف ایک تعلیمی درس گاہ ہی نہیں بلکہ ایک تربیتی ادارہ بھی ہو گا۔

خواتین کی Empowerment کا حقیقی تصور بھی یہی ہے جو اسلام نے انہیں آج سے 1500 سال قبل عطا کیا تھا۔

☆ شیخ الاسلام کی ہدایات کے مطابق منہاج القرآن ویمن لیگ عید میلاد النبی ﷺ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر غریب، مستحق خواتین کو کپڑے، راشن، نقدی اور گوشت کی صورت میں مدد فراہم کر کے ان کی خوشیوں کو دوبالا کرتی ہے۔

☆ شیخ الاسلام کی قائم کردہ تحریک منہاج القرآن کا ایک خاص اعزاز یہ بھی ہے کہ یہ اقوام متحدہ کے اقتصادی اور معاشرتی کونسل کی باقاعدہ رکن ہے جس کے تحت مختلف پراجیکٹس میں سے ایک Reconciliation council Minhaj ul Quran ہے۔ یہ کونسل پاکستان اور دنیا کے متعدد دیگر ممالک میں خواتین کے گھروں کو بچانے کے لیے متحرک ہے۔ اس کونسل کے دائرہ کار میں آنے والی علاقہ کی خاتون کو اگر گھر میں ناچاقی کا سامنا ہو تو دونوں خاندانوں کو باہم بٹھا کر صلح صفائی کروائی جاتی ہے اور حتی الوسع کوشش کر کے طلاق سے بچنے میں مدد کی جاتی ہے۔

۳۔ عورت کی سیاسی تربیت اور شیخ الاسلام:

اسلام میں عورت کا کردار صرف خاندان یا معاشرے تک ہی محدود نہیں بلکہ اہلیت کی بنیاد پر عورت کو سیاسی اور ریاستی سطح پر بھی کردار دیا گیا ہے۔ قرآنِ حکیم میں مسلم معاشرے میں ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہوئے مرد و خواتین دونوں کو برابر اہمیت دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہےo(التوبہ، ۹:۷۱)

یعنی سیاسی دائرہ کار میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی اطاعت اور مرد و خواتین کے باہمی تعاون سے ہی ایک مثالی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی خواتین کو عملی سیاسی میدان میں بطورِ سیاسی مشیر، انتظامی ذمہ داریوں پر تقرری، سفارتی مناصب پر تعیناتی، ریاستی دفاعی ذمہ داریوں میں نمائندگی اور عورت کا حقِ امان دہی جیسے مختلف حقوق دے کر ان کی سیاسی اہمیت کو واضح کیا ہے۔

ریاستِ مدینہ کے بعد پاکستان وہ پہلی اسلامی ریاست بنی جو اسلامی نظریے کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آئی۔ لیکن افسوس! بانیانِ پاکستان کی وفات کے بعد اس ملک پر لٹیرے اور سیاسی شعبدہ باز قابض ہو گئے۔ ان کی ہوسِ اقتدار نے 24 سال بعد اسے دولخت کر دیا۔ بقیہ وطن عزیز میں چند خاندان، چہرے، پارٹیاں یکے بعد دیگرے ملکی اقتدار کی کرسی پر براجمان ہوتے رہے۔ حکمران مافیا نے عوام کے دکھوں کا احساس کیے بغیر ملک میں صوبائیت، لسانیت، مذہبی فرقہ پرستی، لوٹ مار اور بدامنی کی انتہا کر دی۔

ان دگرگوں حالات میں شیخ الاسلام ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کا نعرہ لے کر میدان عمل میں آئے۔ آپ ایسی سیاست کو بچانا چاہتے تھے جو ریاست کو بچائے، جو ملک سے نفرتوں کو ختم کر دے اور ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی بجائے اسے ایک اکائی بنا کر رکھ دے۔ آپ نے ملکی، قومی اور بین الاقوامی حالات و واقعات اور معاملات کا انتہائی دقیق نظری سے مشاہدہ کرنے کے بعد قوم و ملت کی اپنے ماہرانہ تجزیہ و تعلیل سے راہنمائی کی۔ آپ نے اپنی قیادت میں امت کو خوابِ غفلت سے بیدار کر کے ملی شعور عطا کیا۔ ان میں غیرت و حمیت کو زندہ اور احساسِ زیاں کو بحال کر کے عظمتِ رفتہ کی بحالی کی

تڑپ پیدا کی۔ آپ نے ملک کے استحصالی نظام کو بدلنے کے لیے پُر امن جد و جہد کی اور اس میں خواتین کو بھی عملی کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کیا۔ شیخ الاسلام نے سیاسی جد و جہد میں مردوں کے ساتھ خواتین میں بھی وطنِ عزیز میں حقیقی نظامِ جمہوریت کے قیام کا شعور بیدار کرتے ہوئے فرمایا:

عورت معاشرے کی ایک بھرپور اکائی ہے۔ اس کا زندگی کے ہر گوشے سیاسی، اقتصادی، عائلی اور تربیتی میں خاص کردار ہے۔ ملک کا مستقبل سنوارنے کے لیے نسلِ نو کی پرورش اور تربیت میں اس کا بڑا عمل دخل ہے۔

خواتین اپنی اپنی فیلڈز میں پی ایچ ڈیز کریں، پالیسی ساز اداروں میں شامل ہوں ڈاکٹر، انجینئر، جج بنیں سیاستدان بنیں، تاکہ قانون سازی اور اس پر عملدرآمد کے ضمن میں حائل رکاوٹیں دور کرنے میں اپنا مؤثر کردار ادا کرسکیں

آپ نے خواتین کو آگہی دی کہ اسلامی معاشرہ ہو یا غیر اسلامی معاشرہ، مشرقی سوسائٹی ہو یا مغربی سوسائٹی، اس کے معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی نظام میں انسانی حقوق کو Establish کرنے میں اور اسے ایک مستحکم مضبوط ملک بنانے میں کوئی منصوبہ خواتین کی بھرپور شرکت کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ عورت کو ذہنی، فکری، تعلیمی، تحقیقی اور انتظامی کسی طرح بھی صلاحیت میں مرد سے کم نہیں رکھا گیا۔ شیخ الاسلام کی تربیت کی وجہ سے خواتین میں بیداری شعور کی عظیم لہر پیدا ہوئی۔

شیخ الاسلام نے استحصالی نظام اور فرسودہ انتخابی نظام کو بدلنے کے لیے صاحبان اقتدار اور عوام کے ضمیر کو جھنجھوڑنے میں سالہا سال کی جد و جہد کی۔ جس کے نتیجے میں عوام کو شعور ملا کہ آئین کے آرٹیکل 62, 63 اور 218 پر پورا اترنے والے نمائندوں کو اسمبلیوں میں آنا چاہیے اور جو امیدوار اِن آرٹیکلز پر پورا نہیں اُترتے ان کا راستہ کاغذات نامزدگی کے مرحلہ پر ہی روک لیا جانا چاہیے۔

23 دسمبر 2012ء کے عظیم تاریخی دن شیخ الاسلام کی قیادت میں پاکستان عوامی تحریک اور ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے لاکھوں مردوں اور خواتین نے غیر آئینی انتخابی نظام کے خلاف عوامی جد و جہد کا آغاز کیا اور موجود فرسودہ سیاسی نظام کو جڑ سے اکھاڑنے اور بیداری شعور کے لیے اپنا پیغام پاکستان کی ہر گلی اور کوچے میں پہنچانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ظالم نظام اور غیر آئینی الیکشن کمیشن کے حوالے سے کی جانے والی اس جد و جہد نے ہر طبقۂ زندگی پر اپنے اثرات مرتب کیے۔ شیخ الاسلام نے نظامِ انتخاب کی اصلاحات کے لیے مطالبات پیش کیے کہ انتخابی اصلاحات کے بغیر انتخاب ہوئے تو عوام کے حقیقی نمائندے اسمبلیوں میں کبھی نہیں پہنچ سکیں گے، آئینی الیکشن کمیشن ہی حقیقی جمہوریت لانے کا سبب بن سکتا ہے۔ یہ دو ایسے آئینی، سیاسی اور جمہوری مطالبات تھے کہ جن کی اہمیت اور افادیت سے کوئی انکار نہ کر سکا مگر حکومت کی طرف سے آئین و قانون کے تقاضوں سے ہم آہنگ ان مطالبات پر کوئی سنجیدگی اور عملدرآمد نظر نہ آیا۔

جس کے نتیجے میں جنوری 2013ء میں شیخ الاسلام کی قیادت میں لاہور سے اسلام آباد کی طرف تاریخ ساز لانگ مارچ کیا گیا جس میں مردوں کے ساتھ خواتین بھی برابر کی شریک تھیں۔ اس لانگ مارچ میں خواتین نے سرد موسم کی شدت سے بے نیاز بہت بہادری کا مظاہرہ کیا۔ ان کا جوش و جذبہ دیدنی تھا۔ وہ موت سے بے خوف، حکومتی حربوں اور سازشوں سے بے پرواہ ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار تھیں۔ حکومتی ایماء پر جب پولیس نے شیخ الاسلام کے کنٹینر پر فائرنگ کر کے انہیں گرفتار کرنے کی مذموم کوشش کی تو عظیم مجاہد خواتین اس حکومتی حملے کے آگے سیسہ پلائی دیوار بن گئیں۔

شیخ الاسلام کی قیادت میں یہ سیاسی جد و جہد جاری و ساری رہی مگر الیکشن 2013ء کے انتخابات میں وہی دھاندلی اور غیر شفافیت کا مظاہرہ ہوا۔ اس حکومت کے قیام کے بعد عوامی استحصال اور عوام کے حقوق کی پامالی کا ایک بدترین دور شروع ہوا۔ عوام کو ایک بار پھر اپنے حقوق کا شعور دینے اور اُسے اس استحصالی نظام سے نجات دلانے کے لیے شیخ الاسلام

نے ایک اور کوشش کرنے کا فیصلہ کیا۔ لہٰذا 2014ء میں جب آپ نے ظالم نظام اور اس کے محافظوں کے خلاف آئین کے دیے ہوئے حقِ احتجاج کو استعمال کرنے کا اعلان کیا تو جبر و استحصال کی مقتدر قوتوں اور سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ پس منظر کے حامل کرپٹ سیاستدانوں کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ انہوں نے اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے ہر مذموم کوشش کو بروئے کار لانے کا فیصلہ کیا۔

اسی ضمن میں 17 جون 2014ء کو ماڈل ٹاؤن میں واقع شیخ الاسلام کی رہائش گاہ اور مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن کے اردگرد لاہور ہائی کورٹ کے حکم پر لگے سکیورٹی بیریئرز ہٹانے کے بہانے پنجاب پولیس کے مسلح اہلکاروں نے حکومتی ایماء پر ریاستی دہشت گردی کا بدترین مظاہرہ کیا۔ اس قتل و غارت اور حکومتی بربریت کی گھڑی میں مردوں کے ساتھ خواتین نے جو کردار ادا کیا اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ درندہ صفت پولیس کی طرف سے بے رحمانہ لاٹھی چارج، آنکھوں اور گلوں کو کاٹ دینے والی زہریلی آنسو گیس کی شیلنگ، زخموں سے تڑپتے جسموں اور اندھا دھند سیدھی فائرنگ سے نہتی سیکڑوں خواتین زخمی اور 2 عظیم مجاہدات تنزیلہ امجد اور شازیہ مرتضٰی نے جامِ شہادت نوش کر کے اپنے قائد سے حقِ وفاداری ادا کیا۔

اسی جدوجہد کے تسلسل، شہداء ماڈل ٹاؤن کے انصاف کے حصول اور وطنِ عزیز کی سالمیت اور اس کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے شیخ الاسلام کی قیادت میں لاکھوں مرد وخواتین نے اسلام آباد کی طرف مارچ کیا۔ بعد ازاں اسلام آباد میں 70 دن کے دھرنے کے دوران پولیس کی بھاری نفری کے نرغے میں بربریت، شیلنگ، گرفتاریوں اور گولیوں کی بوچھاڑ میں مردوں کے ساتھ خواتین نے بھی آزمائشوں کا بہادری کے ساتھ سامنا کیا اور استقامت کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ کھلے آسمان تلے تیز ترین دھوپ، موسلا دھار بارش، اشیائے خورد ونوش کی قلت جیسے مسائل اور مصائب و آلام میں خواتین پہاڑ اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند سینہ سپر رہیں۔ یہ پرعزم خواتین بھوک، پیاس، نیند اور آرام سے بے نیاز جان ہتھیلی پر رکھ کر ڈٹی رہیں اور ان کے پایۂ استقلال میں ذرا برابر

> **شیخ الاسلام نے تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم پر منہاج القرآن ویمن لیگ کو ہر بنیادی فیصلہ سازی اور پالیسی سازی میں مشاورت اور رائے دہی کا حق دے کر وسعتِ نظری، وسعتِ قلبی اور انسانیت کے حقوق کے علمبردار ہونے کی روشن مثال قائم کی ہے۔**

بھی لغزش نہ آئی۔ اپنے سیاسی حقوق کے لیے پرامن جدوجہد کی یہ مثال تحریک پاکستان کے بعد پاکستان کی تاریخ میں ملنا ناممکن ہے۔ خواتین کو اپنے سیاسی حقوق کے حصول کے لیے پر امن جدوجہد کا یہ شعور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کی ان پُر اَمن احتجاجی کاوشوں نے نا صرف پاکستان بلکہ دیگر ممالک کے عوام کے لیے بھی ایک نشانِ راہ کا فریضہ سر انجام دیا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے دنیا کو پُر اَمن احتجاج کا ڈھنگ سکھا دیا، جس کا برملا اظہار ملکی اور بین الاقوامی میڈیا نے بھی کیا۔ نیز بعد میں دیگر جماعتوں کے ہونے والے احتجاج اور دھرنے بھی انہی نقوشِ راہ کی پیروی کرتے ہوئے نظر آئے۔ گویا ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے کارکنوں کی اس جدوجہد کے نتیجے میں پوری قوم کی تربیت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔

خلاصہ کلام:

المختصر! شیخ الاسلام وہ نابغہ روزگار ہستی ہیں جنہوں نے خواتین کا معاشرے میں وہی کردار متعارف کروایا ہے جو آج سے پندرہ صدیاں قبل اسلام نے اُنہیں عطا کیا تھا۔ یہ آپ ہی کا طرۂ امتیاز ہے کہ آپ نے معاشرے کے فرسودہ رسوم و رواج کے خلاف جہاد کر کے چادر، چاردیواری اور گھر گرہستی تک محدود کر دی گئی خواتین کی تعمیرِ شخصیت اس طرح کی کہ وہ آج احکامِ شرعیہ کی پابندی کے ساتھ معاشرے کا اہم ستون بن چکی ہیں۔ آپ کی یہ کاوشیں تاریخ کے سنہری اوراق کی زینت بنیں گی۔

☆☆☆☆☆

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود

شیخ الاسلام کے فکری امتیازات اور اثرات و نتائج

شیخ الاسلام کی تصنیفات انسانی زندگی کے تحرک و ارتقاء کی علامت ہیں

مسز مصباح عثمان

علم آغازِ کائنات سے لے کر آج تک عظمتِ انسانیت کا امین ہے اور تسخیرِ کائنات کی منزل تک پہنچنے کا واحد ذریعہ بھی تخلیقی علم ہی ہے۔ زندہ علم وہی ہوتا ہے جو ہر دور کے تقاضوں کے مطابق نوعِ انسانی کی رشد و ہدایت اور فلاح کا ضامن قرار پائے اور تاریک راہوں میں چراغِ راہ بن کر کاروانِ حیات کو رواں دواں رکھنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔ بلاشبہ علم کو ہر دور میں مؤثراتِ زندگی کے تغیرات کے ساتھ شریکِ سفر کرنے اور اسے تخلیقی صلاحیتوں سے نوازنے کے لیے فکر کی ضرورت رہتی ہے۔ ایسی فکر جو علم کے بے جان جسم میں روح کا کام دے۔ علم اور زندگی کا توازن برقرار رکھنے کے لیے علم کو تحرک اور ارتقاء سے آشنا کرنے کے بعد تازہ جہان آباد کرے کیوں کہ

افکارِ تازہ سے ہے جہانِ تازہ کی نمود

انسانی زندگی کے تحرک و ارتقاء میں فکر کی اس اہمیت کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی یوں بیان فرماتے ہیں:

فکر زندگی میں انسانی قدموں کی طرح چلتی ہے انسان جس طرح دایاں قدم اٹھاتا ہے پھر یہ قدم جب رکتا ہے تو بایاں قدم اس سے آگے نکلتا ہے پھر بایاں قدم اٹھاتا ہے تو دایاں قدم اس سے آگے بڑھتا ہے۔ الغرض جس عمل کے ساتھ انسان کی یہ رفتار آگے بڑھتی ہے بالکل اسی طرح اہلِ علم وفکر امتِ مسلمہ کی زندگی کو تحریک دے کر تغیراتِ زمانہ کے ساتھ چلنے کے قابل بناتے ہیں۔ ہر صاحبِ فکر قدم کی طرح قوم کی زندگی کو آگے بڑھاتا ہے۔

گویا ہر صدی اور ہر دور کے مفکرین اپنے دور کا جائزہ لے کر اپنے بعد میں آنے والے حالات کا ادراک کرتے ہیں۔ وہ قدیم افکار، اصطلاحات اور اکابرین کی خدمات کو سامنے رکھتے ہوئے ماضی، حال اور مستقبل کا عمیق نظری سے جائزہ لینے کے بعد اصلاح اور تجدید و احیاء کے لیے فکر وضع کرتے ہیں۔ ان کی یہ کاوش سالوں کی دہائیوں پر محیط ہوتی ہے۔ پھر اصلاحِ احوال کا ایک ڈھانچہ بنا کر اس کو کمالِ ہمت سے فکر کی روشنی میں نافذ کرتے ہیں۔ لیکن ان اصلاحی، فکری اور تجدیدی کاوشوں کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور ہر فکری کاوش کا دائرہ کار اس حد پر جا کر رک جاتا ہے جہاں تک اس کی منصوبہ بندی کی حد ہوتی ہے، مگر زمانہ مسلسل رواں دواں ہے اور احوالِ حیات ہر وقت تغیر پذیر رہتے ہیں، لہذا ان تغیرات کے ساتھ جب زندگی اس حد سے آگے گزر جاتی ہے تو نئے تقاضے پیدا ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس وقت مذہبی اقدار نئی فکر اور اصلاحی کاوشوں کو ندا دیتی ہیں۔ انسانی زندگی کسی نئی فکری کام کی طرف نگاہ اٹھاتی ہے۔ اب اگر زندگی کو اس کی مطلوبہ ضروریات مہیا نہ کی جائیں تو زندگی سسکیاں لے لے کر دم توڑنے لگتی ہے۔ چنانچہ اس موقع پر اہلِ فکر ونظر توفیقِ خداوندی

آپ کا فلسفہ انقلاب قرآن مجید کی آفاقی تعلیمات پر مبنی ہے۔ جس کے مطابق عالمی سطح پر غلبہ دینِ حق کی بحالی کا آغاز دعوتِ حق سے کرتے ہوئے سیاسی انقلاب بپا ہونے کی راہ ہموار ہوگی اور جب قوت نافذہ اہلِ حق کے پاس آئے گی تو پھر معاشی، معاشرتی، اور اقتصادی ڈھانچے بدل جائیں گے۔

سے کاروانِ حیات کو آگے بڑھانے کا حوصلہ اور لائحہ عمل فراہم کرتے ہیں۔

اسی اصول کے تحت ہر دور میں اللہ تعالیٰ ایسی شخصیات کو امتِ مسلمہ میں پیدا فرماتا رہا جنھوں نے فکر کے ذریعے امت کے تشخص کو برقرار رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ تجدیدِ فکر و نظر کے ذریعے امتِ مسلمہ نے کم و بیش ایک ہزار سال تک اقوام عالم کی امامت کی، لیکن جب یہ فکر جمود و تعطّل کا شکار ہوئی تو زوال و انحطاط اِس امت کا مقدر ٹھہرا کیونکہ فکری جمود سے علم غیر مؤثر ہو جاتا ہے اور پھر اس سے جلا پانے والی تہذیب بھی دم توڑنے لگتی ہے۔ تاہم امت میں ایسی علمی وفکری شخصیات موجود رہیں جنھوں نے من حیث الکل امتِ مسلمہ کو زوال کا شکار نہیں ہونے دیا اور اپنے تجدیدی افکار و نظریات کے ذریعے اس کی ڈوبتی ناؤ کو سہارا دیئے رکھا، ان نابغہ روز گار ہستیوں میں شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، سید جمال الدین افغانی، سر سید احمد خان اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال جیسی قابلِ قدر شخصیات شامل ہیں۔ انہوں نے خود کو اسلام کے ابدی اور دائمی عقائد و اعمال کی تفہیم اور تشریح کے لیے سلف و صالحین سے منسلک رکھا اور ان کے افکار ونظریات، اصلاحات اور خدمات کو سامنے رکھ کر اسلام کے ابدی اصولوں کی اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کر کے دینِ اسلام کو آنے والوں کے لیے قابلِ عمل بنایا۔

تجدیدِ فکر و نظر کا یہ سلسلہ اکیسویں صدی میں رکا نہیں بلکہ اس کی ضرورت گزشتہ ادوار سے بڑھ کر اس صدی میں پیش آ رہی ہے کیوں کہ جس صدی میں ہم رہ رہے ہیں یہ سائنس وٹیکنالوجی اور نت نئی ایجادات و دریافتوں کا دور ہے۔ سائنس معاشرتی ترقی اور انفرادی ترقی کا لازمی جزو بنتی جارہی ہے ۔لہٰذا اس صدی میں یہ امر انتہائی خاص اہمیت اختیار کر چکا ہے کہ منطقی یا عقلی نقطہ نظر کو بحال کیا جائے اور جدید اسلامی فکر کی نشاۃ ثانیہ میں عصرِ حاضر کے تقاضوں کو بھی مدِ نظر رکھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دور اور صدی کو ایک ایسی عظیم شخصیت اور ہستی سے نوازا ہے جن کی خدمات بلاشبہ جدید اسلامی فکر کی نشاۃ ثانیہ کے اہم زینے ہیں۔ جنھوں نے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق نہ صرف فکرِ اسلامی کی تجدید کی بلکہ امتِ مسلمہ کی حیاتِ اجتماعی پر ایسے دور رس اثرات مرتب کیے ہیں جو آنے والے ادوار میں بھی اس کی ترقی اور عروج کی اساس اور بنیاد فراہم کرتے رہیں گے۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے افکار و نظریات اور امتِ مسلمہ پر اس کے اثرات کا مختصر جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے افکار ونظریات:

ا۔ قرآن افکار اسلامیہ کی اساس و بنیاد:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فکر کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے اپنی فکر کی بنیاد قرآنی تعلیمات پر رکھی۔ ان کی گفتگو، خطابات اور علمی مجالس اس امر کی غماز ہیں کہ وہ روح قرآنی کے خلاف کوئی بات نہیں کرتے۔ انہوں نے اپنی تحریک کا نام منہاج القرآن رکھ کر اس کی فکری اساس کو روز اول سے ہی عیاں کر دیا کہ ہر وہ فکر اور نظریہ جو روح قرآن کے خلاف ہو اس کا میری فکر سے کوئی تعلق نہیں۔

حقیقی تصوف کا اجراء:

آپ نے احوالِ امت اور عملی کیفیات کو سیرتِ مصطفویﷺ کے آئینے میں ڈھالنے کا بیڑا اٹھایا اور صالحیت و

روحانیت کے کلچر کو فروغ دیا جو اطاعت، عبادات، تقویٰ و طہارت اور صدق اخلاص کے ساتھ مزین ہے۔جس دور میں شیخ الاسلام نے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا اس وقت تصوف کی پاکیزہ قدریں مجروح ہوچکی تھیں، خانقاہوں میں حقیقی سلوک وتصوف کی بجائے جامد، رسمی اور غیر عملی تصوف رہ گیا تھا۔ آپ نے رسمی تصوف کی ان تمام خرابیوں کو دور کیا جو کہ تصوف کے نام پر در آئیں تھیں اور اس حقیقی تصوف کی ان مٹتی ہوئی اقدار کا از سرِنو احیاء کیا جو اسلام کی روح تھا۔ آپ کا فلسفہ تصوف اس فکر پر مبنی ہے کہ تصوف محض تعلیمات کا مجموعہ نہیں بلکہ اس کا تعلق سرا سر عمل سے ہے اور تصوف کو عملی صورت میں ڈھالے بغیر انسان کبھی انسانِ مرتضٰی نہیں بن سکتا۔

نظریہ اجتہاد:

شیخ الاسلام کے افکار و نظریات میں اجتہاد کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ آپ نے علمی وفکری جمود کے ایک ایسے دور میں اسلام کی حقیقی تعلیمات پر مبنی اجتہادی فکر کے فروغ کا آغاز کیا جب امتِ مسلمہ کا ایک طبقہ اپنے سے کئی سو سال پہلے کیے گئے تحقیقی کام کو ہی حرف آخر سمجھنے لگا تھا اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے پر آمادہ نہ تھا۔ جب کہ اس کے ردِ عمل میں دوسرے طبقہ نے اپنے سے پہلے ادوار کے تمام قسم کے فقہی وتحقیقی کاموں اور ائمہ و مجتہدین کے اجتہادات سے برات کا اعلان کر رکھا تھا اور ان کی تقلید کو حرام قرار دیتے ہوئے اُن کے وضع کردہ اصول وقواعد اور ان کی تحقیقات کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ وہ اس بات پر مصر تھے کہ مجرد رائے کے حوالے سے کتاب وسنت کی تعبیر نو کی جائے اور ازسرِ نو ساری فقہ مرتب کی جائے۔ گویا علم فقط تعلیلی اور تحلیلی رہ گیا تھا۔ امت افراط وتفریط کا شکار ہوچکی تھی اور دورِ نو کے تقاضوں کے مطابق اسلامی تعلیمات کی تفہیم وتشریح کے لحاظ سے دینِ اسلام کے مرکزی دھارے (main stream) سے دور تھی۔

اس علمی وفکری سطح پر جمود کے تناظر میں شیخ الاسلام نے امتِ مسلمہ کی درست سمت رہنمائی کرتے ہوئے اسلام کے فلسفہ اجتہاد اور اس کے دائرہ کار کو ہر خاص و عام میں متعارف کرایا اور اسے عملی صورت میں امت کے سامنے پیش کیا۔ آپ کا فلسفہ اجتہاد اس بنیاد پر قائم ہے کہ تقلید اس طرح نہ کی جائے کہ وہ محض جمودِ خالص میں تبدیل ہو اور نہ ہی اکابرین اور اسلاف کے سرمایہ علمی سے لاتعلق ہوتے ہوئے ان کے افکار اور خدمات کا انکار کیا جائے کیوں کہ ان کے واسطہ کے بغیر دین کا علمی سرمایہ ہم تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔

> **آپ نے اسلامی نظامِ معیشت کا عملی نظام بلا سود بنکاری کی شکل میں دیا۔جس میں آپ نے بتایا کہ دورِ حاضر میں بھی نہ صرف بلا سود بنکاری کا نظام قابلِ عمل ہے بلکہ اسی کو اپنانے میں ملک وملت کی فلاح ہے۔**

فلسفہ تعلیم:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اس نظریہ کے قائل ہیں کہ حقیقی تعلیم وہ ہے جو امتِ مسلمہ کے تابناک مستقبل، اعلیٰ عصری تعلیم، اسلامی اقدار کے احیاء اور فروغ کے مقاصد پر مبنی ہو، جو دینی وقومی امنگوں کی آئینہ دار ہو کیوں کہ عروج و بلندی اور ترقی کا ہر راستہ تعلیم وتعلم سے نکلتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے افکار و نظریات میں جدید و قدیم علوم کو یکساں اہمیت حاصل ہے۔ اس کی مثا ل آپ کے زیرِ نگرانی قائم کردہ تعلیمی و تربیتی مراکز، سکول، کالجز اور یونیورسٹی ہیں جہاں جدید وقدیم علوم کا حسین امتزاج دیکھنے کو ملتا ہے۔

فلسفہ معیشت:

آپ نے نہ صِرف معیشت کے علمی اور فلسفیانہ نظریات کو پیش کیا ہے بلکہ ان کا قابل عمل حل بھی پیش کیا

ہے۔ مثلاً معاشی تخلیق کا عمل کیا ہے؟ دولت کی تقسیم اور اس کے صرف کا عمل کسی طرح واقع ہوتا ہے؟ اور دولت و محنت کا باہمی توازن کیا ہے؟ نہ صرف ان تمام سوالات کا جواب دیا بلکہ قرآنِ حکیم کی تعلیمات اور سنتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں مختلف جہات پر بھی بحث کی کہ کس طرح معاشی تخلیق کو مزمومہ مفادات سے پاک کر کے اور وسائلِ دولت پر محدود گروہوں کی اجارہ داری کو ختم کر کے تقسیمِ دولت کے ایک ایسے منصفانہ نظام کو رائج کیا جا سکتا ہے جس کے تحت کسی فرد کی تخلیقی جدوجہد میں معاشی تعطل باقی نہ رہے اور فرد و معاشرہ دونوں کسی سطح پر بھی حاجت مندی کا شکار نہ ہونے پائیں۔ اسی طرح آپ نے اسلامی نظامِ معیشت کا عملی نظام بلا سود بنکاری کی شکل میں دیا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ دورِ حاضر میں بھی نہ صرف بلا سود بنکاری کا نظام قابلِ عمل ہے بلکہ اسی کو اپنانے میں ملک وملت کی فلاح ہے۔

فلسفہ سیاست:

فکری و نظریاتی سطح پر آپ کا سیاسی فلسفہ عدیم النظیر اور فقید المثال ہے۔ اگر کوئی شعیب میسر آ جائے تو اس فلسفہ کی بنیاد پر انسانیت کے دکھوں کا مداوا کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی سیاسی فکر اور نظریے کا اصل موضوع معاشرتی عدل و انصاف ہے۔ آپ کے افکار و نظریات اپنی نوعیت کے اعتبار سے فیصلہ کن اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کی تھیوری اور حکمتِ عملی کو بنیاد بنا کر عالمی سطح پر نتیجہ خیز ثمرات حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ آپ نے صرف سیاسی فلسفہ نہیں دیا بلکہ عملاً بھی مثالی جد و جہد کی۔

فلسفہ انقلاب:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فلسفہ انقلاب یہ ہے کہ اسلامی اقدار اور افکار و نظریات کا عالمی سطح پر احیاء ممکن ہو۔ آپ کا فلسفہ انقلاب قرآن مجید کی آفاقی تعلیمات پر مبنی ہے۔ جس کے مطابق عالمی سطح پر غلبہ دینِ حق کی بحالی کا آغاز دعوتِ حق سے کرتے ہوئے سیاسی انقلاب بپا ہونے کی راہ ہموار ہو گی اور جب قوت نافذہ اہلِ حق کے پاس آئے گی تو پھر معاشی، معاشرتی، اور اقتصادی ڈھانچے بدل جائیں گے۔ معاشرے کی ہر ہر نہج کو ضابطہ حق میں ڈھال دیا جائے گا اور فکر وعمل کے پیمانے بدل جائیں گے۔ یوں دینِ حق پھر ماضی کی طرح شان و شوکت کے ساتھ عالمِ انسانیت کا رہنما و رہبر بن جائے گا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فکر کے اثرات:

مجموعی طور پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فکر و نظر کی خصوصیات کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ آپ نے امتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اجتماعی طور پر ہر میدان میں خواہ وہ دین سے متعلق ہو، معیشت کا ہو، سیاست کا ہو، انقلاب کا ہو، اصلاحِ احوالِ امت اور تصوف کا ہو، جدید عصری علوم و فنون ہوں ہر شعبہ زندگی میں امت کو فکری اور نظریاتی اعتبار سے غذا فراہم کی ہے، کیوں کہ جس طرح فقط علم سے مٹی ہوئی اقدار زندہ نہیں ہوتیں بلکہ مسمار شدہ قدروں کو فکر سے ہی زندہ کیا جا سکتا ہے اسی طرح علم زندہ اقوام کے لیے تو کارگر ہے مگر مردہ اقوام کو جگانے کے لیے تجدیدِ فکر کی ضرورت پڑتی ہے۔ بلاشبہ آپ کی جدید اسلامی فکر نے امتِ مسلمہ کے عروق مردہ میں ایک نئی روح پھونکی ہے اور اقوامِ عالم میں امت کے اعتماد کو اس انداز سے بحال کیا ہے کہ آنے والے دور میں آپ کے افکار و نظریات عروجِ امت کے لیے رہنما اصولوں کے طور پر استعمال ہوں گے۔

اس آرٹیکل کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف منہاج الافکار اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی کتاب اسلامی فلسفہ اور مسلم فلاسفہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

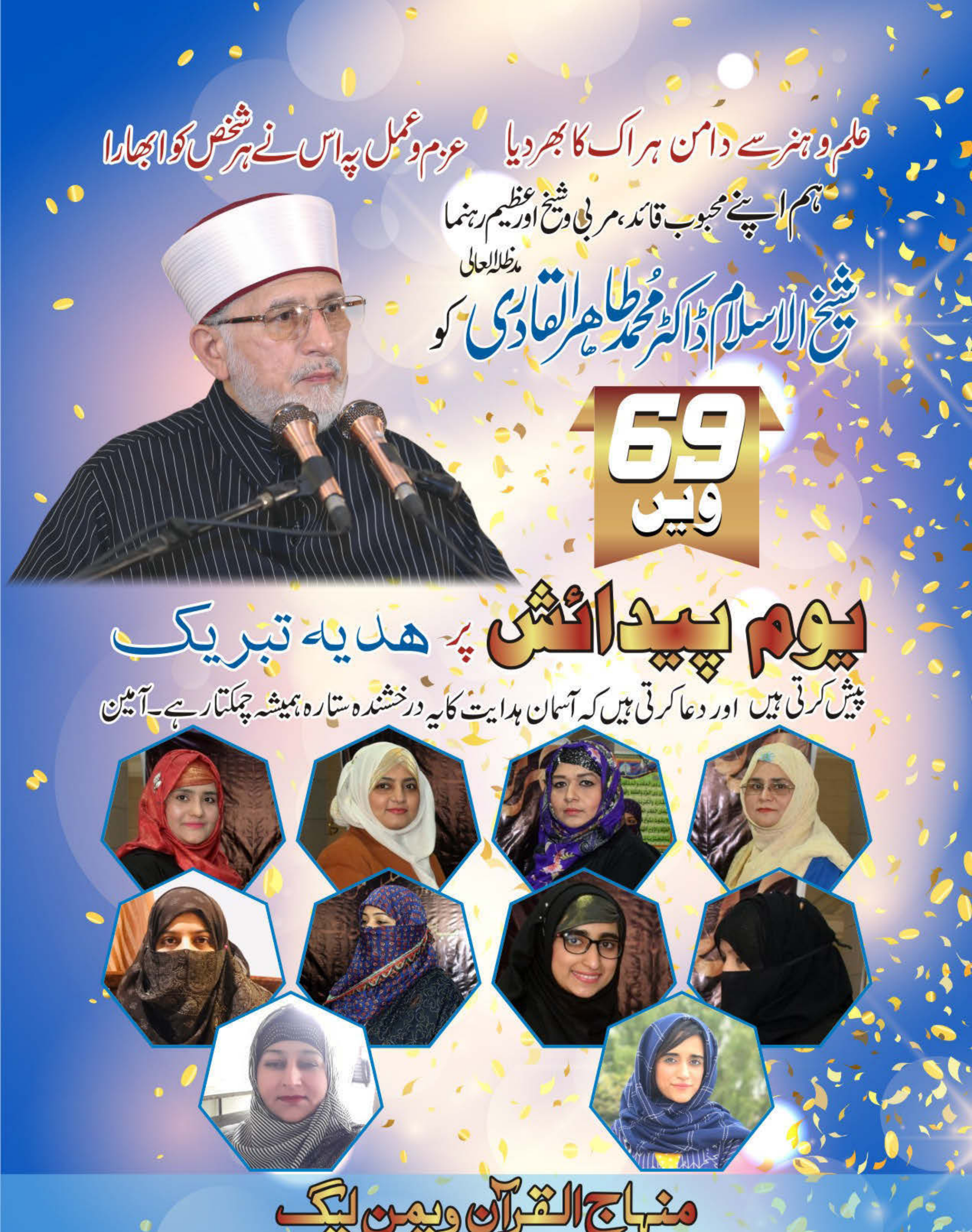
علم و ہنر سے دامن ہر اک کا بھر دیا عزم و عمل پہ اس نے ہر شخص کو ابھارا
ہم اپنے محبوب قائد، مربی و شیخ اور عظیم رہنما
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو
69
ویں
یوم پیدائش پر ہدیہ تبریک
پیش کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ آسمان ہدایت کا یہ درخشندہ ستارہ ہمیشہ چمکتا رہے۔ آمین
منہاج القرآن ویمن لیگ
و MSM سسٹرز راولپنڈی

رفعتیں اور بلندی بھی تجھ پہ ناز کرے تیری یہ عمر خدا اور بھی دراز کرے
حسیں چہرے کی تابندگی مبارک ہو تجھے یہ سالگرہ کی خوشی مبارک ہو

ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مجدد دین وملت اپنے محبوب قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو

69 ویں

سالگرہ پر ہدیۂ تہنیت

پیش کرتی ہیں اور آپ کی صحت وسلامتی و درازی عمر
کے لیے دعاگو ہیں

منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع سیالکوٹ

ہم محسن نوع انسانی، شعور وآگہی کے پیامبر اور عاشق ساقی کوثر

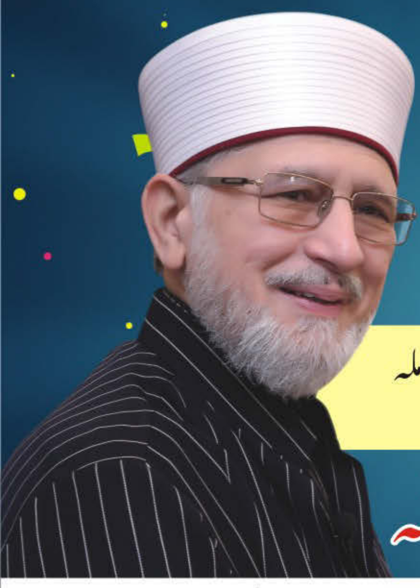

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو

69 سالہ بے مثال زندگی کے کامیاب
سفر پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہیں

اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عاشق رسول ﷺ کا سایہ شفقت صحت کاملہ
کے ساتھ ہمارے سروں پر تا قیامت سلامت رکھے۔ آمین

منہاج القرآن ویمن لیگ گوجرانوالہ

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو
یوم پیدائش پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
69 ویں
مبارکباد پیش کرتی ہیں
منہاج القرآن ویمن لیگ و MSM سسٹرز کراچی

پیامبر امن و محبت، حقوقِ انسانی کی بحالی کے عظیم ترجمان
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی
رواداری کے فروغ کے لیے کی جانے والی فکری و علمی کاوشوں پر ان کے
69 ویں
یوم پیدائش پر مبارکباد
پیش کرتی ہوں
مسز روبینہ معین (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ، پشاور)

تجھ پہ سایہ فگن ہوں سدا مصطفیٰ سر پہ چھائی رہے رحمتوں کی رداء
یونہی مہکا رہے یہ تیرا گلستاں طاہرالقادری طاہرالقادری

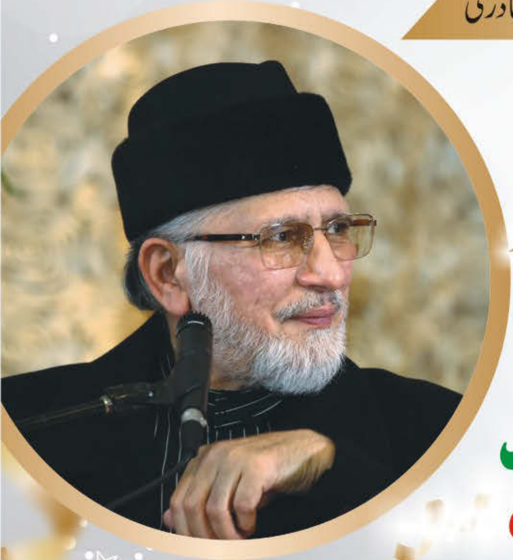

اصلاحِ احوال ملت اور عظیم مصطفوی مشن کے سالار

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو

69 ویں سالگرہ پر

صمیم قلب سے

ہدیہ تبریک

پیش کرتی ہوں۔ ڈاکٹر نوشابہ حمید (لاہور)

میرے اللہ چھوٹے نہ یہ آستاں ورنہ سمجھوں گا ہے زندگی رائیگاں
نام جپتی رہے دھڑکنوں کی زباں طاہرالقادری طاہرالقادری

میں مفسر قرآن، محدث، عظیم فقیہہ اپنے محبوب قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو

69 ویں سالگرہ

پر مبارکباد پیش کرتی ہوں

اللہ پاک آپ کو سلامت وتا قیامت رکھے۔ (آمین)

منجانب: گل فردوس۔ گجرات

میرِ کارواں، اک مثالِ جاوداں

محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خاں (نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ساتھ میری رفاقت کم و بیش 20 سال کے عرصے پر محیط ہے۔ میری ان سے پہلی ملاقات کا سبب میرا منہاج القرآن سیکرٹریٹ میں ایک اہم ذمہ داری کے حوالے سے انٹرویو تھا۔ اس سے قبل میں ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے بارے میں زیادہ آگاہ نہ تھا۔ ماسوائے یہ کہ ان کے پاکستان ٹیلی ویژن پر کچھ دینی پروگرامز گاہے بگاہے دیکھتا رہتا تھا۔ الغرض ڈاکٹر صاحب سے میرے تعلق کے آغاز کے وقت میرا دل ایسی صاف سلیٹ کی مانند تھا جس پر ان کے لیے کسی قسم کے تاثرات رقم نہ تھے۔ وقت کے زیرو بم کے ساتھ ساتھ مجھے ڈاکٹر صاحب کی مرکزی مشاورتی ٹیم میں اہم ذمہ داری ملی یہاں سے مجھے ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا ادراک ہونا شروع ہوا اور آہستہ آہستہ ڈاکٹر صاحب کی ہمہ جہت شخصیت نے میرے دل کی صاف سلیٹ پر ایسے انمٹ نقوش رقم کردیئے کہ میں غیر ارادی طور پر آپ کے اوصاف و کمالات سے متاثر ہوتا چلا گیا اور اپنے اندر مثبت تبدیلیاں رونما ہوتے دیکھتا رہا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شخصیت کو چند الفاظ یا جملوں میں سمونا ناممکن ہے تاہم میں ان کی شخصیت کے کچھ روشن پہلوؤں کو بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

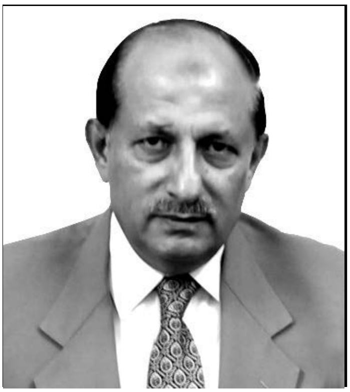

آپ حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس سے گہری محبت و وابستگی رکھتے ہیں اور حضور ﷺ کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہیں۔ آپ کے دل و دماغ کی خوبیاں ہر مسلمان کے لیے مشعل راہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ محبت و اخوت کے جذبے کے تحت ہر فرد کو اپنا گرویدہ بنالیتے ہیں۔ عفو و درگزر آپ کی شخصیت کا خاصا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے دینی و تعلیمی میدانوں میں قابل ستائش کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہیں۔ ایسے وقت میں جب ملا ازم کے تحت افراد دین سے روگرداں ہورہے تھے آپ نے قدیم و جدید کے امتزاج پر مبنی رسمی و غیر رسمی تعلیم کا جامع نظام متعارف کروایا۔ رسمی تعلیم کے لیے منہاج یونیورسٹی، منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر تحت 670 سکولز، کالجز ملک بھر میں قائم کیے اور غیر رسمی تربیت کے لیے تحریک منہاج القرآن کے تحت تنظیمات کا جال گلی، محلوں تک پھیلادیا۔ آپ نے دین کی مٹتی اقدار کا احیاء کرتے ہوئے 6000 موضوعات پر خطابات اور 650 کتب تصنیف کیں۔ یہی نہیں آبادی کے نصف سے زائد حصہ کی حامل خواتین کی فکری و عملی تربیت میں بھی آپ نے مثالی کردار ادا کیا۔ آپ نے نہ صرف خواتین کی اسلامی اقدار کے مطابق فکری رہنمائی کی بلکہ اشاعت دین کے لیے عملی کردار ادا کرنے کے لیے تحریک منہاج القرآن میں ویمن لیگ کا شعبہ تشکیل دیا۔ جو گذشتہ 30 برس سے قابل قدر خدمات سرانجام دیتے ہوئے آج اپنی شاخیں یونٹ سطح تک قائم کرچکا ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی بیٹیاں خواتین کی تربیت اور رفاہ عامہ کا جذبہ لیے ہر دروازے پر دستک دے رہی ہیں۔ اس ضمن میں مختلف ڈیپارٹمنٹس کے تحت مختصر وطویل دورانیے کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔

آج میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قائدانہ صلاحیتوں کا دل سے معترف ہوں۔ میں نے آپ کو مشکل کی گھڑی میں ایک لیڈر کی حیثیت سے اپنے کارکنان کے سامنے ڈھال کی طرح کھڑے دیکھا ہے۔ کسی لیڈر کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی فکر، مقاصد اور اہداف میں کتنا واضح ہے اس اعتبار سے بھی آپ اوج کمال پر نظر آتے ہیں۔ غرض آپ اسلاف کی روایات کے امین، مجددین کے اوصاف کے مالک عصر حاضر کے مجدد ہیں میں آپ کو 69 ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کا سایہ ہم پر تاقیامت قائم رہے۔ (آمین)

محترمہ فرح ناز (صدر MWL)

حیات جاوداں ..... عزیمتوں کے کوہ گراں

خراج محبت ترے نام ....

میرے قائد

آپ کی شخصیت کے ہمہ جہت پہلوؤں کی وسعت کو احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ بس کچھ ٹوٹے پھوٹے نامکمل لفظوں کا نذرانہ عقیدت آپ کے نام پیش کرتی ہوں۔

یقیناً محبت کا یہ ہر دم بہتا چشمہ اور دین کے رشتے اللہ کے تعلق سے ہے اور بلاشبہ جو محبت اللہ کے لئے ہو جاتی ہے وہ لازوال نورانی اور آفاقی ہوتی ہے، اسکی وسعت اور گہرائی کی کوئی حد نہیں ہوتی، امروز و فردا کے پیمانوں سے اسکا حساب نہیں لگایا جا سکتا،

اے میرے قائد

آپ اپنے تمام تر وجود کے ساتھ اللہ کے لئے تھے، اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے لئے رہیں گے،اپنی روح کے ساتھ، اپنے جسم کے ساتھ، اپنے قلب و قالب کے ساتھ، اپنی حرکات وسکنات کے ساتھ، اپنے صبح وشام کے اعمالِ دینیات کے ساتھ، گویا! آپ فقط اللہ کیلئے ہیں۔

میں دعا گو ہوں کہ محبت کا یہ زم زم یونہی بہتا رہے اور طالبان شیخ کو تاقیامت سیراب کرتا رہے۔ آمین

سدرہ کرامت (ناظمہ MWL)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مجدد دانہ کردار ادا کرتے ہوئے جہاں دین کی مٹتی ہوئی اقدار کا احیاء کیا وہاں خواتین کی فکری تربیت کرتے ہوئے دین کے فروغ کے لیے عملی کردار ادا کرنے کا بھرپور پلیٹ فارم مہیا کیا۔ میں آپ کے 69 ویں یوم پیدائش کے موقع پر اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ علم و آگہی کا یہ بحرِ بیکراں ہمیشہ تشنگان علم کو یونہی فیض یاب کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا کرے اور آپ کا سایہ ہمیشہ ہم پر قائم و دائم رکھے۔

اس عہد میں دین کے ماتھے کا وہ جھومر   اسلام کے روشن چہرے کا نگینہ میرا قائد

راضیہ نوید (نائب صدر MWL)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی عصر حاضر کے وہ مہتاب ہیں جو آفتاب نبوت جناب رسالت مآب ﷺ کی عظیم بارگاہ عالیہ سے علم، عمل اور روحانیت کا حصہ وافر پا کر تمام انسانیت تک پہنچا رہے ہیں۔ آپ بلاشبہ دورِ رواں کی پہچان ہیں۔ یہ دور آپ کا ہے، یہ صدی اور زمانہ آپ کا ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہم اس میں سانس لے رہے ہیں۔ قبلہ قائد انقلاب کی سالگرہ کے موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ کی تمام ذمہ داران، کارکنان اور جملہ وابستگان کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دست بستہ التجا ہے کہ

رب قادر میرے قائد کو سلامت رکھنا   کربلاؤں کے مسافر کو سلامت رکھنا

شیخ الاسلام اور قرآنی استدلال میں امتیازی حیثیت

ڈاکٹر طاہرالقادری نے اپنی فکر کی بنیاد فکرِ قرآن کو ٹھہرایا

آپ ابلاغِ اسلام میں غزالیٔ وقت، بخاریٔ عصر اور فقاہتِ ابوحنیفہ کے امین ہیں

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

قرآن علم کا ایک سمندر ہے، ہر کوئی حاجت مند ہوکر اس بحرِ علم کی طرف بڑھتا ہے۔ اس کے نزول سے لے کر اب تک ہزاروں، لاکھوں افراد زبان اور قلم لے کر اس کے معانی و معارف، اسرار و حکم کی معرفت اور اس کے اصول و احکام کی وضاحت میں بڑھے ہیں۔ بے شمار اپنی صلاحیت اور ہمت کے ساتھ اس کی طرف بڑھے ہیں اور لاتعداد نے اس کو سعادت عظمیٰ جانتے ہوئے اس کے لیے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ہر زمانے میں اس کے معانی و معارف اور علوم وتفسیر کے ساتھ وابستہ خوش بختوں کا شمار ممکن نہیں ہے۔ اس راہ کے سارے طالبوں اور مسافروں کو دیکھ کر اور ان کی جدوجہد اور سعی کو جان کر قرآن اور صاحب قرآں کے لیے یہی کہنا پڑتا ہے کہ

ے زندگیاں بیت گئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

قرآن سے استدلال فکر:

عصر حاضر میں قاری قرآن کے طور پر جب ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذات کو دیکھتے ہیں تو وہ قرآن کے سمندرِ علم سے خوب اخذ و استدلال کرتے اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا حل قرآنی استنباط کے ذریعے پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر ہم ہر روز اپنی نماز میں پڑھی جانے والی سورۃ فاتحہ کے تناظر میں ان کے قرآنی استدلات اور استنباطات کو دیکھیں تو ذہن و عقل ان کی قوت استدلال پر حیرت و استعجاب کا شکار ہوجاتی ہے۔

ہم سب سے پہلے شیخ الاسلام کے سورۃ فاتحہ اور اس کے اسماء کے استدلال کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ: ”فاتحہ بمعنی ازالہ اغلاق اور رفع اشکال کا ہے تو یہ سورۃ فاتحہ وہ ہے جو انسان کی زندگی میں بندش اور رکاوٹ کو دور کرکے اور اس کی زندگی کی مشکلات کو رفع کرے۔ اسی طرح فاتحہ کا معنی ازالہ رنج ہے اور ارتفاعِ الم ہے یہ سورۃ فاتحہ ظاہری مرادوں کے دروازے کھولتی ہے اور باطنی رنج و الم اور غم و اندوہ کو دور کرتی ہے اور لوگوں کی احتیاجات کو پورا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ فاتحہ فتح سے ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ سورۃ برکات ارضی اور سماوی کے دروازے کھولنے والی ہے۔ یہ انسان کو ذہنی کرب اور فکری الجھنوں سے نجات دلانے والی ہے۔ اس اعتبار سے یہ سورۃ فتح البرکات کا ذریعہ ہے۔

اسی طرح فاتحہ کا تیسرا معنی فتح علوم اور ہدایت کرتے ہیں۔ فاتحہ سے انشراح صدر ہوتا ہے اور علوم و معارف کا دروازہ کھلتا ہے اور مغیبات ربانی انسان کے دل پر ظاہر ہوتے ہیں۔ علم کے کھلنے سے مراد صحیفوں والے علم کا بھی کھلنا ہے اور سینوں والے علم کا بھی منکشف ہونا ہے۔ وہ ذات باری مفاتیح الغیب کی مالک ہے اور جس پر چاہتی ہے اس پر علوم غیبی کو عیاں کردیتی ہے۔ وہ علوم جو اوروں سے مخفی ہوتے ہیں

آپ دلیل کے بندے ہیں دلیل سے بات کرتے دلیل سے بات منواتے اور دلیل کو ہی انہوں نے اپنی تقریر اور اپنی تحریر کا کمال بنایا ہے۔علم و تحقیق کی دنیا میں وہ ذاتیات اور شخصیات کو نہیں بلکہ استدلات اور استنباطات اور دلیلات کو ترجیح دیتے ہیں

رب کی کرم نوازی سے یہ علوم غیب بندہ مرتضیٰ کو عطا کر دیئے جاتے ہیں۔اس اعتبار سے فاتحہ، فتح مغیبات کا نام ہے۔

اسی طرح فاتحہ کا معنی غلبہ و تسلط بھی ہے۔ یہ سورۃ اور اس کی آیات کسی کے غلبہ و تسلط کو ختم کرنے کا باعث بنتی ہے اور یہ سورۃ فتح و کامیابی کا باعث بنتی ہے۔ فتح اور استفتاح کے الفاظ کامیابی و کامرانی کے معنی کو بیان کرتے ہیں چنانچہ فتح و کامرانی کی راہیں کھولنے والی سورۃ کو فاتحہ کہتے ہیں۔ یہ سورۃ ایسی راہیں کھولتی اور کشادہ کرتی ہے کہ انسان سیدھا منزل پر پہنچ جاتا ہے اس سورت کے مضامین پر انسان عمل کر کے تو یہ سورۃ فتح مہمات بن جاتی ہے تو اس اعتبار سے یہ سورۃ فتحِ مہمات کی حیثیت رکھتی ہے‘‘۔

سورۃ فاتحہ اور حقائق حیات:

اسی طرح شیخ الاسلام نے سورۃ فاتحہ کی مزید تفسیر بیان کرتے لکھا ہے: ’’فاتحہ بمعنی انکشاف حق ہے اور بمعنی ازالہ شبہات ہے جس کے نتیجے میں فیصلہ قطعیہ اور یقینیہ تک انسان پہنچتا ہے۔ فاتحہ سے مراد ایسا قول ہے جو حق کو منکشف کرنے والا ہو اور تمام تر شکوک و شبہات کا ازالہ کرنے والا ہو۔ گویا فاتحہ قول قطعی کا نام ہے، قیامت کے دن کو اسی معنی کے اعتبار سے اسے یوم الفتح قرار دیا گیا ہے۔ اس سورۃ کو اس معنی کے اعتبار سے خاتمہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ حق و باطل کے درمیان فرق و امتیاز کردینے والی ہے۔ اس اعتبار سے فتح قطعی کا معنی رکھتی ہے۔

فاتحہ کا ایک اور معنی اول و آخر ہونا بھی بیان کرتے ہیں۔ اس میں کسی شے کو کھولنے اور افتتاح کا مفہوم پایا جاتا ہے جہاں سے کسی چیز کا افتتاح ہوتا ہے وہیں سے اس کا نقطہ آغاز ہوتا ہے اور اسی نقطے پر آ کر اس کا اختتام ہوتا ہے جیسے درخت کا بیج ہے اسی بیج کو زمین میں بوتے ہیں اور کونپل نکلتی ہے پھر تناور درخت بنتا ہے بعد ازاں اسی درخت میں پھل لگتے ہیں۔ ان پھلوں کو انسان کھاتا ہے پھر وہی بیج انسان کے ہاتھ میں رہ جاتا ہے، جس کو اس نے بویا تھا اسی طرح وہ بیج نقطہ آغاز بھی بنا اور نقطہ انجام بھی۔ حیات انسانی کی کائنات میں بھی جو کچھ ہے وہ اسی سورۃ کی پہلی بھی اور آخری حقیقت بھی ہے اگر حیات انسانی ایک سفر ہے تو یہ فاتحہ اس کا مقام آغاز ہے۔ اگر وہ ایک جمال ہے تو یہ اس کا پہلا نظارہ ہے اگر وہ ایک نغمہ ہے تو یہ اس کی پہلی صدا ہے اگر وہ ایک وقت ہے تو یہ اس کا پہلا لمحہ ہے۔ اگر وہ ایک درخت ہے یہ اس کا تخم اولیں ہے اگر وہ ایک دائرہ ہے تو یہ اس کا نقطہ ابتداء ہے۔ غرضیکہ حیات انسانی کی حقیقتوں اور سعادتوں میں جو کچھ ہے وہ اسی سے نمود پاتا ہے اور اسی سے کمال کو پہنچتا ہے۔

یہی وجہ ہے یہ سورۃ قرآن حکیم کے 23 سالہ دور نزول میں سب سے پہلے نازل ہونے والی ہے۔ باوجود ترتیب نزولی اور ترتیب تدوینی کے فرق کے یہ صحیفہ قرآن میں اپنے نزول کے اعتبار سے بھی اول ہے اور قرآن میں لکھے جانے والے کے حساب سے بھی اول ہے۔ یہ انداز اس سورۃ کے سواء کسی اور سورت کو میسر نہیں آسکا اسی طرح اس سورۃ کا نام ام الکتاب بھی رکھا گیا ہے۔ ام اصل کو کہتے ہیں، درخت کی اصل جڑ ہوتی ہے تو اس اعتبار سے سورۃ فاتحہ قرآن کی اصل ہے۔ گویا یہ سورت شجر قرآن کی جڑ ہے علوم قرآن کی تفصیلات کا یہ سورۃ اجمال ہے اور یہ سورۃ جملہ معارف و اسرار اور علوم

القرآن کا خلاصہ ہے اور تمام تعلیمات کا اصل ہے‘‘۔

قرآن جامع العلوم ہے:

امام رازی بیان کرتے ہیں کہ تمام الہامی کتابوں کے علوم کو باری تعالیٰ نے قرآن میں جمع کردیا ہے اور قرآن کے سارے علوم کو سورۃ فاتحہ میں جمع کردیا ہے۔ اسی طرح اس سورۃ کو سورۃ الکنز بھی کہتے ہیں یہ سورت جملہ علوم و ہدایات اور معانی و اسرار اور معارف و رموز کا خزانہ ہے۔

اسی طرح سورۃ کو سورۃ النور بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت قرآن حکیم کے انوار و تجلیات کا منتہائے کمال اور سورۃ قرآنی انوار کی جھلک اول ہے، اس سورۃ کو السبع المثانی بھی کہتے ہیں اس میں وہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی اور دہرائی جاتی ہیں۔ یہ سورۃ پانچوں نمازوں میں لازمی دہرائی جاتی ہے۔ سورۃ فاتحہ تمام علوم قرآن کا اجمال ہے اور پورا قرآن اس کی تفصیل ہے۔ ان سات آیات کو دہرا کر ہم گویا سارے قرآن کو دہرا لیتے ہیں۔ باری تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کو اس قرآن کا اجمال سورۃ فاتحہ کی صورت میں عطا کیا ہے اور اس کے اجمال کی تفصیل پورے قرآن کی صورت میں عطا کی ہے۔

اس سورۃ فاتحہ کو اساس القرآن کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اساس بنیاد کو بھی کہتے ہیں جس طرح پوری عمارت کو قائم کیا جاتا ہے اور ساری عمارت کا انحصار اسی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس سورۃ فاتحہ کو پہلی سورت ہونے کی بنا پر قرآن کی ساری تعلیمات کا خلاصہ اور مدار بنایا ہے اس لیے یہ اساس القرآن ہے۔

اس سورۃ کو سورۃ الحمد، سورۃ المناجات اور سورۃ الشکر بھی کہتے ہیں۔ یہ اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی تمجید و توصیف کو بیان کرتی ہے۔ اس سورۃ میں بندے کی رب کی بارگاہ میں مناجات کا بھی ذکر ہے اور یہ سورۃ اللہ کی بارگاہ میں انعامات اور احسانات کے تذکرے سے بھی بھری پڑی ہے۔ اس سورت کا پڑھنا از خود شکر الٰہی قرار دیا گیا ہے کیونکہ کسی دینے والے کی عطا و احسان کے حوالے سے اس کی تعریف کرنا شکر کہلاتا ہے۔

اس سورۃ فاتحہ کو سورۃ الصلوۃ بھی کہتے ہیں۔ نماز میں اس سورۃ کا پڑھنا واجب ہے اس کو ترک کرنے سے نماز کامل نہیں ہوتی۔ نماز میں دوسری سورتوں کو بدل بدل کر تو پڑھا جاسکتا لیکن سورۃ فاتحہ کے متبادل کوئی سورت نہیں پڑھی جاسکتی۔ اس سورۃ کو سورۃ التفویض بھی کہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی عبادت اور اس کی مدد و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے جملہ معاملات اللہ کے سپرد کردیتا ہے اور عبادت کی روح اللہ کی استعانت و نصرت طلب کرتا ہے۔

عصر حاضر میں فہم دین اور ابلاغ اسلام میں آپ غزالی وقت بھی ہیں، رازی دوراں بھی ہیں اور بخاری عصر بھی ہیں۔ وہ اپنی فقاہت میں امام ابو حنیفہ کے امین بھی ہیں اور ثقاہت شافعی کے وارث بھی ہیں اور کمالات مالکی کے مسند نشین بھی ہیں اور تحقق حنبلی کے جانشیں بھی ہیں۔

قرآن اور انسانی احتیاجات:

سورۃ فاتحہ کو سورۃ الدعا اور سورۃ تعلیم المسئلہ کہتے ہیں۔ یہ سورت بندوں کو آداب دعا سکھاتی ہے اور بارگاہ الوہیت اور ربوبیت میں سوال کرنے کا سلیقہ سکھاتی اور رب سے مانگنے کی تعلیم سے بھی ہمیں آشنا کرتی ہے اور اس سورۃ کو سورۃ الکافیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ سورت اپنے علوم و معارف اور ہدایات و جامعیت کے اعتبار سے کافی ہوجاتی ہے۔ اس سورۃ کا پڑھنا اجر و ثواب میں دوتہائی قرآن کے برابر ہے اور ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنا تہائی قرآن کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔ یوں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنا پورے قرآن کے برابر ثواب میں ہوجائے گی۔ اسی طرح اس سورۃ کو اجر و ثواب میں کثرت کی بنا پر سورۃ الوافیہ بھی کہتے

ہیں۔ اسی طرح اس سورۃ کے دیگر ناموں میں الشفا اور الشافیہ بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سورۃ فاتحہ ہر مومن کے لیے شفاء ہے۔ یوں فرمایا:

فاتحہ الکتاب شفاء من کل دا فاتحۃ الکتاب. (تفسیر ابن کثیر، ۱: ۱۷۶) ہر مومن کے لیے شفا ہے۔

صحابہ کرام سانپ اور بچھو کے کاٹنے پر سورۃ فاتحہ سے دم کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح جنون پاگل پن اور مرگی کے مرض کا علاج اس سورۃ فاتحہ کے ذریعے کرتے رہے ہیں۔ اسی نسبت سے اس سورۃ کو سورۃ الرقیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت اپنے اثرات اور برکات کے سبب انسان کو شدائد اور مصائب سے بھی بچا لیتی ہے۔ اس میں تعوذ کا اثر بھی پایا جاتا ہے اور اس کی تلاوت سے انسان شیطانی فتن و شرور اور مصائب و آلام سے محفوظ و مامون ہوجاتا ہے۔ لہذا اس نسبت سے ان کا نام سورۃ الواقعیہ بھی ہے۔

عصر حاضر میں محکم استدلال بالقرآن میں درجہ امامت:

قرآن حکیم سے اخذ احکام، استدلال اور شرعیہ میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی ذات اقدس کو باری تعالیٰ نے خصوصی استعداد اور ملکہ عطا کیا ہے۔ آپ کے اسلوب فہم القرآن نے بڑے بڑے علماء عرب و عجم کو ورطہ حیرت میں ڈالا ہے، آپ نے ان کو اپنے استدلال کی قوت سے انگشت بدنداں کیا ہے، اپنے استنباط و استخراج کی ثقاہت پر اُن کے سر تسلیم خم کرائے ہیں اور اپنے تفکر قرآن کے منہج پر ان سے اعتراف لسان اور قلم کرایا ہے اور اپنی دلیل کے محکم ہونے پر عدالتوں میں ججز سے لے کر مدارس میں علماء متخصصین سے اظہار تسلیم کرایا ہے، جہاں جہاں اساطین علم پائے جاتے تھے ان کی مجلسوں اور محفلوں میں جاکر اپنے فہمِ اسلام اور استدلال و استنباط قرآن پر اُن سے مہر تصدیق ثبت کرائی ہے، اپنی اسی فضیلتِ علمی کے باب میں اپنوں اور غیروں کا فرق و امتیاز روا نہیں رکھا ہے۔ آپ ہر کسی کے ہاں گئے ہیں جس نے بھی بلایا ہے اسے زیورعلم سے آراستہ کیا اور ہر کسی کے ہاں طلوع ہونے والے آفتاب، نصف النہار سورج اور بدر منیر کی طرح بولے ہیں اور ایسا بولے ہیں کہ اپنے بول کو اسی مجلس سے سب کی بولی بنادیا ہے۔ علم کی دنیا میں کسی قول کو اپنا بول بنالینا اس کے قول کی ثقاہت اور صحت کو عیاں کرتا ہے اور اس کے قول کے مستند اور معتبر ہونے کو واضح کرتا ہے۔

ان کا استدلال قیاس پر مبنی ہوتا ہے ذوات و شخصیات پر طعن، مخالفین سے ذاتی عناد اور تعصب، غیر مسالک سے غیریت اور عداوت، ذاتی پسند اور ناپسند، واعظانہ اور خطیبانہ وکالت اور سطحیت کا نہیں ہوتا بلکہ ان کا استدلال استنباط اور استخراج علمی معیار صحت پر تلتا اور دوسروں کو بھی تولتا ہے۔ اس میں اپنے اور غیر کی تمیز نہیں، جس کی دلیل شافی ہوگی اس کی بات ہی ان کے نزدیک کافی ہوگی۔

آپ دلیل کے بندے ہیں دلیل سے بات کرتے دلیل سے بات منواتے اور دلیل کو ہی انہوں نے اپنی تقریر اور اپنی تحریر کا کمال بنایا ہے۔ علم وتحقیق کی دنیا میں وہ ذاتیات اور شخصیات کو نہیں بلکہ استدلات اور استنباطات اور دلیلات کو ترجیح دیتے ہیں۔

عصر حاضر میں فہم دین اور ابلاغ اسلام میں آپ غزالی وقت بھی ہیں، رازی دوراں بھی ہیں اور بخاری عصر بھی ہیں۔ وہ اپنی فقاہت میں امام ابو حنیفہ کے امین بھی ہیں اور ثقاہت شافعی کے وارث بھی ہیں اور کمالات مالکی کے مسند نشین بھی ہیں اور تحقق حنبلی کے جانشیں بھی ہیں۔

عقیدہ توحید اور رسالت کا قرآن سے منفر استدلال:

عقیدہ توحید اور رسالت میں ان کے استدلال قرآنی کا مطالعہ کریں تو وہ سورۃ اخلاص کا ذکر کرتے ہیں:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. (الاخلاص، ۱۱۲: ۱،۲)

”(اے نبی مکرّم!) آپ فرما دیجیے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہے۔

اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں ’’یہ ساری کی ساری سورت مضمون توحید کو بیان کرتی ہے پہلی آیت پر غور کریں قل ھواللہ احد، اے حبیب ومحبوب آپ فرمادیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اب اس آیت میں اللہ کی وحدانیت کا بیان ھو اللہ احد سے شروع ہوتا ہے جبکہ لفظ قل اضافی ہے لیکن یہ ایسا اضافی ہے کہ اس کے بغیر اصلی بات توحید کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ اب سوال یہ ہے کہ بیان توحید کو کیا قل کے بغیر نہیں بیان کیا جاسکتا اس کے لانے کی آخر ضرورت کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ رب اپنے نبی کے واسطے کے بغیر براہ راست اپنے بندوں سے مخاطب نہیں ہوتا ہے جب بھی وہ اپنی بات کرتا ہے نبی اور رسول کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان واسطہ اور وسیلہ بناتا ہے تو تب وہ اپنی کوئی بات اور کوئی خبر حقیقت بندوں تک پہنچاتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے قرآنی استدلات سے ان کی تصانیف بھری پڑی ہیں اور ان کے محاضرات اور خطابات اس پر گواہ وشاہد ہیں

وہ رب اس قرآنی اسلوب سے اپنے بندوں کو آگاہ کررہا ہے کہ میرے نبی کے واسطے کے بغیر تم میری توحید کو نہیں پاسکتے اور میرے احکام کو جان نہیں سکتے، جان لو تمہارے اوپر لازم ہے پہلے اس مخبر خبر دینے والے کو جانو اور بعد ازاں خبر توحید کو مانو، پہلے پر ایمان لاؤ اور بعد میں خبر توحید پر عقیدہ قائم کرو پہلے رسول کے ہوجاؤ اور پھر خدا کے ہوجاؤ، پہلے رسالت اور رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور پھر توحید اور اللہ پر ایمان لاؤ، پہلے رسول ﷺ کے امتی بنو پھر میرے بندے بنو، پہلے رسول کی چاہت میں آؤ پھر میری محبت میں آؤ جو مخبر کا منکر ہے وہ میرا بھی کافر ہے۔ رسالت توحید کو لازم ہے اور توحید رسالت کو لازم ہے۔

گویا توحید اور رسالت باہم لازم وملزوم ہیں، ایک کو ماننے سے دوسرے کو ماننا ہے اور دوسرے کو ماننے سے پہلے کو ماننا ہے۔ توحید کے دلائل میں سے سب سے پہلی اور مضبوط دلیل خود ذات رسول ﷺ ہے۔ اس لیے اہل مکہ کو پہلی دعوت اور اس دعوت کی صداقت اور حقانیت پر پہلی دلیل توحید رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس تھی۔ اس لیے کہ کفار ومشرکین نے آپ کی پہلی دعوت توحید پر جب دلیل طلب کی تو آپ نے ان کے سامنے اپنی ذات اقدس کو بطور دلیل توحید کے پیش کیا اور یوں ارشاد فرمایا:

فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ.

’’بے شک میں اس (قرآن کے اترنے) سے قبل (بھی) تمہارے اندر عمر (کا ایک حصہ) بسر کرچکا ہوں، سو کیا تم عقل نہیں رکھتے‘‘۔ (یونس، ۱۰: ۱۶)

تو اس آیت کریمہ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے اپنی چالیس سالہ زندگی کو دلیل توحید کے طور پر رکھا ہے۔ گویا یوں فرمایا ہے کہ میری کتاب کا ایک ایک ورق تمہارے سامنے ہے میری خلوتیں، میری جلوتیں، میرے صبح و شام اور میرے سفر وحضر سب کچھ تمہارے سامنے ہیں اگر تم کو میری کتاب زندگی کے کسی صفحے، کسی سطر اور کسی سطر کے کسی لفظ پر اور کسی لفظ پر کوئی اعتراض ہے تو اس پر اپنی انگشت اعتراض رکھو اور تمہیں کسی جگہ کوئی عیب نظر آئے تو تم میرا دعوی رسالت اور میرا پیغام توحید قبول کرنے سے انکار کردینا، ہاں ہاں تم کو میرے کردار میں کوئی جھول نظر آئے کوئی کجی اور کوئی کمزوری دکھائی دے تو تمہیں اختیار ہے انکار خدا کرینا۔

اسی طرح میری ذات میں، میری سیرت میں، میری حیات میں اور میرے بچپن سے نوجوانی تک اور نوجوانی سے لے کر جوانی تک اور اب تک کی حیات میں کوئی خامی اور کوئی جھول نظر آئے تو میرے دعویٰ رسالت او دعویٰ توحید کو مسترد کردینا اور ہاں ہاں اگر کچھ عیب نہ پاؤ، کوئی کمزوری نہ دیکھو اور کوئی خامی نہ پاسکو اور مجھے ہر اعتبار سے بے عیب پاؤ تو پھر وہ ذات جو توحید میں بے عیب اور لاریب ہے اس ذات کو وحدہ لاشریک مان لو، اس کی الوہیت واحدہ کے

قائل ہوجاؤ اور اس ذات وصفات میں ایک ماننے والے بن جاؤ۔ یہی عقیدہ توحید ہے اور یہی دعوت نبوت ہے اور یہی مقصد بعثت رسالت ہے۔

قرآنی فکر کے استدلال پر زمانے کی شہادت:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے قرآنی استدلات سے ان کی تصانیف بھری پڑی ہیں اور ان کے محاضرات اور خطابات اس پر گواہ و شاہد ہیں۔ پاکستان ٹی وی پر چلنے والا ان کا فہم القرآن کا پروگرام سارے مسلمانوں اور پاکستانیوں سے ان کے قرآن کے فہم میں مستند ہونے کی سند قبولیت لے چکا ہے۔ اس پروگرام کو تمام اہل علم، جملہ علماء، فقہاء اور عامۃ الناس سنتے اور دیکھتے رہے ہیں۔ آپ نے اپنی دعوت کا مدار اور انحصار منہاج القرآن پر کیا ہے۔ یہی آپ کی دعوت کا منہاج ہی آپ کے زندگی کے مشن، آپ کے ادارے اور آپ کی تحریک کا نام بھی بالترتیب منہاج القرآن، ادارہ منہاج القرآن اور تحریک منہاج القرآن بن گیا ہے اور آپ کی تصنیف کردہ تفسیر کا نام بھی روز اول سے منہاج القرآن سے تفسیر منہاج القرآن ٹھہرا ہے اور آپ کے دعوت کے ابتدائی دروس بھی ایک عرصہ تک منہاج القرآن کے نام سے متعارف رہے ہیں مگر آپ نے منہاج القرآن کو صرف اپنی تحریک اور اپنی تفسیر کا نام ہی نہیں رہنے دیا بلکہ آپ نے عام پاکستانی مسلمانوں تمام اہل ایمان اور تمام مکاتب فکر کے طلباء اور علماء کو بھی قرآن کے منہاج سے عملاً وابستہ کیا ہے، آپ کی کوئی بھی دعوت قرآن کی دعوت کے بغیر نہیں ہے آپ کی کوئی بھی تقریر قرآن کی تفسیر کے بغیر نہیں ہے اور آپ کی کوئی بھی تحریر قرآن کی تعبیر کے بغیر نہیں ہے آپ نے قرآن کو کتاب ثواب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے کتاب ہدایت ہونے کا بہت زیادہ شعور پاکستانی قوم اور امت مسلمہ کو دیا ہے اور اس تصور کو ایک نظریہ اور ایک فکر تک ہی محدود نہیں رہنے دیا بلکہ عملاً ہر جدید مسئلہ کا حل قرآن حکیم سے اخذ و استنباط کرکے دیا ہے اور رسول اللہ کے فرمان کے مطابق امت کو تمسک بالکتاب والسنۃ پر کاربند کیا ہے۔ اپنی ہر دعوت، تحریر اور تقریر کو تمسک بالکتاب والسنہ سے مزین کیا ہے۔ آپ نے عقائد اسلام کو براہ راست قرآن کے ساتھ استدلال و استنباط کرکے لوگوں کے سامنے دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے جس کی بنا پر امت مسلمہ میں گروہی اور فرقہ وارانہ اختلافات کو کم کیا ہے۔ تعصّبات اور گروہوں میں لپٹے ہوئے لوگوں کو تفکر اور تقدیر فی القرآن کی طرف گامزن کیا ہے اور اپنے عمل بالقرآن کے ذریعے اعتصام بحبل اللہ کا مفہوم اور مطلب لوگوں کو سمجھایا ہے۔

شیخ الاسلام نے اپنی فکر کی بنیاد فکر قرآن کو ٹھہرایا ہے۔ آج احیاء اسلام اور کردار مسلم کے احیاء کی ضمانت قرآنی فکر کو قرار دیا ہے۔ قرآن سے مسلمان کی حیات ہے اور قرآن سے ہی اسلام کا حقیقی احیاء ممکن ہے۔ احیائے اسلام کی کوئی تحریک قرآنی فکر کے بغیر موثر اور نتیجہ خیز نہیں ہوسکتی۔ آپ کے پانچ ہزار سے زائد محاضرات اور خطابات قرآنی فکر کو عیاں کرتے ہیں اور 1000 کے قریب تصنیفات میں سے 500 سے زائد مطبوعہ کتب ہر مسئلے میں قرآنی فکر کو دلائل کے ساتھ واضح کرتی ہیں۔

قرآن حکیم کے الفاظ دہائی کو تفسیر و تاویل کے اسلوب میں بتاتے بھی ہیں اور سمجھاتے بھی ہیں۔ آپ سے سن اور پڑھ کر آیت اپنا مفہوم خود زبان ناطق بن کر سمجھا دیتی ہے۔ قرآنی فکر پر ان کی بہت زیادہ سعی و کاوش کی وجہ امت مسلمہ کی زوال پذیری کو عروج میں بدلنے کی وہ سوچ ہے جو فکر قرآنی کی تاریخ تسلسل میں عصر قریب میں فکر اقبال کی بھی شناخت رہی ہے۔ اقبال بھی اسلام اور امت مسلمہ کے احیاء کی فکر کو یوں بیان کرتے ہیں:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
تم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

باری تعالیٰ ہمیں عصر حاضر میں تحریک منہاج القرآن اور شیخ الاسلام کی فکر قرآن سے وابستہ ہونے اور اس کے اپنانے اور اس کو فروغ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

15ویں صدی ہجری کے مجدد

علمی پختگی، عملِ صالح، حکم و بصیرت، اللہ و رسول ﷺ سے والہانہ عشق و محبت، پیکرِ اخلاق حسنہ، فکر و استغنا، بہادری و شجاعت کے اوصاف سے مزین و مرصع عہد ساز شخصیت

ڈاکٹر شفاقت علی البغدادی الازہری

بلا شبہ مرورِ اوقات اور تغیراتِ حالات ہر دور میں تازہ تحدیات و چیلنجز کو جنم دیتے ہیں اور تہذیب و ثقافت، رہن سہن، عادات و اطوار کو ماضی سے یکسر بدل دیتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے کہ زندگی جمود اور تعطل کا نام نہیں بلکہ مسلسل تحرک اور تغیر و تبدل کا نام ہے۔ چنانچہ تغیرات زمانہ اور اِنقلاباتِ احوال، زندہ اور بیدار قوموں کیلیے تحریک و ترغیب کا سامان فراہم کرتے ہیں۔اور اُس زمانہ کی بلند پایہ اور استقامت والی شخصیات کے دامن و باطن میں ان تازہ تغیرات کا مقابلہ کرنے کیلیے ایک تازہ جستجو اور ماحول پیدا ہوتا ہے۔ علامہ اقبال اس کی ترجمانی یوں کرتے ہیں۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گُفتار میں، کردار میں، اللہ کی بُرہان

دور حاضر کی ہیئت و صورتحال کا اگر بنظر دقیق جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح اور آشکار ہوجاتی ہے کہ جدید ذہنی وفکری تغیرات نے ثقافتی و اخلاقی اورفکری معیارات کومکمل طور پرمسخ کر دیا ہے ۔دین متین کی تعلیمات پر غبارِتشکیک کے گہرے بادلوں کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ بلکہ بعض لادینی اور سیکولر طبقات یہ تصور دینے میں کوشاں نظر آتے ہیں کہ دین اسلام اس زمانہ کے تقاضوں کو پورا کرنے کا متحمل نہیں ہے یہ تو آج سے چودہ سو سال پہلے کے زمانے کے لیے دین آیا تھا۔ان کا یہ تصور درحقیقت ان کی ذہنی وفکری خلش اور لادینیت ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ دین اسلام تا قیامِ قیامت انسانوں کی رشدو ہدایت کا سامان فراہم کرتا ہے۔ اگر کسی کم عقل انسان کو سمجھ نہ آئے تو یہ اس کی عقل کا مسئلہ ہے نہ کہ دین اسلام میں کوئی نقص اور کمزوری ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ انسانی عقل کا دائرہ محدود ہے اس کی فکر بھی نقص کا شکار رہتی ہے۔

اگر تاریخ انسانیت پر مدبرانہ اور گہری نظر دوڑائی جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ گردش زمانہ نے ایک طرف تو ارتقاء انسانیت کے ساتھ ساتھ نت نئے حالات وظروف پیش کیے ہیں اور نئے نئے چیلنجز سامنے لائے ہیں۔ تو دوسری طرف ان حالات و واقعات کا سامنا کرنے کے لیے اور ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک مستقل اور پائیدار نظام وضع کر رکھا ہے جس پر مجددین کا ظہور ہوتا ہے اور وہ اس ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔

مجددینِ دین و ملت اسوہ انبیاء علیہم السلام پر ظہور پذیر ہوتے ہیں اور اپنے زمانہ کے تقاضوں کو دین سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ اور بتوفیق الٰہی اس کے احکام کو لوگوں تک ان کی ذہنی وفکری رسائی کے مطابق باہم پہنچاتے ہیں اور دین کی مختلف جہات جو ناقص و لادینی عقل کے مطابق ناقابل عمل اور قدیم نظر آتی ہیں انہیں وہ اپنے

خاص منہج و اسلوب اور منطقی وتحقیقی انداز کے ساتھ قابل عمل صورت میں پیش کرتے ہیں۔ جن سے لوگوں کے اذہان و قلوب پر چھائے حجابات یکسر زائل ہو جاتے ہیں۔ اور دین اسلام قابل عمل و رشد دین نظر آتا ہے۔

یہ بات مسلمہ ہے کہ ہر زمانے میں دین کی ایسی خدمات دینے کے لیے اللہ رب العزت ایک ہستی مبعوث فرماتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا (رواه أبو داود رقم الحديث 4291:)

بے شک اللہ اس امت کے لیے ہر صدی کی ابتداء میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر سو سال بعد یعنی ہر صدی ہجری کے آغاز میں ایک باوقار، عظیم اور تجدید کی جملہ خوبیوں سے موصوف شخصیت ظاہر ہوتی ہے جو اللہ جل مجدہ کے دین کی تجدید فرماتی ہے۔اور دین اسلام کے عالمی سطح پرفکری وعملی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر پڑی تشکیک کی غبار کو زائل کرنے اور بحال کرنے کی لازوال اور دنگ کرنے والی کاوشیں بروئے کار لاتی ہے۔ جس سے احیائے دین ہوتا ہے اور عالم اسلام کو تقویت اورفکری وعلمی مضبوط کمک حاصل ہوتی ہے۔

جب ہم طلوع اسلام سے لے کر دور حاضر تک کی اسلامی تاریخ پر عمیقانہ اور محققانہ نظر دوڑاتے ہیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مختلف صدیوں میں مجددین تشریف لائے انہوں نے دین اسلامی کی مٹتی اقدار کی تجدید و احیاء فرما کر اس عظیم فریضہ حق کو ادا کرنے کی کما حقہ مساعی مبارکہ اور جھود شریفہ سرانجام دی ہیں ۔

اگر ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ما بعد زمانے پر طائرانہ نظر دوڑائیں تو ہمیں بآسانی علم ہو جاتا ہے کہ یہ وہ زمانہ تھا جس میں اسلام کی فتوحات دن رات وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہیں تھیں۔دین اسلام میں فوج در فوج لوگ شامل ہو رہے تھے یہ جزیرہ عرب کی حدود سے نکل کر ایشیاء اور دوسرے براعظموں تک تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا ۔ساتھ ساتھ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی تعلیمات کو لوگ یاد کرتے جارہے تھے اور اپنی اپنی استعداد و صلاحیت کے مطابق مصادر اسلام سے استفادہ کرتے۔لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ اسلامی احکام و شریعت کو ایک منظّم صورت میں پیش کیا جاتا ۔چنانچہ اس ضرورت اور تقاضا کو پورا کرنے کے لیے اللہ رب العزت نے جس ہستی کا انتخاب فرمایا وہ حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔

آپ نے صحابہ کرامؓ اور جلیل القدر تابعین سے اپنی جھولی کو علوم وفنون سے بھرا۔ تقویٰ و زہد ائمہ اہل بیت اطہار کے علاوہ کثیر جلیل القدر ہستیوں سے حاصل کیا۔ اور اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کے لیے میدان عمل میں آگئے ۔مسند تدریس وتعلیم پر فائز ہوئے اورآپ نے لاتعداد مجتھدین،آئمہ و فقہاء تیار کیے۔آپ نے عظیم الشان فقہی مذہب کی بنیاد رکھی۔دین کے احکام کو عبادات و معاملات کی صورت میں منظّم اور مرتب کیا۔چنانچہ آپ نے دور تابعین کے اس تقاضے کو پورا کیا۔اب قیامت تک یہ زمانہ دوبارہ نہیں دوہرایا جائے گا یہ معاملات،احوال اور ظروف دوبارہ جنم نہیں لیں گیا ور نہ ہی اس طرح کی کوئی دوسری شخصیت کی ضرورت پڑے گی جو تدوین فقہ کا کام کرے ۔

آپ نے وقت کے تقاضوں اور دینی ضروریات کو بتوفیق الٰہی پورا کرتے ہوئے احکام شریعت اسلامیہ کی ترتیب و تدوین کا فریضہ انجام دیا۔کیونکہ آپ کی حکمت وبصیرت کا کوئی مد مقابل اورہم پلہ نہ تھا۔چنانچہ آپ اس عظیم کارنامے کی بنیاد ڈالنے اور اسے سرانجام دینے کی وجہ سے امام اعظم کے لقب سے مشہورہوئے۔بعد ازاں جنھوں نے بھی فقہ کے میدان میں اپنی اپنی کاوش کی اس کی تدوین، اصول، قواعد اور باقی حوالوں سے جو جو خدمات سرانجام دیں وہ سب اپنے مرتبے اور رتبے کے لحاظ سے اہم تو تھیں لیکن تاریخ دوبارہ امام اعظم کوئی پیدا نہیں کرسکی۔اسی طرح فقہ و شریعت کی دنیا میں اب صرف و

صرف ایک ہی ہستی امام اعظم کہلائی ہے اور تا قیامت وہی امام اعظم رہے گی۔

اگر روحانیت و تصوف کی دنیا کو دیکھا جائے تو چھٹی صدی ہجری میں جب تصوف کی قدریں کمزور ہو رہیں تھیں اور اخلاق و سلوک کے پیروکاروں کے لیے ایک مضبوط مرکز کی ضرورت تھی اللہ رب العزت کے فضل و کرم کی بدولت وہ مرکز سرزمینِ بغداد پر قائم ہوا۔جس کے بانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپؒ حسنی و حسینی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔حضور نبی اکرمﷺ، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حسنین کریمین علیہما السلام کے فیوضات کریمہ سے فیض یافتہ تھے آپ نے روحانیت و طریقت کے باب میں مجاہدہ و تزکیہ کے مراحل سے گزرتے ہوئے فقید المثال مقام و مرتبہ حاصل کیا۔ بنا بریں آپ کو بارگاہ مصطفویﷺ سے اذن خاص عطا ہوا اور آپؒ روحانیت و طریقت کے سلاسل کے امام و مرجع کے شرف سے سرفراز ہوئے۔ بلکہ آپ سید الأولیاء اور سردار ی مقام و مرتبہ پر فائز ہوئے ۔ یہ وہ عظیم اذن عطا ہے جس کے ذریعے تمام روحانی مسالک اور اولیاء کو مراتب ولایت پر حضور شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے ذریعے فائز کیا جاتا ہے ۔ اس بنا پر آپؒ اپنے زمانے میں غوث اعظم کے لقب سے مشہور ہوئے۔کیونکہ طریقت ولایت کو تقسیم کرنے کے لیے جب ایک قطب ربانی اور ولی کامل کی ضرورت تھی تو اس وقت کے تقاضا کو جس ذات بابرکت نے پورا کیا وہ ذات حضور شیخ عبدا لقادر جیلانیؒ کی تھی۔ لہٰذا اب نہ کوئی ایسے ظروف اور احوال دوبارہ دہرائے جائیں گے اور نہ ہی یہ اذن خاص کسی دوسری ہستی کو عطا ہو سکے گا۔

اسی طرح اسلام کے تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے گزشتہ چودہ صدیوں میں مجددین رحمۃ اللہ علیہم تشریف لاتے رہے اور اپنے زمانہ کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق دین اسلام کی تجدید اور احیاء بتوفیق الٰہی فرماتے رہے۔ یاد رہے کہ ہر ابتدائی صدی میں مابعد صدی کی نسبت تجدید و احیاءِ دین کا دائرہ کار محدود، تقاضا اور ضرورت کم تھی لیکن پندرہویں صدی ہجری کی نسبت ان جملہ زمانوں میں تیز رفتار سفری سہولتیں بھی میسر نہ تھیں اور نہ ہی سائنسی ترقی و ایجادات عروج پر تھی اور نہ ہی دین اسلام کا زوال و انحطاط کلی جہات پر مشتمل تھا۔

پندرہویں صدی ہجری میں جب ہم دین کے کلی زوال و انحطاط کو دیکھتے ہیں تو ہمیں علم ہوتا ہے کہ اس ہمہ جہتی زوال کے خاتمے اور احیائے دین کے لیے کسی ہمہ جہت مجدد دین و ملت کی ضرورت درکار تھی۔جو زمانہ کے تغیرات سے بخوبی آگاہ ہو اور جدید علوم وفنون پر گہری نظر رکھتا ہو ۔ساتھ ساتھ سائنسی اور جدید ترقی سے استفادہ کرنے کا فقید المثال ملکہ بھی رکھتا ہو۔ اللہ رب العزت نے ان تمام اوصاف سے مزین حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی پر وقار اور باعمل ہستی کی صورت میں عالم اسلام کو اس نعمتِ اعلیٰ سے سر فراز فرمایا۔جو بیک وقت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی بصیرت وعلم کے وارث اور حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی وفکری میراث کے امین بھی ہیں۔مذکورہ بالا اوصاف کے تناظر میں اگر یہ کہا جائے کہ حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی ایک ہمہ جہت اور مجدد اعظم ہیں تو یہ بعید از قیاس نہیں ہوگا۔ذیل میں آپ کی شخصیت میں موجود کثیر تجدیدی خوبیوں میں سے چند ایک خوبیوں اور علامات کا مختصراً تذکرہ پیش نظر ہے۔

مجدد کی اہم علامتیں اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری:

ہر صدی ہجری میں ایک عظیم الشان اور عالی مرتبت ہستی کا مرتبہ تجدید پر فائز ہونا نصوص سے ثابت شدہ امر ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا :

إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا (رواه أبو داود رقم الحديث:4291)

بے شک اللہ اس امت کے لیے ہر صدی کی ابتداء میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے

اس کے دین کی تجدید کرے گا

سمعت أحمد بن حنبل يقول :يروى في الحديث النبي:

إن الله يَمُن على أهل دينه في رأس كل مئة سنةٍ برجلٍ من أهل بيتي يبين لهم أمر دينهم

اس حدیث مبارکہ پر حضرت شیخ الاسلام ابو اسماعیل الھروی اپنی کتاب میں تعلیقاً اپنے زمانے سے قبل مجددین کے ناموں کا تذکرہ فرماتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں:

واني نظرت في مئة سنة؛ فإذا هو رجل من آل رسول الله عمر بن عبد العزيز، واني نظرت في المئة الثانية فإذا هو محمد بن إدريس الشافعي .(ابو اسماعيل الهروى، ذم الكلام وأهله ،ج: 4،ص:268)

میں نے پہلی صدی ہجری میں اس حوالے سے دیکھا تو مجھے آل رسول کے چشم و چراغ حضرت عمر بن عبد العزیز مجدد نظر آئے۔اور جب دوسری صدی ہجری میں دیکھا تو مجھے حضرت محمد بن ادریس الشافعی مجدد نظر آئے۔

یاد رہے کہ مجددین کی پہچان اور شناخت ان کی ذات میں موجود اہم تجدیدی خوبیوں سے ہی ہوتی ہے کیونکہ شریعت اسلامی میں ان کے اسماء کا ذکر موجود نہیں ہے لہذا ابتدائے اسلام سے لے کر تاحال جتنے بھی مجدد تشریف لائے ہیں سب کی پہچان اور شناخت ان کی تجدیدی کاوشوں سے ہی ہوئی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔اہل اخلاص و محبت ان کے ساتھ پہلے بھی تعاون و محبت کرتے رہے اور قیامت تک کرتے رہے گے۔ذیل میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ذات میں موجود مجدد ہونے کی چند اہم علامتیں پیش کی جاتی ہیں۔

علم میں ثقاہت و پختگی ہونا:

ایک قابل تقلید شخصیت کے اہم پہلوؤں میں سے ایک پہلو علمی پختگی اور ثقاہت کا ہے جب تک کوئی شخصیت امت مسلمہ کو ہر گوشے میں رہنمائی نہیں فرما سکتی اس وقت تک وہ شخصیت اس معاشرے میں قابل قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی دین کی مٹتی ہوئی قدروں کا احیاء کرسکتی ہے۔اورعلم وہ عظیم ورثہ ہے جس سے اللہ رب العزت نے اپنے انبیاء کے سینوں کو منور فرمایا پھر انہیں اعلان توحید کا حکم دیا۔علم ہی وہ عظیم خوبی ہے جس سے اللہ رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا مرتبہ دیا بلکہ اللہ رب العزت نے تعلیم کو فریضہ نبوت میں سے شامل فرمایا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ. (البقرۃ،129:02)

اے ہمارے رب !ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے

چونکہ مجددین طریق نبوت پر چل رہے ہوتے ہیں اس لیے علم کے وصف سے مزین ہونا اشد ضروری ہوتا ہے۔اگر ہم اس تناظر میں حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی شخصیت کو دیکھیں تو اس بات کا ہمیں ہر طرف سے اقرار ملتا ہے کہ آپ کا علم مثلِ بحر ہے۔آپ کے دلائل و براہین قرآن و حدیث سے مستنبط ہوتے ہیں اور اس زمانے میں آپ طریق نبوت پر اپنی کاوشوں کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔بلاشبہ مجدد کی جو ایک علم کی خوبی ہے وہ آپ کی شخصیت میں کلیتًا موجود ہے

علم میں تفقہ کے بغیر دین کی بگڑی ہوئی اقدار اور قلب و باطن کے امراض کی تشخیص ناممکن ہے۔عصر حاضر میں حضرت شیخ الاسلام کی عملی پختگی اور خدمات کے اپنے بیگانے سب معترف ہیں۔بلاشبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری ہی مجدد قرن الخامس عشر ہیں۔

عمل صالح کا پیکر ہونا:

مجددِ وقت کا صالح و متقی ہونا ایک اہم وضروری شرط ہے بلاشک و شبہ دین اسلام نیک اعمال کو اپنانے اور

برے اعمال سے اجتناب کرنے کا حکم دیتا ہے۔برے اعمال و عادات کسی بھی انسان کی شخصیت و ذات میں نہ نکھار پیدا ہونے دیتے ہیں اور نہ ہی استقامت و مداومت اور بلند ہمتی جیسی خوبی آتی ہے۔ بلکہ ارتکاب منہیات و محرمات، برائی، سستی، کاہلی اور نافرمانی کا سبب بنتی ہے۔جبکہ اعمال صالحہ کرنے سے انسان کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے اور ان سے شخصیتِ انسان میں استقامت، مداومت اور بلند ہمتی جیسی لازوال خوبیاں رونما ہوتی ہیں۔اور وہ بڑے سے بڑے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کا جذبہ اور طاقت حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح شیطانی طاقتوں سے مقابلہ کرنے کے لیے انسان کی طبیعت میں صالحیت کا عنصر جتنا قوی و بالا ہوتا ہے اتنی ہی کامیابی و فتح زیادہ ہوتی ہے۔

تجدید دین کے لیے مجدد پر سب سے اہم ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ ہے کہ وہ برے اعمال و عادات اور ان کی فکر کا قلع قمع کرے اور نیکی و خیر کی طرف لوگوں کو راغب و متوجہ کرے اور ان کے اندر جستجوئے حق کی چنگاری لگائیں۔تو جب تک انسان خود صالحیت کے بلند مرتبے اور مقام پر فائز نہیں ہوگا اس وقت تک وہ تجدید کے فریضہ پر فائز ہونے کا اہل نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی دوسرے لوگوں کی اصلاح کرسکتا ہے۔اگر اس رو سے حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کی ذات مبارکہ کا جائزہ لیا جائے تو آپ صالحیت کے منارہ نور نظر آتے ہیں۔بچپن سے لے کر تاحال آپ کی زندگی اللہ کی فرمانبرداری آقا علیہ السلام کی محبت وعشق اور نیک اعمال کو خود اپنانے کے ساتھ ساتھ چہاردانگ عالم کے دین سے دور ہوئے لوگوں کو ایک عظیم الشان فکر ونظر عطا فرما رہے ہیں۔لوگوں کے من کی اجڑی بستیوں کو اعمال صالحہ کے نور سے روشن ومنور فرما رہے ہیں۔اور آپ اس خوبی سے متصف ہیں۔

حکمت و بصیرت کا اعلیٰ درجہ پانا:

حکمت و بصیرت مجدد دین کی امتیازی خوبی ہے اور یہ نبوت کے چہارگانہ فرائض میں سے ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ (البقرة،269:02)

جسے چاہتا ہے دانائی عطا فرما دیتا ہے، اور جسے (حکمت و) دانائی عطا کی گئی اسے بہت بڑی بھلائی نصیب ہوگئی، اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحبِ عقل و دانش ہیں۔

حکمت ایک ایسی نعمت ہے جو نہ صرف انسان کے لیے بھلائی کا سبب ہے بلکہ اگر یہ نعمت کسی ایک کو حاصل ہو جائے تو دوسرے لوگ بھی اس شخص سے بھلائی حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ رب العزت نے حکمت کو اپنے برگزیدہ بندوں میں تقسیم فرمایا تاکہ جمیع مخلوق اس سے فیض یاب ہو سکے۔قرآن حکیم حکمت کا سب سے بڑا خزانہ ہے، لیکن اس کے اندر حکمت کے موتی تلاش کرنے کے لیے غور و تدبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ عطائے خاص اللہ رب العزت نے مجدد دین و ملت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کو بھی عطا فرمائی ہے۔آپ نے فہم و تدبر کے ساتھ نہ صرف موجودہ مسائل کا قرآن و سنت سے حل پیش کیا بلکہ گہری بصیرت اور حکمت کا استعمال کر کے آئندہ آنے والے فتنوں کا بھی سدباب کرنے کی کوشش کی۔

اللہ و رسول سے والہانہ محبت و عشق ہونا:

اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت اور ذات رسول ﷺ میں فنائیت مجددین کی نمایاں صفات میں سے الگ صفت اور خوبی ہے۔اہلِ محبت کے ہاں یہ عام قاعدہ ہے کہ جس شے سے محبت ہو اسے اٹھتے بیٹھتے یاد کیا جاتا ہے۔ محبوب جس قدر صاحبِ عظمت و شان اور حسن و جمال کا پیکر ہوگا محبّ کی زبان پر اسی قدر اس کا ذکر کثرت سے آئے گا۔ جس بندے کو محبتِ الٰہی کی کیفیت نصیب ہو جائے اس کی دیوانگی اور اس کے جوشِ محبت کا عالم کیا ہوگا؟ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبین کے طرزِ طریق کو یوں بیان فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لله (البقرہ،165:02)

اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (ہر ایک سے بڑھ کر) اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

شدید اور اپنی محبت کے بارے میں اشد فرمایا۔ شدید کا معنیٰ ہے کہ سخت اور اشد کا معنیٰ سب سے زیادہ سخت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جن سے تمہارا دل چاہے، محبت کرو، شریعت منع نہیں کرتی، لیکن سب سے زیادہ محبت اللہ سے ہو، رسول اکرم ﷺ نے اللہ رب العزت سے دعا مانگی ہے فرمایا:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وأَهْلِي (جامع الترمذی رقم:3490)

اے اللہ !جتنا میں اپنی جان سے پیار کرتا ہوں میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں اپنی ذات کی محبت میرے دل میں اس سے بھی زیادہ ڈال دے۔اور جتنا مجھے اپنے گھر والوں سے پیار ہے اس سے زیادہ مجھے اپنی محبت عطا فرما۔

تجدید احیائے دین کا کام عشق ومحبت الٰہی میں محو ہو کر ہی سر انجام دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ مجددین کے دل عشق الٰہی اورعشق رسول سے لبریز رہتے ہیں ۔ کیونکہ اطاعت کے لیے محبت کا ہونا شرط ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آل عمرن،31:03)

(اے حبیب!) آپ فرما دیں :اگرتم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا۔

مجدد وقت حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کا دل نہ صرف عشق الٰہی اورعشق رسول ﷺ سے سرشار رہتا ہے بلکہ آپ نے محبت وعشق کی یہ چنگاڑی نوجوانوں کے دلوں میں روشن کی ہے۔آپ نے عشق رسول کی بجھتی ہوئی شمع کو ہر گھر میں فروزاں کیا۔حضور سے تعلق عشق کو بحال کرنے کے لیے میلاد النبی اور صلاۃ وسلام کا نہ صرف اہتمام فرمایا بلکہ اس مقصد کے لیے گوشہ درود کا قیام بھی عمل میں لائے۔

ایک سچے عاشق کو محبوب سے پیار ہوتا ہے بلکہ محبوب کی طرف جانے والے رستے بھی پیارے ہوتے ہیں کہ اس کا محبوب دوسرے سرے پر اس کا منتظر ہوتا ہے۔ دشواریوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سرمستی کے عالم میں قدموں کا بڑھتے چلے جانا اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ اس راہ کا مسافر منزل آشنا ہے اور سفر کی قدر وقیمت اور منزل کی عظمت سے آگاہ ہے۔

اخلاق حسنہ کا پیکر ہونا:

ایک حقیقی مجدد کی اہم اورعظیم نشانی و علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اخلاق انبیاء سے متصف ہو۔کیونکہ جہاں احیائے دین کے مختلف پہلو ہیں وہاں پر معاشرے میں رو بہ زوال اخلاقی اقدار بھی ہیں جن کی احیاء سنت انبیاء کی روشنی میں کرنا ضروری ہیں۔ انبیاء اعلیٰ اخلاقی محاسن سے مزین ہوتے ہیں اور جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشادفرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم،04:68)

اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)

چنانچہ ہر صدی میں مجددین نے نہ صرف اخلاقی اقدار کا احیاء کیا بلکہ خود اعلیٰ اخلاق کو اپنا کر امت محمدی ﷺ کے لیے مثال پیش کی اور اپنی زندگیوں کو اخلاق انبیاء کا عکس و آئینہ بنایا پھر معاشرے میں ان مٹتی ہوئی اقدار کو زندہ کرنے کی جدوجہد کی۔ ایسے ہی آج کے دور میں جب ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں آپ کی ذات اخلاق و آداب کا مرقع نظر آتی ہے۔ آپ کی امانت،دیانت،شرافت،نجابت اورعوام الناس کے ساتھ اچھا برتاؤ آپ کی شخصیت کے ایسے رخ ہیں جو ایک مجدد کے لیے لازم ہیں۔

فقر و استغناء کے مقام پر فائز ہونا:

مجددینِ دین و ملت کے امتیازی اوصاف میں سے ایک اہم وصف ان کا استغنا اور فقر وغیور ہے۔ وہ ناساز گار حالات میں بھی اصلاح وارشاد کا صبر آزما فریضہ سرانجام

دیتے رہے ہیں لیکن انہوں نے اپنا دامن کبھی حرص اور لالچ سے آلودہ نہ ہونے دیا۔ انہوں نے جو بھی خدمت دین انجام دی بلامعاوضہ انجام دی۔ انہوں نے دعوت وتبلیغ کو پیشہ نہیں بلکہ فریضہ سمجھ کر ادا کیا۔ اس لئے ان کی نظر لوگوں کی جیبوں پر نہیں ان کے دلوں پر ہوتی تھی چونکہ انہیں کسی سے کوئی دنیاوی مفاد اور غرض نہ ہوتی تھی اس لئے وہ کلمہ حق کہنے سے نہ لرزتے تھے، نہ گھبراتے تھے۔ مجددقرن الخامس عشر حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کی زندگی بے نیازی اور فقر و استغنا کا اعلیٰ نمونہ ہے۔آپ نے دین اسلام کی خدمت کے عوض میں کبھی کوئی چیز وصول نہ کی۔ اس معاملہ میں بڑی سے بڑی پیشکش کو بھی ٹھکرادیا۔آپ کے استغنا کا یہ عالم ہے کہ آپ نے اپنی لکھی ہوئی تصانیف کی قیمت بھی تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ آپ کے اسی بے غرض عمل کی اقبال کیا خوب ترجمانی کرتے ہیں:

جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے
حور و خیام سے گزر بادہ و جام سے گزر

بہادری وشجاعت کا مالک ہونا:

مجدد وقت کو اعلیٰ ہمتی اور بہادری وشجاعت کا پیکر ہونا لازمی ہوتا ہے جیسے اللہ رب العزت نے انبیاء علیہم السلام کو بہت سے اوصاف سے نوازاہے وہاں بہادری و شجاعت کا وصف بھی خوب عطا فرمایا ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرمﷺ کی شجاعت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ

(بخاری،رقم الحدیث5686)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین، سب سے بڑھ کر سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

ہر زمانہ میں اعدائے اسلام کے سامنے سینہ سپر ہونا اور کفر و باطل کے سامنے ڈٹ جانا مجدد وقت کے ایمان کا وصفِ خاص ہے۔کیونکہ تجدید دین کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے مجد دکا شجاع و بہادر ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس نے زمانہ کے فراعین سے ٹکرانا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنی جدوجہد کے بر سراقتدار طبقات کی اصلاح کا آغاز کیا تو ان کو بادشاہ وقت کی طرف سے جبر و استبداد کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ نے نہایت جوانمرادی اور بہادری سے مقابلہ کیا۔عصر حاضر میں اگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کی شخصیت کو دیکھا جائے تو آپ مشکل سے مشکل حالات میں بھی ثابت قدم رہے۔حتی کے دور حاضر کی فرعونی طاقتیں آپ کی جان کے درپے ہوئیں اور آپ کے لیے دشواری پیدا کرتی رہیں مگر آپ کوتجدیدواحیائے دین کے اس عظیم کام سے نہ روک سکیں۔آپ نے ترویج و اشاعتِ دین کے لیے ہرممکن قدم اٹھایا۔حکومتی معاملات ہوں یاعوامی حلقوں میں اصلاح کا معاملہ ہو آپ ہر سطح پر بلاتکلف لوگوں کو متنبہ کرتے رہتے ہیں اور ان کی جانب سے مزاحمت کو خاطر میں نہ لائے۔

نگہ بلند سخن دل نواز جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

مذکورہ بالا مختصر بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو اوصاف حمیدہ اور خوبیاں ایک مجدد کی ذات میں موجود ہونا چاہیں وہ تمام حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی ذات میں بدرجہ تام پائے جاتے ہیں اور جن صفات وعلامات کی بنا پر ایک مجدد کی شناخت ہوتی ہے وہ تمام بھی آپ کی ذات شریفہ میں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کی عالمی سطح پر بحالی دین کے لیے مساعی جلیلہ، فکری و اجتہادی کارنامے، صالحیت، توکل و استغنا اور اصلاح امت کے لیے لازوال کاوشیں بھی آپ کے مجدد القرن الخامس عشر ہونے پر دال ہیں۔

اللہ رب العزت آپ کا سایہ امت مرحومہ پر تا دیر رکھے اور آپ کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے اور ہمارے قلوب و اذہان کو آپ کے فیوضات مبارکہ سے لمحہ لمحہ مستفیض فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆☆☆☆

نِگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُرسوز

ڈاکٹر محمد طاہر القادری' ایک سماجی طبیب

نظریے کے بغیر زندگی انتشار اور جمود کا شکار ہوتی ہے

شیخ الاسلام نے صرف مسائل کی نشاندہی نہیں کی حل بھی دیا

ڈاکٹر فرخ سہیل

نگاہ بلند، سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

عصر حاضر میں ملت اسلامیہ پر ایک جمود طاری ہے اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے تہذیبی ورثے کے اہمیت سے بے خبر ہے۔ اس جمود کی ایک اور وجہ یہ تھی کہ امت مسلمہ اسلام کے دیئے ہوئے آفاقی و درخشندہ اصولوں کو فراموش کرچکی ہے جس کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر عملی زندگی کے میدان میں بہت پیچھے ہے اور ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں احساس کمتری کا شکار ہوچکی ہے کیونکہ وہ قومیں ہی جمود کا شکار ہوتی ہیں جن کے ہر عمل کے پیچھے کوئی محرک کارفرما نہ ہو اس کے علاوہ مغربی تہذیب کی چکا چوند نے امت مسلمہ کو اس کے آباء کے کارناموں پر ایک نظر ڈالنے سے بے بہرہ کر رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے سامنے کوئی بھرپور اور بامقصد نصب العین نہیں لیکن اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مردہ قوم میں نئی روح پھونکنا چاہے تو یہ اس کا بہت بڑا کرم ہے رحم ہے جو کہ رحمۃ للعالمین کے صدقے سے جاری و ساری ہے۔ ایسی نازک صورت حال میں ہمیشہ پروردگار اپنے بندوں میں نبض شناس اشخاص کو پیدا کرتا آیا ہے کہ جن کی باریک بین نظروں نے اپنے اپنے وقت کے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے قابل عمل اور قابل قدر اصول فراہم کیے۔ ان معاصر چیلنجز سے نپٹنے کے لیے اکسیر نسخے تجویز کیے۔ ایسی ہی ایک شخصیت ڈاکٹر علامہ محمد طاہرالقادری کی صورت میں ابھر کر سامنے آئی کہ جس کا نام معاصر علمائے دین میں امتیازی مقام کا حامل ہے۔

علامہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نہ صرف امت مسلمہ کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا بلکہ ان مسائل کے حل کے لیے قابل ستائش لائحہ عمل بھی پیش کیا۔ 9/11 کے خطرناک تاریخی واقعے کے بعد اسلام کو بین الاقوامی سطح پر دہشتگرد مذہب کے طور پر پیش کیا گیا اور مسلمان کو ایک انتہا پسند دہشت گرد گردانا جانے لگا۔ ڈاکٹر صاحب کی دور رس نگاہ نے اس خطرے کو قبل از وقت محسوس کرتے ہوئے دنیا کو بتایا کہ اسلامی تہذیب تصور اعتدال و توازن پر مبنی تہذیب ہے جس میں کسی بھی قسم کی انتہا پسندانہ سوچ کی کوئی جگہ نہیں اور یہ بھی باور کرایا کہ اسلامی تہذیب رواداری اور وسعت فکر و نظر کی حامل ہے اور اس سلسلے میں 2009ء میں آپ کے 33 اقساط پر مبنی لیکچرز ''اسلام دین امن و رحمت ہے'' کے عنوان سے ٹی وی پر نشر ہوئے۔

اس کے علاوہ تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے مختلف عملی مظاہرے نظر آئے جن میں اقامت دین کے امن پر مبنی تصور کے تحت بین المسالک ہم آہنگی اور رواداری کے فروغ کے لیے تحریک ملت جعفریہ سے مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا اور بین المذاہب فورم کی شکل میں Muslim Christian Dialouge Forum کا قیام عمل میں لایا گیا اور ان تمام ایکٹویٹیز کے پیچھے اسلام کے تصور

اعتدال و توازن کا محرک کار فرما تھا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے فتنہ دہشت گردی پر پانچ سو صفحات پر مشتمل تاریخی فتویٰ دیا جو کہ بین المذاہب ہم آہنگی اور مختلف معاشروں کے مابین وحدت کے فروغ کا بین ثبوت ہے اور عالمی سطح پر کی جانے والی ایک ایسی کاوش ہے کہ جس سے ڈاکٹر صاحب نے دہشت گردی کو فتنہ خوارج قرار دیا اور ثابت کیا کہ اگر کوئی مسلمان دہشت گردی کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور کہا کہ دہشت گردی ایک مذہبی کینسر کا نام ہے بلکہ اس کے مرتکب اشخاص کو قدیم برائی کا نیا روپ قرار دیا۔ اس کے علاوہ 2010ء میں امریکہ کے ایک انتہائی گھناؤنے جارحانہ اقدام قرآن جلاؤ ڈے کے خلاف ڈاکٹر صاحب نے صدائے احتجاج بلند کی اور امریکہ کے صدر بارک اوباما کے نام ایک خط ارسال کیا جس میں انہوں نے اس قرآن جلاؤ تحریک کو نہ صرف ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا باعث قرار دیا بلکہ اسے معاشرتی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور مذہبی رواداری کا خاتمہ قرار دیا جو کہ انسانیت کو ایک بار پھر صلیبی جنگوں کی طرف لانے کا باعث بن سکتی ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے احترام مذاہب کے حوالے سے UNO اور OIC سمیت پوری دنیا کے سربراہوں کو مراسلے جاری کیے جس میں گستاخانہ فلموں اور خاکوں کی اشاعت کے مسلسل عمل کو توہین ذوات مقدسہ قرار دیا اور باور کرایا کہ یہ کسی بھی مذہب کی توہین کا عمل Freedom of Expression نہیں ہے اور مختلف یورپی ممالک کو تجویز دیتے ہوئے احترام مذہب کی بنا پر مذاہب کی توہین کے امتناعی قوانین کی سفارش پیش کی آپ کے اس عملی احتجاج کی آواز عالمی ایوانوں میں بھی گونجی۔

ڈاکٹر صاحب نے بنیادی انسانی حقوق کو انسانی تہذیب کی شناخت قرار دیا جس کی بنا پر کوئی بھی ملک و قوم اعلیٰ قومی و تہذیبی اقدار کی حامل قرار پاتی ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے اسلام میں انسانی حقوق کے نام سے بہت جامع اور مدلل کتاب لکھی جس میں ہر طبقہ کے فرد کے انفرادی و اجتماعی حقوق کو مفصل انداز میں پیش کیا اس کے علاوہ شہری و ریاستی حقوق کی بھی مدلل وضاحت کرتے ہوئے تمام حقوق کا تقابل مغربی قوانین کے مطابق دیئے جانے والے حقوق سے بھی کیا اور یہ ثابت کیا کہ اسلامی تہذیب ہی دنیا کی وہ واحد تہذیب ہے جس میں انسانی حقوق کا تصور انوکھا نہیں ہے بلکہ یہ تو داعی اور معلم اعظم نے اسلام کی ابتدا میں ہی پیش کیا ان تمام حقوق پر عمل درآمد بھی ہوتا رہا۔ وہ ہادی و رہبر انسانیت حضرت محمد ﷺ ہی تھے جنہوں نے ایک غلام کو اپنے آقا کے مدمقابل لاکھڑا کیا اور ظلم و بربریت اور ناانصافی کی چکی میں پسی ہوئی محکوم و مظلوم عورت کو انسانیت کی صف میں اعلیٰ مقام عطا کیا۔ اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے غیر مسلموں کے حقوق کا بھی مفصل ذکر کیا ہے کہ اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے بھی بہت سے حقوق ہیں اور حاکم ریاست ان کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ اسی طرح گذشتہ 34 سالوں میں ڈاکٹر صاحب کی گرانقدر خدمات جاری ہیں اور آپ کے سینکڑوں لیکچر اور درجنوں کتابیں اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ انہوں نے اسلامی تہذیب کی اعلیٰ اقدار کی تعلیمات اور تنگ نظری وفرقہ واریت کے خلاف علمی و فکری میدان میں کس طرح جدوجہد کی۔

ڈاکٹر صاحب نے مسیحی مسلم مکالمہ کی ترویج و فروغ کے لیے عملی سطح پر کاوشیں جاری رکھی اور باہمی رواداری کے فروغ کو موثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے Peace and Humanity Conference کا اہتمام کیا جس میں دنیا کے پانچ بڑے مذاہب اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندومت اور سکھ مت کے علاوہ بدھ مت کے عالمی راہنماؤں، مذہبی سکالرز اور حقوق انسانی کی علمبردار تنظیموں کے ساتھ ساتھ عالمی امن کی خواہاں شخصیات کے علاوہ 11000 افراد نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کا ایجنڈا یہی تھا کہ عالمی امن کے قیام کے لیے مختلف تہذیبوں اور تقاضوں کا باہمی تعاون کس قدر ضروری ہے۔ جن میں عالمی عدل و مساوات کے فروغ کی شقوں پر مشتمل London Declaration کے نام سے 24 نکات پر مشتمل اعلامیہ بھی جاری کیا گیا اور بعد ازاں اس اعلامیے کو مختلف مقتدر اور موثر عالمی اداروں اور عالمی راہنماؤں کو ارسال کیا گیا۔

آپ کی عالمی امن کے لیے کی جانے والی ان کاوشوں میں ایک سعی International Conference on Religious Pluralism & World Peace کے نام سے نومبر 2017ء میں منہاج یونیورسٹی کے پلیٹ فارم سے منعقد ہوئی جس کا اولین مقصد عالمی سطح پر موجود انتہا پسندی اور دہشت گردی کے ماحول میں مختلف مذاہب و اقوام کے مابین خوشگوار تعلقات کے حوالے سے مشترکہ ملی و قومی اور تہذیبی مفادات کا حصول تھا تا کہ مختلف ثقافت وتمدن کے حامل افراد مشترک اصولوں کی بنا پر عالمی امن کے لیے راہیں ہموار کرسکیں۔

ڈاکٹر صاحب کی تمام دینی و اصلاحی خدمات کو ہر صاحب شعور انسان نے سراہا کیونکہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ڈاکٹر صاحب ایک متبحر عالم دین ہیں۔ آپ کی تمام تحاریر و تصانیف اور تقریر وتکلم آپ کی اعلیٰ مہارت اور ثقاہت علمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کے لیے کی جانے والی کاوشیں آپ کے اعلیٰ مقاصد کی نشاندہی کرتی ہیں۔ امت مسلمہ کے نوجوانوں کی بہتری و اصلاح کے لیے آپ ہر لمحہ خدمات سرانجام دیتے نظر آئے ملک و بیرون ملک بہت سی معاصر شخصیات نے آپ کی تربیتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے چند مقتدر شخصیات کے ڈاکٹر صاحب کے متعلق ادا کیے گئے بیانات کو پیش کیا جارہا ہے جیسا کہ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے کہا کہ

''ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اعلیٰ تعلیم یافتہ، درد مند، محبّ وطن پاکستانی ہیں انہوں نے پاکستان کو جمہوری اقدار کا حامل ایک باوقار ملک بنانے کے لیے کٹھن جدوجہد کی جانی و مالی قربانیاں دیں ڈاکٹر طاہرالقادری نے ہمیشہ امن، بھائی چارے اور تکریم انسانیت کے لیے عملی جدوجہد کی ہے''۔

علامہ راجہ ناصر عباس جو کہ مجلس وحدت المسلمین پاکستان کے سربراہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

''شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی اسلام اور پاکستان کے لیے خدمات تاریخ کا قابل فخر باب ہے۔ انہوں نے تن تنہا جرات و بہادری کے ساتھ اسلام کا پیغام امن پوری دنیا میں پھیلایا جسے زبردست پذیرائی ملی''۔

قمرالزماں کائرہ (صوبائی صدر پاکستان پیپلز پارٹی) ڈاکٹر صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''اللہ نے انہیں علم وعمل کی نعمتوں سے نوازا، انہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اسلام اور پاکستان کی سربلندی کے لیے صرف کیا انہوں نے بہتری کے حوالے سے امید کے چراغوں کو بجھنے نہیں دیا پوری دنیا کے نوجوانوں کو اسلام اور پاکستان کی فکری اساس سے جوڑا''۔

امیر جماعت اسلامی مولانا سراج الحق صاحب ڈاکٹر صاحب کی خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ

''پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری عالم اسلام کی پہچان اور بین الاقوامی شخصیت ہیں جو اتحاد امت، امن، بین المذاہب و بین المسالک رواداری اور فلاح انسانیت کے لیے کوشاں ہیں''۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جو کہ ممبر پنجاب اسمبلی (پی ٹی آئی) ہیں وہ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں فرماتی ہیں کہ

''اگر میں بطور ایک استاد، دینی راہنما اور سیاسی لیڈر ان کی شخصیت کا تجزیہ کروں تو ان کی شخصیت کا اہم پہلو سچائی اور دوسروں کے دکھ درد کو محسوس کرنا ہے جو تربیت آپ نے لوگوں کو دی وہ قائداعظم کا طریقہ تھا کہ نظم و ضبط، وقت کی پابندی اور ایک دوسرے کا احترام روا رکھا جائے جو شخص صاحب نظر ہونے کے ساتھ صاحب علوم بھی ہو اور اس کی دینی و دنیاوی علوم پہ گرفت اور نظریہ clear ہو وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے''۔

مختصر یہ کہ اسلامی تہذیب کے احیاء کے فکری و عملی پہلوؤں پر ڈاکٹر صاحب کی کوششیں جاری و ساری ہیں، جس کا بنیادی مقصد ملک و ملت کی راہنمائی کرتے ہوئے نوجوانان ملت کو اسلامی تہذیب کی مخالف فرقہ وارانہ سازشوں سے آگاہ کرنا ہے کیونکہ دور حاضر میں امت مسلمہ کو جن چیلنجز کا سامنا ہے ان کا شعور و ادراک پیدا کرنے کی بے حد ضرورت ہے تا کہ آنے والے وقت میں نوجوان نسل ان مسائل سے بخوبی نبردآزما ہوسکے۔ ☆☆☆☆☆

Irfan-ul-Hidayah A Project by
Minhaj-ul-Quran Women League

الهداية
Let's Explore the Understanding of the Quran

Happy 69th Birthday

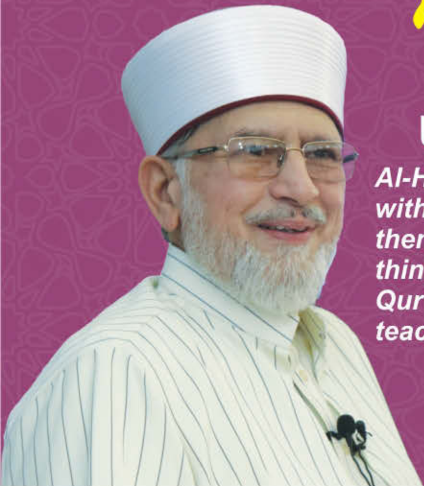

to the
Theorist, Educator, Orator &
Unanimous Authority on The Qur'an

Al-Hidayah is aimed at reviving the people's relationship with Holy Qur'an through recitation & inculcating in them the urge to establish a bond of meditation & deep thinking on the message & teachings of The Holy Qur'an.We are focused on promoting The Quranic teachings & culture in the society.

We with the core of soul and heart are thankful to our beloved Quaid for His matchless works for establishing the most explicit, profound & firm path of The Qur'an & Hadith for Ummat e Muslimah

@alhidayahpk
@alhidayahpk
0301-1429721

Team Al-Hidayah:
Kulsoom Tufail | Aneesa Fatima
Rubina Naz | Iqra Mubeen

مجددِ وقت، سفیرِ امن **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کو
69ویں سالگرہ کے موقع پر دل کی عمیق گہرائیوں سے
مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

آمنہ بتول (زونل ناظمہ) نورین علوی (صدر) عائشہ قادری (نائب صدر) صائمہ ایوب (نائب صدر)
ثمرین یسٰین (ناظمہ) نصرت رفیق (نائب ناظمہ) عفت علی (ضلعی ہیڈA) رضیہ شاہد (ضلعی ہیڈA)
رخسانہ میر (ضلعی ہیڈB) نورالصباء (ضلعی ہیڈB) فہنیقہ ندیم (ضلعی ہیڈD) آسیہ چوہدری (ضلعی ہیڈE)
روبینہ عباس، حفصہ عرفان (دعوت وتربیت) نعیمہ باسط (مالیات) فوزیہ زبیر (ممبرشپ)
فرح ناز، شمظہ لطیف (Eager's)

منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور

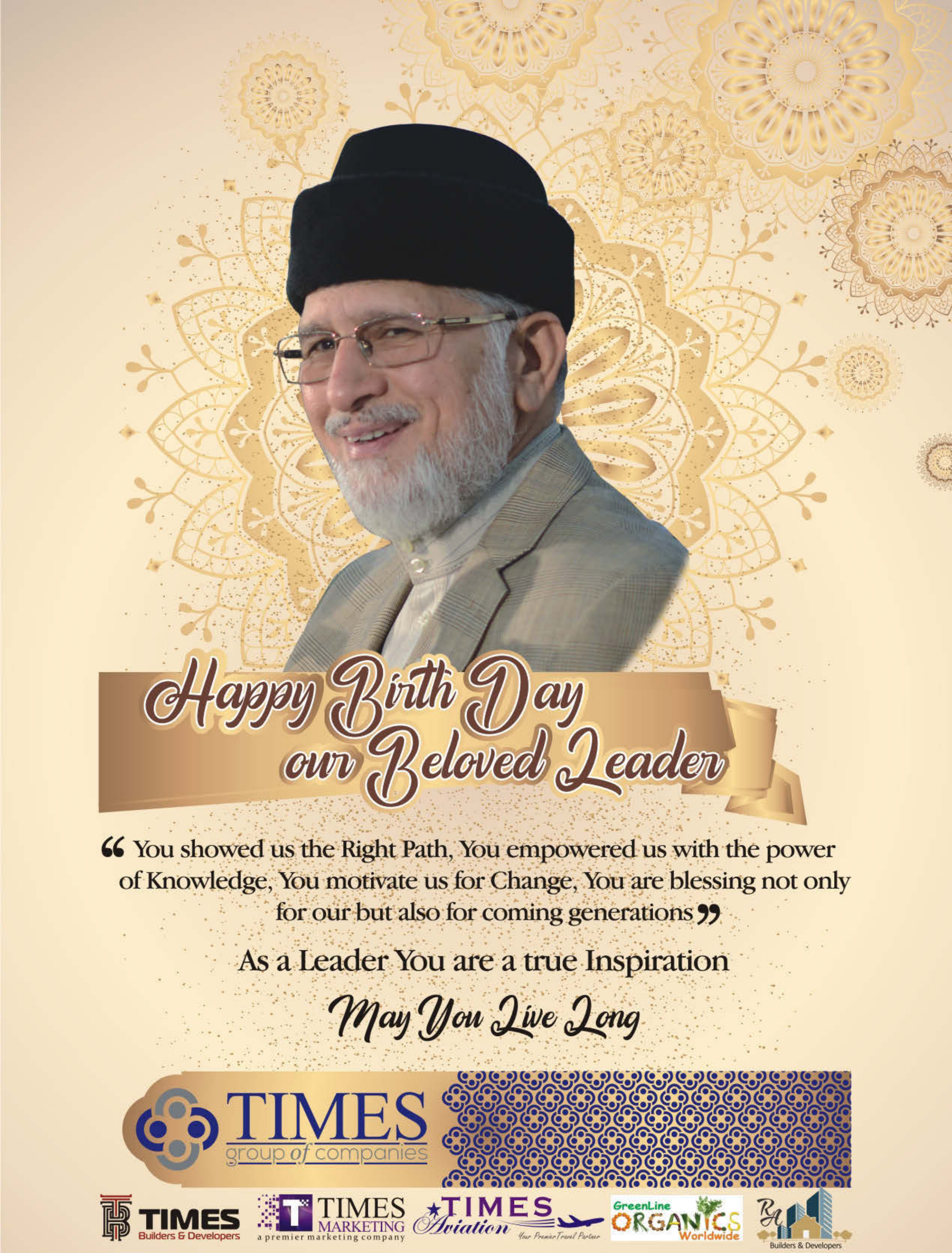
Happy Birth Day
our Beloved Leader
“You showed us the Right Path, You empowered us with the power of Knowledge, You motivate us for Change, You are blessing not only for our but also for coming generations”
As a Leader You are a true Inspiration
May You Live Long
TIMES
group of companies
TIMES
Builders & Developers
TIMES
MARKETING
a premier marketing company
TIMES
Aviation
GreenLine
ORGANICS
Worldwide
RA
Builders & Developers

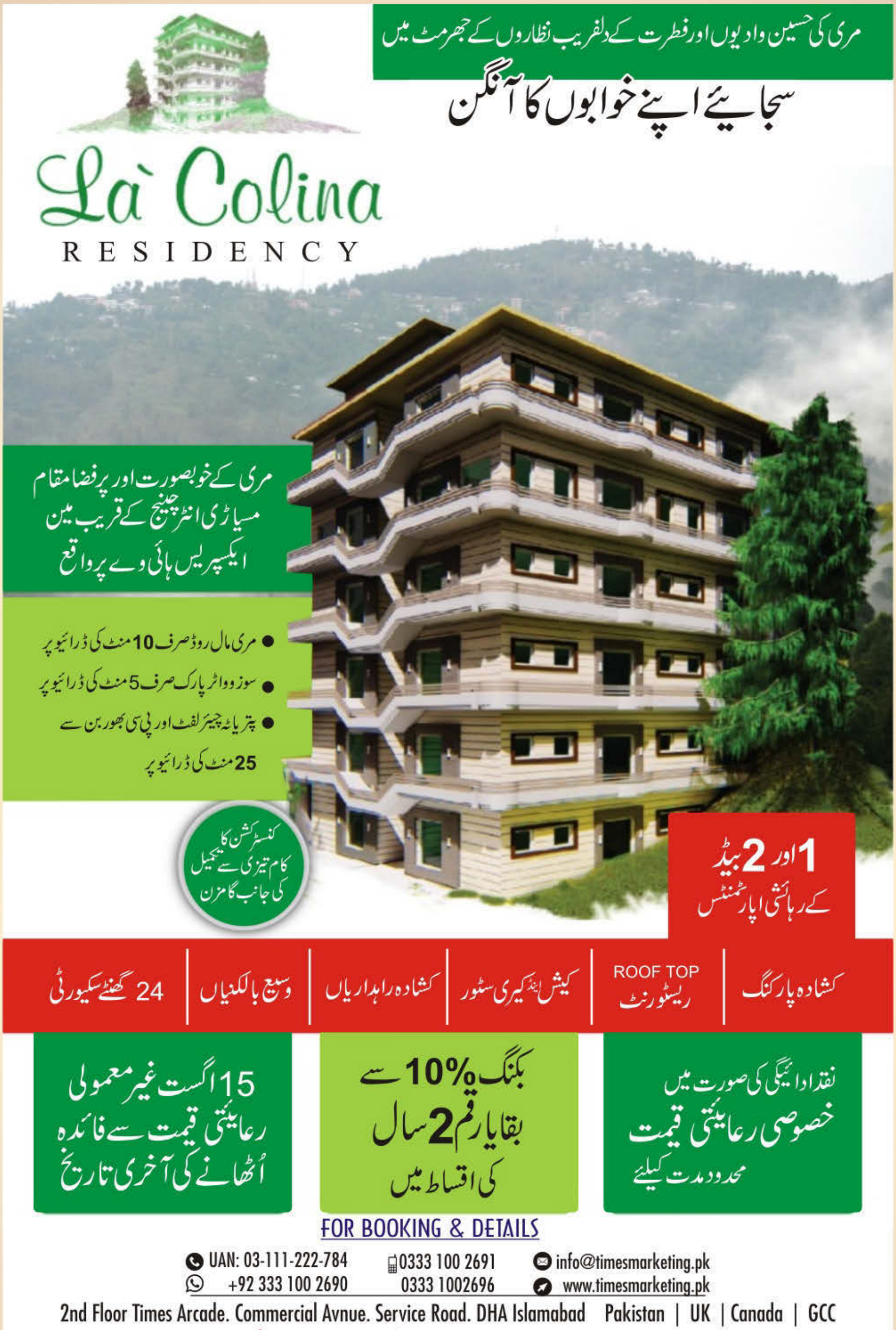

مجلّہ دختران اسلام میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے
اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

A Glimpse of Shaykh-ul-Islam's Year 2019

5 Books have been authored by Shaykh-ul-Islam on the life and teachings of Imam Abu Hanifa (R.A)

Renowned religious scholar Molana Tariq Jameel visited Shaykh-ul-Islam at his residence in Canada

Shaykh-ul-Islam addressed spiritual gatherings at annual Itikaf sessions held under MQI.

Minhaj Welfare Foundation (MWF) distributed relief packages in the earthquake affected areas in Pakistan

A Man of Manifold And Staggering Achievements.

Shaykh-ul-Islam was invited as a keynote speaker at the OIC summit to present a counter-narrative on terrorism in recognition of his services to eliminate terrorism.

Shaykh-ul-Islam addressed annual Al-Hidayah camp in UK

Launch of english version of Quranic Encyclopaedia in Manchester

Shaykh-ul-Islam spoke at the dinner gala organized by MWF in UK

تیری دولت شرافتیں تیری صدق تیرا صداقتیں تیری
کتنے خوش بخت ہیں یہاں جن کو ہیں میسر قیادتیں تیری

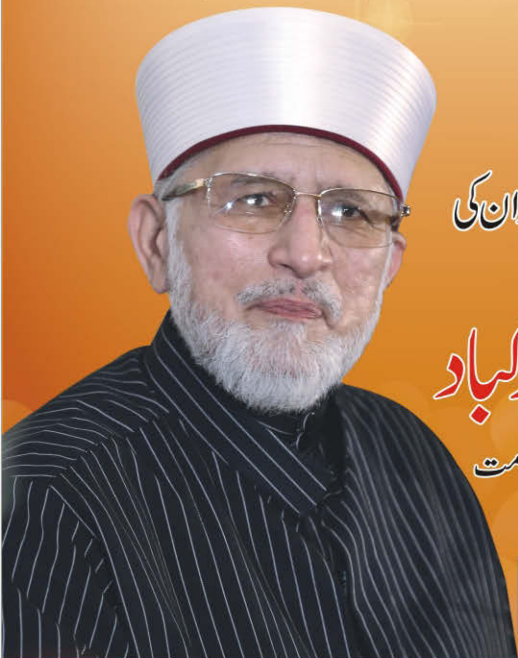

ہم اپنے عظیم رہبر اور محبوب قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی

کامیاب اور لازوال

69 سالہ زندگی پر صمیم قلب سے مبارکباد

پیش کرتی ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ شفقت تا قیامت
سلامت رکھے اور صحت دائمہ عطا فرمائے۔ آمین

منہاج القرآن ویمن لیگ چکوال

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

امن عالم حقوق انسانی، ملت اسلامیہ اور شعور و آگہی کے پیامبر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی

69 ویں یوم ولادت پر مبارکباد پیش کرتی ہیں

منہاج القرآن ویمن لیگ

تحصیل سرگودھا سٹی، سلانوالی، ساہیوال، شاہ پور، بھلوال، سرگودھا شرقی، ضلع سرگودھا

گھٹا ٹوپ اندھیروں میں اک ماہتاب ہو تم — علمی دنیا میں جو آیا ہے وہ انقلاب ہو تم

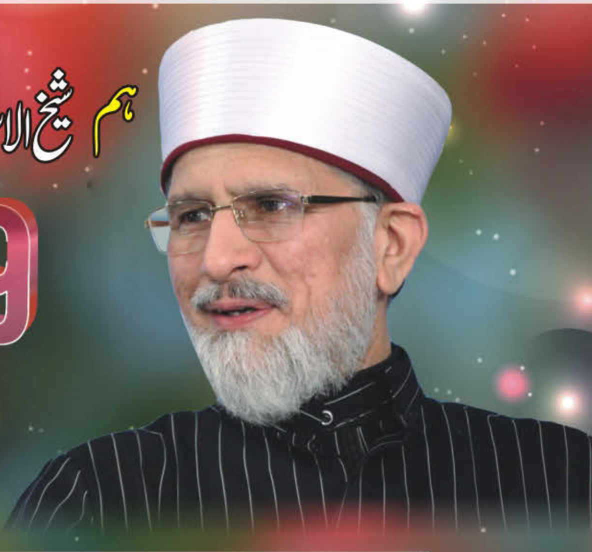

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی

69 ویں سالگرہ

پر نمایاں تعلیمی و تحقیقی کاوش پر

مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ اسلام گڑھ، آزاد کشمیر

ہم مجدد رواں صدی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو عالمگیر علمی، اصلاحی، فلاحی اور تجدیدی کام پر

69 ویں سالگرہ پر خراجِ تحسین

پیش کرتے ہیں

نجم الثاقب اینڈ فیملی، ناروے

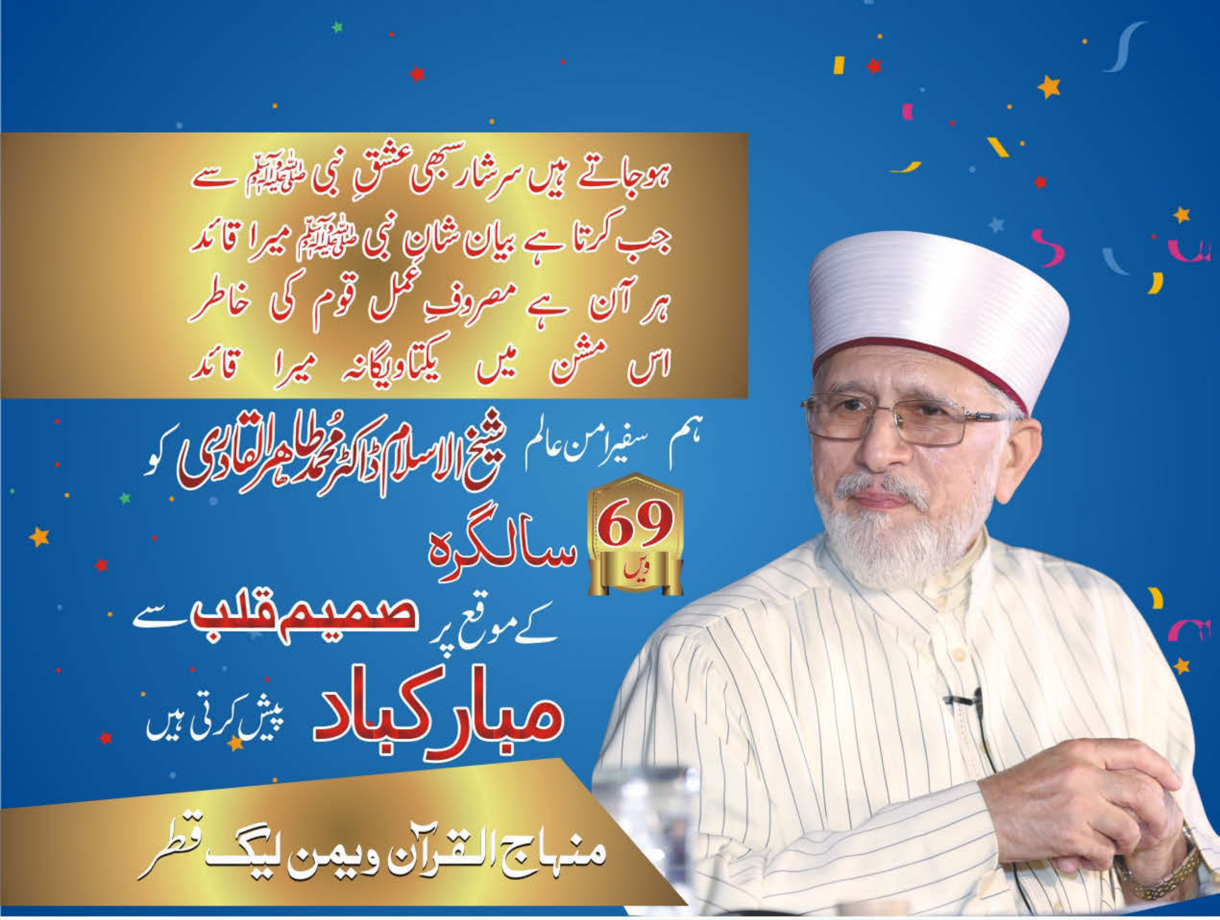
ہو جاتے ہیں سرشار سبھی عشقِ نبی ﷺ سے
جب کرتا ہے بیانِ شانِ نبی ﷺ میرا قائد
ہر آن ہے مصروفِ عمل قوم کی خاطر
اس مشن میں یکتا و یگانہ میرا قائد
ہم سفیرِ امن عالم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو
69 ویں
سالگرہ
کے موقع پر صمیم قلب سے
مبارکباد پیش کرتی ہیں
منہاج القرآن ویمن لیگ قطر

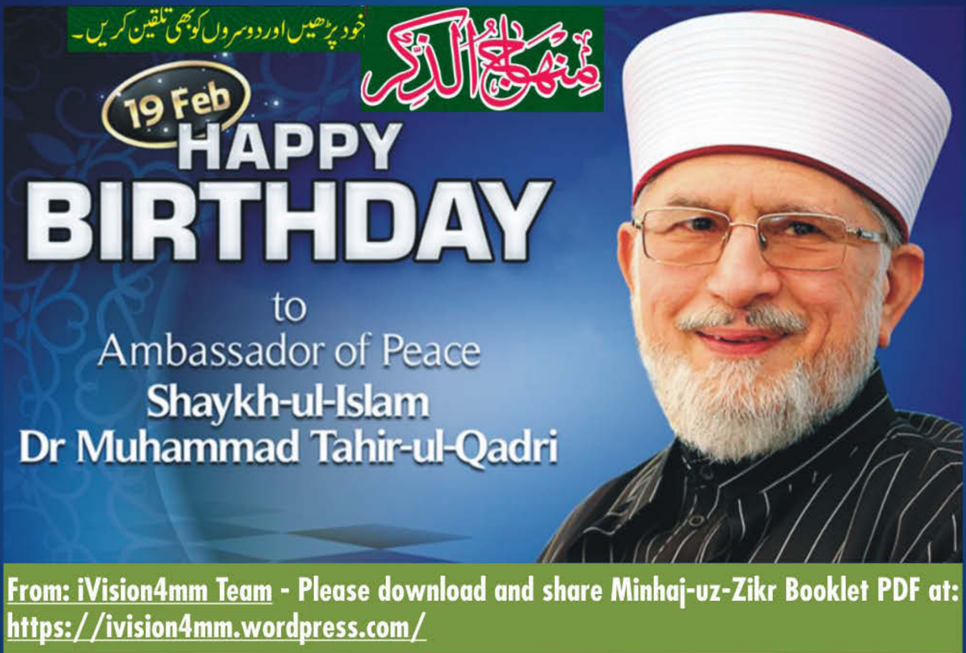
خود پڑھیں اور دوسروں کو بھی تلقین کریں۔
منہاج الذکر
19 Feb
HAPPY
BIRTHDAY
to
Ambassador of Peace
Shaykh-ul-Islam
Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri
From: iVision4mm Team - Please download and share Minhaj-uz-Zikr Booklet PDF at: https://ivision4mm.wordpress.com/

شیخ الاسلام کے پند و نصائح

امتِ محمدیہ کو فریضۂ دعوت کی انجام دہی کی وجہ سے دیگر اُمم پر فوقیت دی گئی

شیخ الاسلام فرماتے ہیں ''دعوتِ دینِ حق خالصتاً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی توفیق ہے''

راضیہ نوید

اللہ رب العزت نے انسانیت کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے حضرت آدم علیہ السلام سے سلسلہ نبوت کا آغاز فرمایا اور کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل کو دنیا میں مبعوث فرمایا تاکہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیا جاسکے۔ آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفی ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا لہٰذا تاقیامت سلسلہ نبوت ختم ہوگیا۔ اب وعدہ ایزدی کے مطابق امت مسلمہ میں اولیاء، صالحین، مجددین اور بزرگان دین کے ذریعے ہدایت اور رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا جائے گا مگر مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری امت محمدی ﷺ کو تفویض فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ . (آل عمران، ۳:۱۱۰)

''تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو''۔

بنیادی طور پر امت مسلمہ کو دیگر امم پر فوقیت اسی فریضہ دعوت کی انجام دہی کی وجہ سے دی گئی ہے کیونکہ یہ شیوہ پیغمبری ہے۔ عصر حاضر میں دعوت دین حق کا فریضہ منہاج القرآن انٹرنیشنل دنیا کے 90 سے زائد ممالک میں سرانجام دے رہی ہے۔ کوئی بھی دعوت اس وقت تک موثر ثابت نہیں ہوسکتی جب تک داعیان حق کی سیرت و کردار افراد معاشرہ سے بلند تر نہیں ہوتا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کا خاصہ ہے کہ انہوں نے دعوت دین کا فریضہ اس انداز میں سرانجام دیا کہ داعیان حق کا ایک ایسا طبقہ گروہ اور افراد تیار ہوگئے جو پوری دنیا میں اسلام کے پیغام امن و محبت کو پھیلانے میں اپنا کردار ادا کررہے ہیں۔

ذیل میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کے مختلف مواقع پر کیے گئے خطابات میں سے داعیان حق کو کی گئی پند و نصائح کو جمع کرنے کی کاوش کی گئی ہے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ''دعوت دین حق خالصتاً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی توفیق ہے۔ بہت سارے لوگ خیر کا کام کرنا چاہتے ہیں لیکن توفیق نصیب نہیں ہوتی لہٰذا جنہیں یہ نوکری نصیب ہوگئی وہ تکبر کی بجائے شکر کی عادات اپنائیں''۔

آپ مزید فرماتے ہیں کہ ''انسان دو چیزوں کا مرکب ہے ایک جسم اور دوسری روح۔ جسم مادی دنیا کے لوازمات کے ساتھ بنا ہے اور یہ مٹی، ہوا، پانی، آگ، گارے وغیرہ کا مرکب ہے۔ لہٰذا ان اشیاء کی تمام تر صفات اور کثافتیں انسانی جسم کا حصہ ہیں۔ دوسری چیز روح ہے جو

آپ فرماتے ہیں کہ صبر کا درجہ شکر سے زیادہ ہے کیونکہ شکر رب کی نعمتوں میں گم رکھتا ہے جبکہ صبر رب میں گم رکھتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کی محبت ٹھنڈے پانی کی طرح ہے جو جسم کے اندر محسوس ہوتی ہے۔ اگر یہ محبت محسوس نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ یہ محبت زبان تک محدود ہے ابھی عمل کا حصہ نہیں بنی لہذا اس محبت کی لذت محسوس کرنے کے لیے ہر وقت اپنے رب کے دھیان میں رہیں۔ مشکل آ بھی جائے تو سوچیں کہ ایک روز اس رب کا دیدار نصیب ہوگا۔

مالائے اعلیٰ سے آئی ہے۔ روح اللہ کے امر میں سے ہے اور نور کی طرح ایک لطیف جوہر ہے۔ لہذا جب انسان کو کارِ خیر کی توفیق نصیب ہوتی ہے تو روح کے ساتھ ساتھ جسم بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔ انسان بلند عزم، حوصلے اور ہمت کے ساتھ کام کا آغاز کرتا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جسم تھکاوٹ محسوس کرتا ہے اور عزم و حوصلہ میں بھی کمی آجاتی ہے۔ خلوص نیت کے ساتھ شروع کی گئی خدمت میں بھی دنیاوی خواہشات اور امیدیں در آتی ہیں اور انسان نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی خدمت کا صلہ طلب کرنے لگتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ”عزم و حوصلہ کو تھکن سے بچانے کے لیے روح کو طاقتور کرنا اور جسمانیت کو مغلوب کرنا نہایت ضروری ہے۔ انفرادی و اجتماعی اعمال ہوں تحریکی و تنظیمی اعمال یا نجی و معاشرتی اعمال ان سب کا دارو مدار نیت پر ہے۔ اعمال کی قبولیت کا انحصار اس پر نہیں ہے کہ کیا کیا؟ کتنا کیا؟ کتنی تیز رفتاری سے کیا؟ یہ بعد کے معاملات ہیں۔ اصل بنیاد نیت ہے لہذا تمام داعیانِ حق نیت کی خالصیت کے محافظ ہیں۔ آخرت کے سودے میں کبھی دنیا کو نہ آنے دیں، یہی نیت کی خالصیت ہے“۔ (8 دسمبر 2016ء)

دورانِ خطاب ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں کہ ”دنیا کی چار چیزوں میں خیر ہے، باقی سب بے کار ہے۔ چار چیزوں میں علم سے محبت سرفہرست ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو داعی، معلم، استاد یا عالم کا اعزاز بخشا ہے تو اپنے اندر فخر پیدا نہ ہونے دیں، فخر و نخوت کی بجائے عاجزی و انکساری، تواضع، اخلاق حسنہ اور صدق و اخلاص اختیار کریں۔ دنیا میں کسی کو اپنے سے کم تر اور نیچ تصور نہ کریں۔ اس دنیا میں کسی کو حکومت، اقتدار، مال، دولت اور دیگر وسائل کی وجہ سے عزت ملتی ہے جو عارضی ہے مگر داعیانِ حق کو عزت صرف خدمتِ دین اور صدق و اخلاص کی وجہ سے ملتی ہے جس پر اللہ کا شکر بجا لانا ضروری ہے“۔

آپ مزید فرماتے ہیں کہ ”داعیانِ حق کے انداز تبلیغ میں نرمی، اعتدال اور وسعت ہونی چاہئے۔ علمی مزاج میں وسعت ہو، کسی کو گالی مت دیں۔ اگر کوئی آپ پر کفر کا فتویٰ جڑ بھی دے تو اسے جواباً کافر مت کہیں۔ اپنا ظرف اتنا بلند رکھیں کہ ہر کوئی آپ کے پاس آسکے۔ گفتگو کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھیں“۔ (6 دسمبر 2016ء)

سالانہ مسنون اعتکاف کے موقع پر بالخصوص معتکفات سے مخاطب ہوکر نصیحت فرمائی کہ دین کا خلاصہ صرف اور صرف اخلاق حسنہ ہے حسن ادب، حسن سیرت، حسن کردار اور خوبصورت کردار ہی دین ہے لہذا داعیہ/ داعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے اخلاق کا رنگ چڑھا لے، دعوت حق کے راستے میں شکر اور صبر کا لباس پہنیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ صبر کا درجہ شکر سے زیادہ ہے کیونکہ شکر رب کی نعمتوں میں گم رکھتا ہے جبکہ صبر رب میں گم رکھتا ہے۔ دعوت کا ایک اصول بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اپنے وسائل اور مرتبہ میں برابر لوگوں کو مشن کی دعوت دیں اس سے دعوت نتیجہ خیز ثابت ہوگی۔ زیادہ وسائل رکھنے والی خواتین اسی لحاظ سے اونچے طبقے کی خواتین تک مشن کا پیغام پہنچائیں، علمی اعتبار سے اعلیٰ ساخت رکھنے والی خواتین اپنے جیسی خواتین تک دعوت پہنچائیں تاکہ معاشرے کے Complexes سے بھی بچا جاسکے اور دعوتی نتائج بھی حاصل کیے جاسکیں۔ (20 جون 2017ء)

بلوچستان سے تشریف لانے والے علماء کرام کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ ”انسان ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھ کر دونوں جہانوں کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا

بیٹے اور بیٹیاں اپنے اندر تقویٰ، اخلاقی اقدار، روحانی اقدار اور انسانی اقدار پیدا کریں۔ آپ کی زندگیوں اور تعلیم سے امن، میانہ روی، محبت، برداشت اور اخلاق حسنہ کی خوشبو معاشرے میں بکھرنی چاہیے۔

فیصلہ ہے کہ وہ کسی کو دنیا میں زیادہ خوشحالی عطا فرمائے، کسی کو آخرت میں عطا فرمائے اور کسی کو دنیا و آخرت دونوں میں۔ داعیان حق کو دعوت دین کی خدمت کی صورت میں آخرت میں زیادہ حصہ ملتا ہے۔ لہذا ضروری نہیں کہ دنیاوی طور پر بھی آسودگی ہو۔ اللہ تعالیٰ داعیان حق کو آخرت میں اعلیٰ درجات دینے کے لیے چن لیتا ہے۔ لہذا وہ اہل اجابت ہوجاتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ اہل انابت۔

داعیان حق کو مخاطب کرتے ہوئے شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ بڑی چیز حاصل کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے۔ جتنا زیادہ دیں اتنا بہتر سودا ملے گا۔ لہذا اگر خدمت دین کے لیے چناؤ ہوگیا تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے لیے چن لیا اور اس بڑھ کر کوئی اور اعزاز نہیں ہوسکتا۔ یعنی آخرت کا سودا خریدنے کے لیے دنیا میں کچھ دینا پڑے گا دنیاوی لالچ سے پاک ہوکر فقط اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی اور رضا جوئی کو متاع جاں بنانا ہوگا۔

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کی محبت ٹھنڈے پانی کی طرح ہے جو جسم کے اندر محسوس ہوتی ہے۔ اگر یہ محبت محسوس نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ یہ محبت زبان تک محدود ہے ابھی عمل کا حصہ نہیں بنی لہذا اس محبت کی لذت محسوس کرنے کے لیے ہر وقت اپنے رب کے دھیان میں رہیں۔ مشکل آ بھی جائے تو سوچیں کہ ایک روز اس رب کا دیدار نصیب ہوگا۔ (25 جنوری 2018ء)

ایک موقع پر شیخ الاسلام دعوت حق دینے والے نوجوان بیٹوں اور بیٹیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بیٹے اور بیٹیاں اپنے اندر تقویٰ، اخلاقی اقدار، روحانی اقدار اور انسانی اقدار پیدا کریں۔ آپ کی زندگیوں اور تعلیم سے امن، میانہ روی، محبت، برداشت اور اخلاق حسنہ کی خوشبو معاشرے میں بکھرنی چاہیے۔ نفرت میں بدبو ہوتی ہے لہذا تنگ دل نہ ہوں، محبت والے بنیں، نفرت والے نہ بنیں، نرم بنیں، سخت نہ بنیں، باکردار بنیں، بے کردار نہ بنیں۔ (8 دسمبر 2018ء)

انڈیا کے دورے کے دوران داعیان حق کو نصیحت کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ لوگو! غفلت کو چھوڑ دو، غفلت کا لبادہ اتار کر پھینک دو، راتوں کو جاگنا سیکھو، مصلے سے دوستی بناؤ، بستر سے کٹو، اللہ کو پکارو، رات کے پچھلے پہر مناجات کرو، جو لوگ مناجات کرتے ہیں رب ان سے ملاقات کرتا ہے۔ آپ ریاضت کریں، روزے رکھیں، تہجد پڑھیں، عشق کے چراغ روشن کریں، نفس دل کو حرص سے پاک کریں، دنیا اور پیسے کی حرص پر لعنت بھیجیں اور اس کی جڑ کو کاٹ دیں۔ تکبر کا حرص، بڑائی کا حرص، ناموری کا حرص، شہرت کا حرص، مالداری کا حرص، یہ سارے حرص ہمارے دشمن، ناگ اور سانپ ہیں جو ہمیں کھا گئے۔ جب ان حرصوں کی جڑ کٹے گی تو دل صاف ہوگا۔ ادھر سے دل کٹے گا تو تب اللہ کے ساتھ جڑے گا۔ (12 مارچ 2012ء)

الغرض شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ نے داعیان حق کے لیے ایسا لائحہ عمل اور پند و نصائح عطا فرمائے ہیں کہ اگر ان پر عمل پیرا ہوا جائے تو دعوت دین کو موثر اور نتیجہ خیز بنایا جاسکتا ہے اور سالوں پر محیط سفر جلد طے ہوسکتا ہے۔ بقول شاعر

یہ سارے خداؤں سے بیزار بندے
فقط ایک تیرے پرستار بندے
یہ سود و زیاں کے تصور سے بالا
یہ تیری محبت سے سرشار بندے
اٹھتے ہیں کہ قائم کریں دین حق کو
تری نفرتوں کے طلب گار بندے

☆☆☆☆☆

جب بھی دیکھا اک عالمِ نو دیکھا.....سلسلہ طے نہ ہو سکا تیری شناسائی کا

آپ شریعت و طریقت میں منفرد، مجدد، محقق اور مبلغ ہیں

فصاحت و بلاغت سے بھرپور گفتگو آپ کے خطاب کا حُسن ہے

شیخ الاسلام نے نوجوان نسل کی جبینوں کو سجدوں کی لذت سے آشنا کیا

طیبہ کوثر ریسرچ اسکالر FMRi

یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ اس خطۂ ارض پر اگر طائرانہ نظر دوڑائی جائے تو ماضی قریب میں ایسی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ فردِ واحد نے اپنی فہم و فراست اور جُہدِ مسلسل سے فکری و نظریاتی، تعلیمی و تحقیقی، اخلاق و روحانی، سماجی و اقتصادی ہر سطح پر نہ صرف ملتِ اسلامیہ بلکہ پوری انسانیت کے لیے مختصر وقت میں اتنی بے مثال اور ان گنت خدمات سرانجام دی ہوں، بلاشبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہی وہ کثیر الاوصاف شخصیت ہیں جو ہمہ وقت تمام میادین میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے نظر آتے ہیں۔

شیخ الاسلام عہدِ نو میں ملتِ اسلامیہ کے تابندہ و روشن مستقبل کی نوید ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن و حدیث اور فیضانِ محمدی ﷺ کا ایسا نور عطا فرمایا ہے، جس سے پورا عالم اسلام منور اور فیضیاب ہو رہا ہے۔ آپ نہ صرف ارتقائے نسلِ انسانی کی راہیں متعین کر رہے ہیں بلکہ ان راہوں پر افکار و نظریات کے چراغ جلا کر ذہنوں کی تہذیب اور روحوں کی تطہیر کا فریضہ بھی بخوبی نبھا رہے ہیں۔ آپ کی شخصیت کے بارے میں بے ساختہ زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں:

جب بھی دیکھا اک عالم نو دیکھا
سلسلہ طے نہ ہو سکا تیری شناسائی کا

شیخ الاسلام کثیر الجہت شخصیت ہیں۔ آپ کی ذات آفتاب کی مانند ہے جو ہر لمحہ اپنی مختلف جہات کے اعتبار سے لوگوں کو مستنیر کر رہی ہے۔ آپ کی شخصیت کا ایک اہم پہلو بے نظیر و بے مثال خطیب اور مقرر ہونا ہے۔ خدائے قدوس نے اس دورِ پُرفتن میں آپ کو حسنِ بیان کی وہ صلاحیتیں عطا کی ہیں کہ جن کی بدولت اک نئے عہدِ خطابت نے جنم لیا ہے۔

شیخ الاسلام کی خطابت کا شہرہ آسٹریلیا و جاپان سے لے کر امریکہ و کینیڈا تک وسیع ہے۔ آپ نے تاریک راہوں میں چراغ جلانے کی رسم کو زندہ کیا ہے۔ آپ کا عہدِ خطابت نصف صدی پر محیط ہے۔ فصاحت و بلاغت سے بھرپور گفتگو آپ کے خطاب کا حسن ہے۔ آپ علم و عرفان کے گوہر لٹاتے اپنی سحر بیانی اور تقریر کی روانی سے دلوں میں اتر جاتے ہیں۔ آپ شریعت و طریقت میں اک نئی دنیا کے خطیب ہونے کی حیثیت سے انفرادی مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی دلکش اور سحر انگیز آواز سے سامعین کا جمِ غفیر سردیوں کی یخ بستہ رات کے سناٹے اور گرمیوں کی تپتی دوپہر میں بھی دنیا و مافیہا سے بے نیاز، بے خود اور مسحور ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام ایسے عظیم مقرر ہیں جو کسی خاص موضوع پر ہی نہیں بلکہ عصرِ حاضر کو درپیش گوناگوں مسائل و موضوعات پر مدلل گفتگو کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔ آپ کا یہ خاصہ ہے کہ آپ نے نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونِ ملک خصوصاً یورپی ممالک میں اِسلام کے مذہبی و سیاسی، روحانی و اَخلاقی، قانونی و تاریخی، معاشی و اِقتصادی، معاشرتی و سماجی پہلوؤں پر

ہزارہا فکر انگیز لیکچرز دیے۔ جن کی بدولت نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی سطح پر آپ کو وہ مقام حاصل ہے کہ آپ کا نام خود آپ کی ایک پہچان اور ایک حوالہ بن گیا ہے۔

شیخ الاسلام کے لہجہ کی لطافت نے آپ کو نامور مقررین کی فہرست میں بلند مقام سے آشنا کیا ہے۔ دلکش اسلوبِ بیان، بلا کی شائستگی، ادب کی چاشنی، متنوع طرزِ استدلال اور خوبصورت الفاظ پر مشتمل آپ کی گفتگو کا ایک ایک حرف ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے سند مانا جاتا ہے۔ گویا آپ خطابت کے افق پر صبح خنداں کا اجالا ہیں۔

شیخ الاسلام کا اظہارِ کلام کسی مخصوص زبان کا مقید نہیں بلکہ مادری، قومی اور بین الاقوامی زبانوں میں آپ کا کلام فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے۔ آپ زندگی کے ہر شعبہ کے حوالے سے اظہارِ خیال کے لیے ذخیرہ الفاظ اور واضح فکر رکھتے ہیں۔ آپ نہ صرف خطابات میں بلکہ نجی سطح پر بھی گفتگو کرتے ہوئے الفاظ کے انتخاب اور ادائیگی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ دلائل اور تحقیق سے مزین آپ کی گفتگو ہر سطح کے سامعین کے دل و دماغ کے شکوک و شبہات کو دور کرتی اور یقین کا نور عطا کرتی ہے۔ سامعین کو سمجھانے کے لیے آپ تشبیہات، اشارات و کنایات، شروحات اور تمثیلات کا ایک ایسا حسین انداز اپناتے ہیں کہ ان کا علمی اور ذہنی معیار چاہے کسی سطح کا بھی ہو، دقیق سے دقیق نکات بھی ان کی سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ عامۃ الناس نے آپ کے فصیح و بلیغ انداز سے بہت کچھ سیکھا ہے اور ان کی فکر ونظر کے پیمانے بدل چکے ہیں۔ آپ کی گفتگو سے استفادہ کرتے ہوئے شرق تا غرب ہزارہا نوجوان اعلیٰ پائے کے خطیب بنے ہیں۔

شیخ الاسلام امنِ عالم کے پیامبر اور وسیع القلب مسلم اسکالر ہیں۔ آپ بلاتمیز رنگ ونسل پوری انسانیت کو اپنے سایۂ عاطفت میں سمیٹنے کے لیے مائل بہ عطا رہتے ہیں۔ آپ کی شخصیت ہر ایک مسلک کے لیے وسیع ظرف رکھتی ہے۔ عقائد اور فقہی مسلک میں اپنی خاص شناخت رکھنے کے باوجود کسی کو کافر ومشرک نہیں کہتے۔ آپ کے افکار میں اسلام کا وہ حقیقی تصور موجود ہے جو لاکھوں غیر مسلموں کو مسلمانوں کے

آپ کا کلام فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے۔ آپ زندگی کے ہر شعبہ کے حوالے سے اظہارِ خیال کے لیے ذخیرہ الفاظ اور واضح فکر رکھتے ہیں۔ آپ نہ صرف خطابات میں بلکہ نجی سطح پر بھی گفتگو کرتے ہوئے الفاظ کے انتخاب اور ادائیگی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

ساتھ ایک پلیٹ فارم پر لاکھڑا کرتا ہے۔ آپ کے قرآن و حدیث کے نورانی دلائل سے آراستہ دل کشا کلام اور مؤثر اسلوب اظہار میں اللہ تعالیٰ نے وہ تاثیر رکھ دی ہے کہ بہت سے غیر مسلم متاثر ہو کر مسلمان ہو چکے ہیں۔

شیخ الاسلام ایسے عدیم النظیر خطیب ہیں جو بلا معاوضہ عرق ریزی اور دلجمعی کے ساتھ پوری دنیا میں دینِ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ قرآن کو سائنسی دلائل کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ سائنسدان انگشت بدنداں ہو جاتے ہیں۔ سود سے پاک بینکاری کا ایسا نظام العمل پیش کرتے ہیں کہ بڑے سے بڑے معیشت دان بھی حیران رہ جاتے ہیں۔ روحانیت کے موضوع پر بات کرتے ہوئے نفس و روح کے مقام اور درجات کو سمجھنے کے لیے ایسا زینہ فراہم کرتے ہیں کہ سامع قربِ الٰہی کے سفر کو اس طرح سمجھ جاتا ہے کہ گویا وہ اسی منزل کا راہی ہے۔ روحانی اجتماعات میں ایک عالم کو براہِ راست اپنی صحبت سے بہرہ ور کرتے ہوئے قلوب و اذہان کی میل کچیل دور کرتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں گریہ و زاری کے کلمات اور خشوع و خضوع کے لہجے میں مانگی گئی دعاؤں، التجاؤں کے ذریعے لاکھوں لوگوں کے من کی دنیا نورِ ایمان سے روشن کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام امتِ مسلمہ کے تن اور من کی دنیا سنوارنے کے لیے اپنی سنگت سے محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ میں رونے والی آنکھوں، سوز و گداز سے معمور قلوب و اذہان کی نعمتِ عظمیٰ سے اس طرح مالا مال کرتے ہیں کہ ان کی پژمردہ

شیخ الاسلام کی 69ویں سالگرہ کے موقع پر بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مردِ قلندر کی تمام کاوشوں کو مزید فروغ و ارتقاء عطا فرمائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے آپ کا سایہ امتِ مسلمہ کے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے تا کہ امتِ مسلمہ آپ کے علمی وفکری سرمایہ سے روشنی حاصل کرتی ہوئی اوجِ ثریا کی بلندیوں پر دوبارہ متمکن ہو سکے اور ہمیں بطورِ کارکنان فکر قائد کے سائے اور معیت میں عملی جد و جہد پر استقامت عطا فرمائے

روحیں سرورِ سرمدی سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔ ان کی طبیعتیں اک عجیب سا انبساط اور سرور محسوس کرتی ہیں۔ انہیں اپنی رگوں میں خون دوڑتا اور دل کے بند کواڑ کھلتے محسوس ہوتے ہیں۔ موقع محل کی مناسبت سے جب آپ آیات یا اشعار کو مخصوص مترنم آواز میں پڑھتے ہیں تو سامعین کی طبیعتیں وجد محسوس کرتی ہیں۔ آپ کی گفتگو اتنی پُر تاثیر ہوتی ہے کہ سجدوں کی لذت سے ناآشنا نوجوان نسل کی جبینیں آپ کی صحبت کی وجہ سے سجدوں کی لذت سے مالا مال ہو کر رشکِ ملائک بن جاتی ہیں۔ آپ اپنے جوشِ بیان سے نوجوان نسل کے مردہ دلوں کو حیاتِ نو بخش کر انہیں خدا اور مصطفی ﷺ کے عشق سے مزین کرتے ہیں۔

یورپ میں مقیم دینی اقدار سے دور مسلمان کمیونٹی کے نہاں خانوں میں آپ کی صدائے بازگشت سے ہزاروں لوگوں کی سوچ، فکر اور زندگیاں بدل چکی ہیں۔ سجدوں سے عاری ان کی جبینوں کو آہِ سحر گاہی سے آشنائی ملی ہے۔ عشقِ الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ ان کے ایمان کا خمیر بن گیا ہے۔ ان کی آنکھیں گنبدِ خضریٰ کے مکین کی یاد میں اشکبار دکھائی دیتی ہے۔ ان کے چہروں پر عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی بہاریں نور بکھیرتی نظر آتی ہیں۔ ان کی نسلوں کی اٹھتی جوانی میں حیا کا رنگ دیکھنے کو ملتا ہے۔

شیخ الاسلام نہ صرف مذہبی حوالے سے وسیع سوچ کے حامل ہیں بلکہ سیاسی حوالے سے بھی آپ کا لہجہ مضبوط چٹان کی مانند ہے۔ آپ فرعونی اقتدار کے ورثاء کے ظلم وستم، استکبار و استکراہ اور استبدادی طرزِ حکومت کے سامنے اقبال کے فولادی مومن کی عملی تصویر کا پیکر ہیں۔ آپ کو ہر قسم کی مصلحتوں سے پاک کلمۂ حق کہنے اور افہام وتفہیم سے مسائل کو حل کرنے کا ملکہ حاصل ہے۔ آپ اپنی شعلہ جوانیوں سے سیاست کے فرعونوں کو للکارتے ہوئے قومی وملی غیرت وحمیت کے جذبات اس طرح زندہ کرتے ہیں کہ پوری قوم اپنی عظمتِ رفتہ کی بازیابی اور مصطفوی نظام کو بپا کرنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور اخلاص وللّٰہیت کا مظاہرہ کرتی ہوئی ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے آمادہ ہو جاتی ہے۔

المختصر شیخ الاسلام بطورِ خطیب قدرت کا وہ عطیہ ہیں کہ جن کی گفتگو سے عوام و خواص یکساں بہرہ مند ہو رہے ہیں۔ آپ کی خطابت اور شیریں کلام کی اثر آفرینی سامعین کے اذہان وقلوب میں کرشماتی طور پر منتقل ہو رہی ہے۔ آپ کی زندگی میں ہر رنگ کا فیض جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ کی ولولہ انگیز زندگی کو جس جہت سے بھی دیکھا جائے، وہ ایک نئی سج دھج سے نظر آتی ہے۔ بقول شاعر:

ہر حال میں ہر دور میں تابندہ رہوں گا
میں زندہ جاوید ہوں پائندہ رہوں گا
تاریخ میرے نام کی کرے گی تعظیم
تاریخ کے اوراق میں آئندہ رہوں گا

شیخ الاسلام کی 69ویں سالگرہ کے موقع پر بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مردِ قلندر کی تمام کاوشوں کو مزید فروغ و ارتقاء عطا فرمائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے آپ کا سایہ امتِ مسلمہ کے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے تا کہ امتِ مسلمہ آپ کے علمی وفکری سرمایہ سے روشنی حاصل کرتی ہوئی اوجِ ثریا کی بلندیوں پر دوبارہ متمکن ہو سکے اور ہمیں بطورِ کارکنان فکر قائد کے سائے اور معیت میں عملی جد و جہد پر استقامت عطا فرمائے (آمین بجاہ سید المرسلین)

☆☆☆☆☆

رہبر ترقی و کمال۔۔۔۔ترجمانِ ماضی شانِ حال

دورِ زوال میں علم و معرفت کی بے مثال تحریک

ڈاکٹر طاہر القادری کی انقلابی فکر میں وسعت، جامعیت ہمہ گیریت، علم، ادب، شعور اور روحانیت نمایاں ہیں

اقراء یوسف جامی (صدر MSM سسٹرز)

اس تحریر کے عنوان کے انتخاب کو سوچنے اور سمجھنے میں شاید مجھے ہفتوں کا وقت لگا۔ بچپن سے اب تک جب بھی قومی ترانہ پڑھا اور سنا تو یہ سوچ دماغ میں ابھری کہ وہ کیسا رہبر ہوگا جو ترقی اور کمال کا پیکر ہوگا۔قائدِ اعظم محمد علی جناح اور حضرتِ علامہ اقبال بلاشبہ وہ شخصیات تھیں جنہیں ہم ترقی و کمال کا پیکر کہہ سکتے ہیں مگر آج کے دور میں یہ نوجوان نسل، جو امتِ مسلمہ کا مستقبل ہے، اس کا وہ رہبر کون ہے؟ جو ترقی و کمال کا منبع ہو۔جب سر زمیں پاک بھی ہے اور کشورِ حسین بھی، وہ ارضِ پاک جو عالی شان عزم کا نشان ہو، جو یقین کا مرکز بھی ہو جس سر زمیں کا نظام، قوت، اخوت اور عوام ہو اور جس کی قوم، ملک اور سلطنت زندہ و پائندہ باد ہوں جس کی منزلِ مراد شاد باد ہو اور اس کا پرچم ستارہ و ہلال سے مزین ہو تو رہبر، رہبرِ ترقی و کمال ہی ہوتا ہے۔ مگر آج کے اس پرفتن دور میں جب ہم نے لفظ رہبر کو ہی غلط تشریحات سے سمجھنا اور سمجھانا شروع کر دیا ہے تو رہبر کی پہچان کیونکر ہوگی۔شاعر نے اسے یوں بیان کیا کہ

خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
وہی ہے ملک صبح و شام سے آگاہ

اس کائنات میں بہت مشکل سے ایسے دیدہ ور ہیں جو اک ایسی فطرت اور جبلت لے کر اس خاکدانِ عالم میں آتے ہیں جو ابتداء سے ہی اپنا ایک کردار اور نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ اور پھر وقت ثابت کرتا ہے کہ انہی کا کردار اور نقطہ نظر وقت کی ضرورت بھی ہے اور مسلمہ حقیقت بھی۔ہزاروں سال بعد جب ایسے مشاہیر پیدا ہوتے ہیں تو ان کی زندگیوں کا مقصد فقط اپنی زندگی سنوارنا نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی زندگی اک فکر کے تحت گزارتے ہیں جس کی بنیاد ہی یہ ہوتی کہ مخلوقِ خدا کی زندگی سنوار کر اپنی زندگی کو گزارا جائے۔ ہمارے ہاں رہبر یا لیڈر کے متعلق جو عمومی تصور پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم سیاست سے منسوب شخصیات یا کسی سیاسی عہدہ پر مسند نشین کو ہی لیڈر سمجھتے ہیں۔ اور یہ تصور جزوی طور پر غلط ہے۔بہترین رہبر کی مختصراً اور جامعاً تین خوبیوں کو فہرست میں ترتیب دیا جائے تو وہ یہ ہوں گی۔

۱۔ سیاستِ خاصہ ۲۔ سیاست حامہ ۳۔سیاستِ عامہ

سیاستِ خاصہ سے مراد انسان کے اپنے نفس کی سیاست ہے۔کہ وہ کیسے اپنے نفس کو اپنے قابو میں لا کر خدا کے حضور اسے پیش کرتا ہے اور پھر کیسے اس کو دوسروں کو سنوارنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ رہبر ہی نہیں عام انسان کے اندر اپنے نفس کی سیاست کے لئے لازم ہے کہ اسے تمام برے کام، برے اخلاق، حیوانی عادات اور مزموم خواہشات سے روکے۔تعلیم کی روشنی کے ساتھ ساتھ چلتے نفس کو ہرا کر خودی کو اپنا ہمراہی کرے۔

سیاستِ حامہ سے مراد انسان کے اپنے اہلِ خانہ کی سیاست ہے۔امورِ خانہ داری کی نگرانی سے لے کر اولاد کی تربیت اور معاشرتی امور اور تعلقات کا تعلق سیاستِ حامہ سے منسوب ہے۔

سیاستِ عامہ شہروں اور ملکوں کی سیاست ہے۔ اور ایسی سیاست عوام کی اصلاح اور زندگی کی حفاظت کے لئے کی جاتی ہے اور یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو شخص سیاستِ خاصہ میں کامیاب نہیں ہوسکتا وہ سیاستِ حامہ میں بھی کامیاب نہیں ہے۔ اور جو ان دو منازل میں کامیاب نہ ہوسکے

وہ تیسری منزل یعنی سیاستِ عامہ کا نہ اہل ہے اور نہ ہی حقدار۔ اِن تینوں مراحل سے گزرنے کے لئے ایک لیڈر کے لئے جو خصوصیات اور خوبیاں بطور ہتھیار کام آتیں ہیں وہ

ا۔تعلیم وشعور ٢۔صداقت و امانت

٣۔علاقائی تعصب اور فرقہ ونسل پرستی سے ماوراء ہونا ہے۔

تمہید کو اتنا طول دینے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ہم آج کے رہبر کو پڑھنے سے پہلے رہبر کے پیمانوں کی بات کر کے ذہن سازی کر لیں۔ موجودہ دور کو پھر سے عروج آشنا کرنے کے لئے اور اس پاک سرزمین کو ،ارضِ عالی شان بنا کر منزلِ مراد تک پہنچانے کے لئے جس رہبرِ ترقی و کمال کی ضرورت ہے اس کی ذات دین اور دنیا کے کسی اک پہلو پر اکتفا کیے ہوئے نہ ہو۔ بلکہ وہ مربی و رہنما و رہبر ایسا ہو جو زندگی کے تمام گوشوں کا احاطہ کیے ہوئے ہو اور وہ دینِ اسلام کے تمام پہلوؤں کو اپنی جدوجہد کے احاطے میں لے کر میدانِ عمل میں آئے۔ اور اس حوالے سے اگر عالمِ اسلام کی موجودہ علمی وفکری، اعتقادی ونظریاتی اور سیاسی و انقلابی قیادتوں پر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو اس میں ہمیں دعوت دین کی وسعت، جامعیت اور ہمہ گیریت کے اعتبار سے ایک ایسی قیادت نظر آتی ہے جن کی زندگی مسلسل محنت، جدوجہد اور عزمِ مصمم کی خوبصورت کڑی ہے اور وہ شخصیت اور کوئی نہیں بلکہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہے۔ان کی زندگی کا مشاہدہ سیاستِ خاصہ سے شروع کریں تو شعور، علم، ادب، تصوف اور روحانیت میں ایسی شخصیت کی مثال آج کے دور میں ملنا ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے۔ اپنے تعلیمی ریکارڈ کے ساتھ ساتھ زندگی کے باقی شعبوں میں غیر معمولی خدمات سرانجام دیتے ہوئے انہوں نے جس طرح اپنی زندگی میں اپنے نفس کو رب کی رضا کے تابع کیا ہے اور خود کو آج کے دور میں موجود تین نسلوں کے لئے عملی نمونہ بنا کر پیش کیا ہے اس کی مثال آج کی دنیا میں موجود دیگر انسان پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ ’’توبہ ہر مقام کی کنجی ہے‘‘ سفرِ توبہ، تقوی ولایت کی کنجی ہے، ذکرِ قلبی، روحانیت اور مقناطیسیت ، تقوی، نفس اور روح کی باہمی جنگ، دینِ اسلام ایک جامع حقیقت، ذاکر اور ذاکرین، تربیت کا روحانی منہاج اور تقوی، زہد و ورع، قلب کی اقسام، امراض اور علاج، اخلاقِ حسنہ ،حیاتِ قلبی اور صحبت نافع اور علمِ نافع ایمان جیسے ہزاروں موضوعات پر ہزاروں لیکچرز اور سینکڑوں کتب اس بات پر موجود ہیں کہ کیسے ہم اپنے نفس کے ساتھ لڑنے والی جنگ میں باطل کو پاش پاش کر کے حق کا منہاج پا سکتے ہیں۔توبہ سے سفر کا آغاز کروا کر اخلاق کو سنوارتے ہوئے ادب کا شاگرد بناتے ہوئے علمِ نافع کی طرف راغب کیا اور جب اخلاق پختہ ہوتے ہوتے ادب کو بھی مضبوط کر گیا تو اسی عہد ساز شخصیت نے اس نسل کو وجہ تخلیقِ کائناتﷺ کا شیدائی بنادیا۔ کبھی گھنٹوں لفظ "محبت" پر گفتگو کر کے کبھی جمالِ یارِ خداﷺ کے قصے سنا کر ، کبھی "بن دیکھے عشقِ مصطفیٰﷺ" کے عنوان سے گفتگو کر کے، کبھی محبتِ رسولﷺ پہ بات کر کے، کبھی محبتِ رسول کی آنچ عشق پر بات کر کے کبھی ’’ایمان محبت و ادب مصطفیٰﷺ کا نام ہے‘‘ پر بات چھیڑ کر، کبھی ’’قرآنی قسمیں اور عظمتِ مصطفیٰﷺ‘‘ پر دلائل دے کر، کبھی ’’بلندی ذکرِ مصطفیٰﷺ‘‘ سمجھا کر اور کبھی فلسفہ عشقِ رسولﷺ اور ان سارے اسفار سے گزار کر ہمیں یہ سمجھادیا کہ "ایمان کی سلامتی محبتِ رسولﷺ میں ہے۔المختصر، رہبر ہونے کی جو پہلی شرط ہے وہ کماحقہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت کا خاصہ ہے۔ سیاستِ حامہ کی بات کریں تو اس سیاست پر بات کرنے سے پہلے ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنی عائلی زندگی کو اک بہترین مثال بنا کر پیش کیا۔ عصری و دینی علوم پر عبور اور پھر والد کے تمام اوصاف کی جھلک اگر بیٹوں میں نظر آنے لگے تو سمجھ لیں وہ انسان گھر اور باہر اک ہی زندگی جی رہا ہے اور وہی زندگی سچی ہے۔ اور اس طریقہ کار کو سکھانے کے لئے تحریر وتقریر شروع ہوتی ہے کہ "اسلام اور ہماری زندگی (حقوق وفرائض میں توازن)"، غیر مسلموں کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق، رشتہ داراں کے حقوق، مزدوروں کے حقوق، حقوقِ اولاد اور تاریخ کی ورق گردانی کیجئے تو معلوم ہوگا کہ کوئی بھی مبلغ، اور حقوق کا داعی جس نے زوجین کے حقوق کی بات کی ہو اور ان کے حقوق وفرائض کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا ہو وہ اکلوتی شخصیت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہے۔ اس کے بعد اگر ہم بات کریں سیاستِ عامہ کی، تو نہ صرف ریاستِ پاکستان بلکہ عالمی سطح پر جو پذیرائی ڈاکٹر صاحب کے موقف اور نظریہ کو ملی اس کا کوئی ثانی نہیں۔ پاکستان میں بیداری وشعور کی تحریک ہو یا جنوری کی یخ بستہ سردی میں آئین کا سبق

انسان کو صبر و ذکر ہر حال میں جاری رکھنا چاہئے

پڑھانے کے لئے اسلام آباد کی سڑکوں میں منعقد کی گئی کلاسز، یا پھر وہ اگست کے تپتے سورج میں سڑکوں پہ بٹھا کر نظامِ باطل سے بغاوت کا سبق، وہ پاکستان کی معاشی و سیاسی صورتِ حال پر گفتگو ہو، مسئلہ کشمیر ہو یا مسئلہ سود یا پھر دنیا میں موجود ریاستوں میں پروپیگنڈا کے طور پر اسلام کو بدنام کرنے کی سازشیں ہوں، ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہر محاذ پر استدلال اور حکمت سے ہر مسئلے کا حل دیا۔ مغرب کی سرزمین پر کھڑے ہو کر اسلام کے پرامن چہرے سے گندگی ہٹائی اور دنیا سے یہ منوایا کہ ہاں! اسلام سراسر دینِ محبت و امن ہے۔ ایشیا کے رہائشیوں بالخصوص پاکستانیوں نے رہبر اور رہبری کی جو تعریف گھڑ رکھی کہ رہبر یا لیڈر وہ ہے جو کسی سیاسی پارٹی سے منسلک ہو یا صرف ایک سیاسی پارٹی کا سربراہ ہو، ایم این اے یا ایم پی اے منتخب ہو کر لاکھوں کے فنڈز لے کر گلیوں کی تعمیر کروائیں، یا گیس پائپ لائن کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ مگر اک مسلمہ حقیقت یہ بھی ہے کہ یہ تعریف اور کام آپ کے منتخب نمائندے کے تو ہوسکتے ہیں رہبری اور لیڈر شپ کو بس یہیں تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ وہ رہبر، جو ترقی وکمال کے اوج کو پاتے ہیں اور جو اپنے معاشروں کو ترقی اور اوج تک لے جاتے ہیں رہبر تو وہ ہے جو آپ کو، اپنے علم وحکمت اور بالخصوص اپنے عمل سے متاثر کرے، کسی اک فکر پر اکٹھا کرے اور اس فکر کو آپ کی زندگی کا مقصد بنا کر بے مقصدیت کی راہ سے اٹھا کر مقصدیت کے دروازے پر لا کھڑا کرے۔ سوشل میڈیا اور اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیجئے۔ گرد ونواح کو کھنگالئے اور پھر شکر ادا کیجئے اللہ پاک کا کہ جس نے آپ کو اور ہمیں اس رہبر کا شعور عطا کیا ہے کہ جو سیاستِ خاصہ، سیاستِ حامہ اور سیاستِ عامہ پر ایک عمدہ مثال ہے۔ جو نہ صرف خود دتعلیم یافتہ ہے بلکہ اپنے معاشرے کو تعلیم یافتہ بنانے کا عزم ہی تھا کہ ہزاروں سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ہمیں ایسا رہبر میسر ہے جو نہ صرف خود مقصدیت کی زندگی گزار رہا ہے بلکہ امتِ مسلمہ کو بھی دینِ حق کے غلبہ کا مشن عطا کیا۔ ایسا رہبر جو جنگ و جدال کی بات نہیں کرتا بلکہ محبت کرتا اور محبوبِ خدا ﷺ سے محبت کرنا سکھاتا ہے۔ ہمیں ایسا رہبر میسر ہے جس نے ہمیں جنت اور جنت کی حوروں کے لالچ سے نکال کر رب کی رضا کا لالچ دیا اور یقیناً یہ سب سے حسین لالچ ہے۔ ہمیں ایسا رہبر میسر ہے جس نے علم کے میدان میں تحقیق کے دیئے جلائے اور پھر آج کی نوجوان نسل کو بھی مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے بینر تلے اکٹھا کر کے ان کے لئے بھی علم وحکمت اور تحقیق کی راہیں کھول دیں۔ جس معاشرے میں نوجوان اور طلبہ کا طبقہ جدت اور قدامت کی انتہاؤں کو چھو رہا ہے اور پس رہا ہے وہیں اس رہبر نے ہمیں قدامت اور جدت کا حسین امتزاج بنا دیا۔ وہ قافلہ خوش نصیب ہوتا ہے جسے ایسا رہبر میسر ہو جو اس موجودہ دور میں کسی اک میدان کی رہبری نہ جانتا ہو بلکہ زندگی کی سارے پہلوؤں کی راہنمائی کا پیکر ہو۔ معیارِ قیادت، قیادت کے لئے وصفِ صداقت، صفتِ قیادت، وصفِ شجاعت، نگاہ کی بلندی اور قیادت کی عظمت، سخن کی دلنوازی اور قیادت کی دلبری، قائد کا جذبِ دروں، حاضر و موجود سے بیزاری اور قوم کی رہبری، اقبال کے تصور قیادت کا مصداقِ اتم، قیادت مثلِ ماہتاب و آفتاب ان تمام خوبیوں کا منبع رہبر ہی رہبرِ ترقی وکمال ہوتا ہے۔ اور جو رہبر ہمیں میسر ہے وہ رہبرِ ترقی وکمال ہی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی انہترویں سالگرہ کے موقع پر دخترانِ اسلام بصد احترام انہیں ہدیہ عقیدت پیش کرتیں ہیں اور دعاگو ہیں اللہ تبارک و تعالٰی ہمارے قائد کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور اس پرامن سبز انقلاب کو ساحلِ مراد نصیب ہوجائے جس کا خواب ہمارے قائد نے دیکھا ہے۔ اپنے قائد سے محبت کا دعوی ہم سے یہ تقاضہ کرتا ہے کہ ہمارے اخلاق اعلی ہوں، ہم اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے احکامات کے باغی نہ ہوں، ہم پرامن اور انسانیت سے محبت کرنے والے ہوں۔ رہبری کی تمام صفات اور درج بالا مشاہدات کو جمع کیا جائے تو اس نابغہ روزگار شخصیت کے لئے یہ ہی کہنا پڑے گا کہ

اسے پڑھو، زندگی ملے گی　　اسے سنو، آگہی ملے گی
یہ ارتقاء کا پیام بھی ہے　　ضمیرِ نو کا امام بھی ہے
یہ قوم سے ہمکلام بھی ہے　　جو کھو چکی ہے شعورِ دوراں

اے عظیم قائد۔۔ اے عظیم انسان
تمہیں سلام۔۔ تمہیں سلام

☆☆☆☆☆

فطرت نے مجھے بخشے ہیں جوہر ملکوتی

شیخ الاسلام.......مفسرِ قرآن، نامور فقیہ، عظیم مُصلح

آپ نے دینی و سماجی امور میں تجدیدی فکر کا احیاء کیا

اللہ نے ڈاکٹر طاہرالقادری کو شرح صدر اور زبان و بیان پر ملکہ عطاء کیا

محمد ابوبکر فیضی

قدرت کو یہ ڈھنگ نجانے کیوں مرغوب ہے وہ کھردرے علاقوں سے نفیس لوگ پیدا کرتی ہے۔ دور دراز خطوں سے دل کے قریب بسنے والے آدمی اٹھا لاتی ہے، ویرانی سے ذرخیز دماغ سامنے لاتی ہے، بنجر زمینوں سے شاداب شخصیتیں نمودار کرتی ہے اور گمنام قصبوں سے نامور افراد کا انتخاب کرتی ہے۔ زمانہ ماہ وسال کے حال بنتا ہوا صدیوں کی مسافتیں طے کرتا رہتا ہے وقت مدتوں زندگی کے مرکب پر سوار کسی دانائے راز کی تلاش وجستجو میں محومصروف رہتا ہے۔

تاریخ ماضی کے عبرت کدوں کا مشاہدہ کرتی ہے عہد حال کی تمناؤں، آرزؤں سے کھیلتی ہے۔ زمانہ مستقبل کے رازی، غزالی، ابوعلی سینا، فارابی، ابن خلدون، جامی، رومی کے لیے محو آرزو رہتی ہے۔ اور پھر جب زندگی قضا و قدر کی ہمہ گیریت کے پس منظر میں اپنا مقصود مدعا ڈھونڈتی ہے تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صورت میں ایک ہمہ صفت موصوف شخصیت اس حقیقت کا مصداق بن کر عطا ہوتی ہے۔

ہمہ صفت موصوف، بظاہر ایک ادبی ترکیب ہے۔ ناممکن حد تک مشکل اور بہت حد تک نا قابل یقین مگر جب یہی ترکیب شیخ الا سلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خداداد صلاحیتوں کی وسعتِ بے کراں میں اپنا محل استعمال ڈھونڈتی ہے تو فطرت کے ناممکنات علم وعمل کے ممکنات میں ڈھل جاتے ہیں۔ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نقیب و ترجمان بن کر صورت خورشید جلوہ گرہونے لگتا ہے۔ اس خورشید جہاں تاب کی منتشر کرنیں جوکم وبیش ایک ہزار سے زائد کتب پر محیط ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک نام ایک تاریخ، ایک تحریر، ایک حقیقت، ایک صداقت، نا قابل تردید سچائی، آفاقی قائد، نامور فقیہ، عظیم المرتبت محدث علوم اسلامیہ پر کامل دسترس رکھنے والے دانشور حالات کی گھتیاں سلجھانے والے نابغہ روزگار جلیل القدر عالم دین، زندگی کی نقاب کشائی کرنے والا مدبر رفیع المرتبت مفسر قرآن، تاریخ کے اسرار و رموز منکشف کرنے والا دانائے راز، ملت اسلامیہ کے دور زوال کو شکوہ ماضی بخشنے والا بطلِ جلیل، امام ابوحنیفہ کے فکرو تدبر کی پہچان بن کر ابھرنے والا رجل رشید، دلوں پر حکومت کرنے والا بے تاج بادشاہ، علوم جدیدہ وعلوم قدیمہ پر یکساں دسترس رکھنے والا عبقری ایک ذات میں انجمن کا وجود لیے، ایک قلب میں لاتعداد علوم کا بحرِ ذخار لیے اور سب سے بڑھ کر عشق رسول ﷺ کی سرشاری لیے ہوئے علامہ کے لفظوں میں:

بخشے ہیں مجھے حق نے جوہر ملکوتی
خاکی ہوں مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند

جس کی زبان وبیان محبت رسول ﷺ کی تاثیر سے فیض ترجمان بن چکی ہے آپ کے نزدیک عشق رسول ﷺ ایک ایسا مرکز ومحور ہے جس کے گردروح ارضی وسماوی طواف کرتی ہے ۔ ملت اسلامیہ کے دلوں کو ادب وتعظیم رسول ﷺ

کے آداب سے آشنا کرنے کے لیے آپ اپنی تمام فکری، نظری، علمی، عملی، روحانی، قلبی صلاحتیوں کو بروئے کار لا رہے ہیں۔

آپ کے ارادوں میں سنگ خارا کی سختی اور سمندروں کی فراخی ہے آپ کا حوصلہ پہاڑوں سے سر بلند اور فہم انسانی کی وسعتوں سے ماوراء ہے آپ کی شخصیت میں خانقاہوں کا حال اور درسگاہوں کا قال، وہاں کی حرارت، اور یہاں کی روشنی دنیا بھر میں عام کر رہے ہیں۔ آپ نے دلوں کی بجھتی انگیٹھیاں دوبارا دہکادی ہیں، افسردہ دلوں کو ایک بار پھر سے گرما دیا ہے دنیا بھر میں شرق سے غرب تک دین کی لگن او رتڑپ کی آگ لگا دی ہے۔ آپ نے متضاد عناصر، مختلف مزاجوں اور مقابل طبائع کو آپس میں جوڑ کر ان کے اختلاف وتنوع سے نئی قوت حاصل کی ہے اور ان کو شیر وشکر کر دیا ہے۔

آپ نے شعراء کی شاعری کو مصطفویٰ انقلاب کے دفاع میں ، علماء کی قوت استدلال کو دماغوں کی سلوٹ دور کرنے میں اہل نظر کی قلبی قوت کو دین کے سپاہیوں اور کارگزاروں کا تزکیہ نفس اور دلوں کے قفل توڑ نے میں اہل قلم کی تصنیفی قابلیت وقوت تحریر کو توحید و رسالت کے باہمی ربط و تعلق اور اصلاح احوال کی ترغیب وتحریض میں، معززین کی گویائی وخطابت کو دین کی دعوت عام کرنے میں دولت مندوں کی دولت کو اشاعت دین میں صرف کروایا ایسی ہی جہت شخصیت کے متعلق ہی اقبالؒ نے کہا تھا:

تُو نے پُوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اَسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

اب آپ محض ایک شخص نہیں بلکہ آپ کا نام لیتے ہیں تو رومی اور جامی کی داستان عشق وعقیدت کا ایک ایک ورق ہماری عقیدتوں کا خراج لیکر آپ کا وجود پوری صدی پر محیط کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مردحق کو وہ مقام سر بلند عطا کر دیا ہے جس کی بلندی کے تصور سے ہمہ صفت موصوف کی ترتیب اپنا وجود کھو بیٹھی ہے۔ اس مختصر سے مضمون میں ان کی شخصیت کے متعلق چند موتی جمع کیے ہیں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ یہ موتی ان کی شخصیت کا کما حقہ عکس تو نہیں پیش کر سکتے لیکن میری طرف ان کی بارگاہ میں یہ عقیدت کے پھول تصور کر کے ضرور پڑھیئے گا۔

انقلابی مفکر:

شیخ الاسلام کی شخصیت میں ایک حسین امتزاج ہے انقلاب اورفکر کا، اس لیے وہ ایک انقلابی مفکر بھی ہیں ، یعنی ان کے دامن میں انقلاب اورفکر دونوں کی دولت موجود ہے، وہ محض ایسے انقلابی نہیں کہ جن میں فکر نہ ہو اور ایسے مفکر بھی نہیں جس میں انقلاب کا گھلاؤ نہ ہو،فکر انہیں صحیح راستہ بتاتی ہے اور انقلاب ان کی انگلی پکڑ کر منزل پر پہنچا دیتا ہے،فکر و انقلاب دونوں ہم آغوش ہوں تو کارِ نبوت کا تسلسل اور فلسفہ سمجھ میں آتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کئی پیغمبر ایسے مبعوث کیے جن پر کتاب نازل نہیں کی لیکن کوئی کتاب ایسی نہیں اُتاری جس کا حامل پیغمبر موجود نہ ہو گویا جب انقلاب سے آشنائی ہوئی ہے۔ جب ہم شیخ الاسلام کی فکر کو دیکھتے ہیں تو وہ پوری طرح بنی ٹھنی اور سجی سنوری نظر آتی ہے کیونکہ اس میں حسنِ انقلاب کا ہر رنگ جھلکتا نظر آتا ہے۔

شیخ الاسلام کی انقلابی فکر کا مفہوم یہ ہے کہ دولت، طاقت اور ذرائع ابلاغ کے زور پر ظالم کا وضع دار اور مظلوم کو آوارہ گرد ثابت نہ کیا جائے، بونے کو قدآور اور صاحب قامت کو بے وقوف نہ بنایا جائے ،اہلیت اور عزیمت کے مقابلے میں دولت اور طاقت کا معیار نہ بنایا جائے،علم اور تقویٰ کی جگہ بیساکھی اورکلفی کو رواج نہ دیا جائے ۔آپ کا کہنا ہے کہ انقلاب میں کسی بیساکھی،کلفی،کسی کی گنجائش نہیں ہوتی بلکہ اس کی بارگاہ میں صرف ایمان محبت مصطفیٰ ﷺ، تقویٰ علم، عزیمت، ایثار، روشن ضمیری، راست فکری اور خود آگہی کو شرف ملتا ہے۔

آ چشم آرزو کی گہر باریاں تو دیکھ
لٹتے ہیں صبح وشام خزانے نئے نئے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فکری، نظریاتی اور فلسفیانہ پہلو انہیں یہ صرف اپنے معاصرین سے ممتاز کرتا ہے بلکہ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے تین سو سال میں ملت اسلامیہ کو کوئی ایسا انقلابی مفکر میسر نہیں آ سکا تھا جس نے قرآن کو بطور دستور انقلاب پیش کیا ہو اور فلسفہ انقلاب کی عملی راہنمائی پیغمبر انقلاب ﷺ کے اسوہ حسنہ سے لی ہو۔ جہاں تک فکر و فلسفہ کے صرف سمجھنے یا اس پر کتاب لکھ دینے کا تعلق ہے وہ تو ہر باشعور اور بیدار مغز انسان کر سکتا ہے۔ مگر اس فلسفے کی کامل معرفت کے بعد عملاً ایک تحریک کی صورت دے کر اس فکر و نظریہ کو نتیجتاً ثابت کر کے دکھا دینا اور بات ہے۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تجدیدی خدمات:

حق و باطل کا تضاد تقابل اور کفر و اسلام کی آویزش ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ تاریخ عالم کا کوئی لمحہ اور کارگاہ حیات کا کوئی واقعہ ایسا نہیں جس میں اس کشمکش اور تنازع کی داستان زیب عنوان نہ ہو۔ البتہ اس کشمکش کا اسلوب و انداز، وقت، ماحول فریق کے اختلاف کے لحاظ سے مختلف ضرور رہا ہے۔ اسلام کے جفاکش مجاہدین، ایسی استعماری اور طاغوتی قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہو جاتے ہیں۔ ان ہی مجاہدین اور عالی ہمت افراد میں حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کا شمار ہوتا ہے جنہوں نے ہر وقت کے فرعون کو دنداں شکن جواب دیا ہے۔

گذشتہ دو اڑھائی صدیوں سے جوں ہی اسلام زوال کا شکار ہوا اس کے ساتھ ہی ہمارے بنیادی تصورات بھی بری طرح مسخ ہوئے۔ مرور زمانہ کے ساتھ ان تصورات میں تبدیلی آتی گئی تمام اسلامی تصورات میں سب سے بڑا اور مرکزی اسلام کا تصور دین بھی تبدیلی سے نہ بچ سکا۔ اس کی حقیقی صورت کو مسخ دی گیا۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں جو تصور دین دیا ہے اس کی رو سے جہاں مسجد کے اندر کی زندگی دین ہے وہیں مسجد سے باہر کی زندگی بھی عین دین ہے۔ جہاں نماز، روزہ، حج، زکوۃ جیسے معاملات دین کا حصہ ہیں وہیں ناپ تول، لین دین، تجارت کاروبار اور اقتصادیات، سیاست سبھی دین کا حصہ ہیں۔ ان کے مابین کوئی فرق و امتیاز نہیں۔ گویا دین کے دو جزو ہیں۔ وہ جزو جو آخرت سنوارتا ہے اسے مذہب کہتے ہیں اور وہ حصہ جو دنیا سنوارات ہے اسے سیاست کہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اسلام کے اس حقیقی تصور کو عملاً زندہ کیا ہے اس پر پڑنے والی گرد و غبار کو صاف کیا ہے اور اس اصل تصور کی تجدید کی ہے۔ اگرچہ یہ بڑا مشکل کام تھا لیکن آپ نے اس تصرو کو بڑے عمدہ طریقے سے لوگوں کے ذہنوں میں جاگزیں کیا ہے اور تاریخ اسلام سے مثالیں دے کر سمجھایا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا مدنی دور عملی سیاست کا آئینہ دار ہے اور مکی دور خالصتا مذہبی دور ہے۔ اسی طرح یزیدی سیاست کے مدمقابل حسینی اور مصطفوی سیاست کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ تصور دین کی اس حقیقی صورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے قائد محترم کا تجدیدی کام یہ ہے کہ آپ نے اس تصور کو عملاً معاشرے میں قائم کیا ہے۔

زوالِ امت کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یہ بھی تھا کہ امت کو اپنے نبی کریم ﷺ سے قلبی، حبی اور عشقی طور پر دور کر دیا گیا تھا آپ نے امت کے اس خطرناک مرض کی تشخیص کی اور عوام و خواص کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کے بھانبڑ دیئے۔ آپ نے روح محمد ﷺ کو مسلمانوں کے جسموں میں دوبارہ لٹا دیا ہے ان کے مردہ اور بے حس لاشوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ کے نور سے زندہ کیا۔ اسی طرح جب امت کا تعلق قرآن سے کتاب ہدایت کا نہ رہا اور عملاً قرآن کی تعلیمات کو ترک کر دیا گیا تھا تو آپ نے آگے بڑھ کر قرآن کے ساتھ امت کے تعلق کو از سر نو زندہ کرنے کیلئے قرآن کے ساتھ پانچ جہتی دائمی تعلق اختیار کرنے کے لیے ترغیب بھی دی۔

سحر البیان خطیب:

قدرت نے شیخ الاسلام کو زبان و بیان کی بے بہا خوبیوں سے نوازا ہے، جس کا اعتراف نہ کرنا بہت بڑا بخل ہے۔ خطابت کے میدان میں ایک عرصے سے قحط الرجال کا سماں تھا۔ شیخ الاسلام نے اس خلاء کو خوبصورتی سے پر کیا،

ان کے خطاب میں علم وفضل کے ساتھ ساتھ عشق وتصوف کی چاشنی ملتی ہے، ان کا انداز تقریر فرقہ پرستانہ نہیں بلکہ دلربایا نہ ہے آپ شعلے اگلنے کے قائل نہیں بلکہ لوگوں کے ذہن اور مزاج بدلنے کے قائل ہیں ، ان کی تقریر ہر بار بار پٹی ہوئی لکیر نہیں ہوتی سچی بات یہ ہے دلپذیر ہوتی ہے۔ ان کی خطابت میں تصوف شعروسخن کی چاشنی اورعلم کا وقار سبھی موجود ہ۔

اگر کوئی خطیب تصوف کا رمز آشنا ، بازی گر ہے۔ ہزار الٹ پھیرے کے باوجود اس کے لہجے میں تاثیر پیدا نہیں ہوسکتی اور وہ کوشش کے باوجود الفاظ وحروف کی ناموس کا تحفظ نہیں کر سکتا۔ جس بھی شخص کو کوچہ خطابت سے کبھی گزرنے کا موقع ملا ہے وہ اس امر کی تصدیق کرے گا کہ موصوف شہر خطابت کی اونچی مسند پر بیٹھائے جانے کے قابل ہیں۔ شیخ الاسلام ایک جادو بیان خطیب، درد اور سفیر، اسلاف کی روایت کا امین، بستان فریدی کا بلبل، عشق ومحبت کا پیکر، مثنوی مولانا رومؒ کے خاموش الفاظ کونطق آشنا کرنے والا مرد قلندر ہے۔

بطورِمصنف:

شیخ الاسلام کا انداز تصنیف بھی پیچھے نہیں آپ کے سر میں دماغ عالمانہ، سینے میں دل صوفیانہ، انداز محققانہ اور ہاتھ میں قلم ادیبانہ تھا، انسائیکلو پیڈیا، سیرتِ رسولﷺ اور جامع السنہ سے علوم جھلکتا ہے۔ آپ کی صحبت سے تصوف چھلکتا ہے اور آپ کے نوک ِقلم سے ادب برستا ہے۔ آپ کا اسلوب تصنیف محققانہ، طرز زیست قلندرانہ اور انداز نگارش ہمیشہ ساحرانہ رہا ہے۔ جو فقط عالم ہو وہ خشک مزاج ہوتا ہے مگر شیخ الاسلام انتہائی رقیق القلب ہیں، جو محض صوفی ہو وہ گوشہ گیر ہوتا ہے۔ مگر شیخ الاسلام مرد میدان ہیں، اور جو فقط ادیب ہو وہ صرف لفظ وحروف کی مشق کرتا ہے مگر شیخ الاسلام معنیٰ و معارف سے عشق کرتے ہیں۔

آپ کا علم تصوف کی چاشنی، عہد رواں کی ہر ایک خوبی یہ بھی ہے اگر کوئی دینی رنگ رکھتا ہے تو دنیوی آہنگ سے بے خبر ہے، کوئی قدیم سے جڑا ہوا ہے تو تو جدید ہے کٹا ہوا، کوئی خبر رکھتا ہے تو نظر سے محروم ہے اگر کوئی رازی کا فلسفہ جانتا ہے تو رومی کا لہجہ نہیں رکھتا۔ کوئی سائنسدان ہے تو مذہب سے لاتعلق، دینیات کا عالم ہے تو سائنسی رجحانات سے بیگانہ، سیاست کا آدمی ہے تو اخلاقیات سے بے خبر، معلم اخلاق ہے تو علم کے نئے آفاق سے نا آشنا، ماہر معاشیات ہے تو انسانی نفسیات سے بےتعلق اور فلسفہ دان ہے تو تمدنی علوم (Social Science) سے بے بہرہ ہے۔

مگر شیخ الاسلام صاحب ہمارے پاس اللہ کا ایسا انعام ہیں کہ آپ نے ہر موضوع پر لکھا سائنس ہو فلسفہ ہو،فقہ ہو،علم الکلام، حدیث، سیاسیات، معاشیات آپ نے دور حاضر میں جس بھی فتنے نے کسی طرح بھی عقائد پر، حدیث پر ختم نبوت پر دہشتگردی پر اسلام کے کسی بھی پہلو پر سر اٹھانے کی کوششیں کی آپ نے اس کا پوری قوت کیساتھ صرف مقابلہ ہی نہیں کیا بلکہ قلع قمع کر دیا۔ اگر آپ کی تصنیف کو دیکھیے تو سورۃ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر کو پڑھتے تو آپ میں امام فخرالدین رازی کا عکس اگر آپ کی حدیث پر المنہاج السوی کو دیکھیے تو سیوطی کا آئینہ دار آپ کی سیرت الرسول ﷺ کو دیکھیے تو ابن ہشام اور قاضی عیاض کا اسلوب اور سب سے بڑھ کر آپ کی کتاب قرآنی انسائیکلو پیڈیا جو آپ نے تالیف فرمائی تمام علوم کو قرآن سے ثابت کیا گو آپ نے جس بھی موضوع پر قلم اٹھایا اس کو دوام تک پہنچایا۔

شیخ الاسلام کا ترجمہ قرآن کو اگر ہم دیکھیں تو آپ کا ترجمہ قرآن عالمانہ بھی ہے اور عاشقانہ بھی اگرچہ دیگر مترجمین نے بھی ترجمہ کے ساتھ حواشی لکھے ہیں لیکن آپ نے وضاحت طلب بات کو ترجمے کے دوران قوسین میں سمو دیا ہے۔ شیخ الاسلام کے ہاں وارفتگی زیادہ ہے۔ عالمانہ اور عاشقانہ ترجمے کی مثالیں عرفان القرآن میں ہمیں جا بجا نظر آتی ہیں۔

بلاشبہ یہ ترجمہ قرآن اکیسویں صدی میں اردو دان طبقے کے لیے ایک تحفہ ہے جس میں ترجمہ اور تفسیر دونوں کی تاثیر یکجا نظر آتی ہے۔ آپ کے اندازِ تحریر کی خوبی ہے کہ آپ کی تحریر ہر دینی سطح کے قاری کیلیے آسان ہوتی ہے۔ اس ترجمے میں یہ جو بھی موجود ہے۔

اسی طرح شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے علم

حدیث پر ایک جامع ذخیرہ اس امت کو دیا اہلسنت میں کئی عرصہ سے جو ایک خلا محسوس کیا جا رہا ہے تھا آپ نے اس کو احسن انداز میں پر کیا آپ کی کتاب منہاج السوی الحدیث النبوی ﷺ میں آپ نے ایک ہزار صحیح احادیث کا ترجمہ جمع کیا آپ کی یہ تالیف عرب دنیا میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بلند پایہ تالیف ایسے احادیث ذخیرہ پر مشتمل ہے جن سے ہر مسلمان اپنے نفس و روح کی اصلاح، تعمیر شخصیت و اصلاح معاشرہ اور اپنے رب کے ساتھ تعلق بندگی قائم کرنے میں رہنمائی لے سکتا ہے۔ آپ نے مختلف موضوعات پر احادیث پر مشتمل اربعینات تیار کیں اور آئندہ چند عرصہ میں آپ کی احادیث پر مایہ ناز تالیف جامع الاحکام کے نام آنے والی ہے جس میں آپ نے فقہ حنفی پر ہے آپ نے جس بھی موضوع پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا۔

شیخ الاسلام کا منہج دعوت و تبلیغ:

مفکر وہ ہوتا ہے جو زمانے کی نبض پر ہاتھ رکھ کر مرض کی تشخیص کرنا جانتا ہو۔ تشخیص کے بعد مرض کے جاننے کے لیے کامیاب نسخہ تجویز کر سکتا ہو۔ شیخ الاسلام اس صدی کے وہ مسلم مفکر ہیں جنھوں نے نہ صرف اس اُمت کے مرض کی تشخیص کی بلکہ نسخہ تجویز کر کے خود اپنے ہاتھوں سے مریض کو استعمال کروا کر اس کی تجرباتی توثیق کر دی۔ ان کے نزدیک آج کا مسلمان بالخصوص مسلم نوجوان نسل اسلام کی تعلیمات کے حوالے سے ذہناً، عملاً اور قلباً عدم اطمینان اور تذبذب کا شکار ہے اس لیے اس کو تینوں پہلوؤں سے اسلام کی حقانیت کا یقین دلانا ضروری ہے اوران تینوں پہلوؤں سے اسلام کی نمائندگی وقت کی پکار ہے۔ لہٰذا حالاتِ حاضرہ کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ کے اصول کو سامنے مدِنظر رکھتے ہوئے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے انہی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دعوت کے تین پہلو بیان کیے ہیں۔

1۔سائنسی منہج 2 ۔عملی منہج 3 ۔روحانی منہج

تحفظ عقیدہ ختم نبوت:

تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لیے سب سے پہلے یارِ غار و بدرو حنین سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے ہر قسم کی مصلحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد بالسیف کیا حالانکہ اوائل اسلام کے اس زمانے میں کئی فتنے سر اٹھا رہے تھے لیکن خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق اکبرؓ فقید المثال جرات و پامردی سے منکرین ختم نبوت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے جب تک اس فتنے کی سرکوبی نہ ہوگی۔

دورِ حاضر میں انکارِ ختم نبوت کا سب سے بڑا فتنہ، فتنہ قادیانیت ہے جس کو ان تمام اسلام دشمن قوتوں کی مکمل حمایت اور تائید حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کے آخری اور کام دین اسلام میں رخنہ اندازی کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے اور اسلامی جذبہ جہاد کو سرد کرنے کے لیے برطانوی استعمار کے قائم کردہ اس گروہ کو ماضی کی طرح تقویت دینے کا عمل اب بھی شدومد سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن تحفظ ناموس رسالت اور عشق رسول کی تحریک ہے بانیِ تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے شب و روز افرادِ امت کے دلوں میں موجود عشق مصطفیٰ ﷺ کی چنگاری کو شعلہ جوالہ بنانے کے لیے وقف ہیں۔ ان کی تمام جدوجہد کا مرکز محور ذات مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ آپ نے تحریر و تقریر، تصنیف و تالیف، کا مرکز و محور بھی اسی نقطہ کے گرد گھومتا نظر آتا ہے۔ اس حوالے سے تحفظ ناموس رسالت آپ کی اولین ترجیح رہی ہے۔ حرمتِ رسول ﷺ کی خاطر خود اور ان کا ہر کارکن قربانی کے بے مثال جذبے سے سرشار ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے لیے آپ نے ہر میدان میں خواہ قانونی ہو یا تحریر، تقریری ہو بین الاقوامی ہر سطح سے آپ نے تاریخ میں مثال رقم کر دی۔

☆☆☆☆☆

خواتین کی فکری تربیت اور ڈاکٹر طاہر القادری

اسلام نے عورت کو شناخت اور اسکے وجود کو بقاء دی

تعلیم، شعور، عزت ملنے کی وجہ سے منہاج القرآن میں خواتین کی تعداد بڑھ رہی ہے

ام حبیبہ رضا

ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں خواتین کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ایک مثالی معاشرہ وجود زن کے بغیر تشکیل نہیں پاتا۔حتی کہ نسل انسانی کی بقا بھی عورت کے وجود کے بغیر ناممکن ہے۔لہٰذا عورت کے کردار کو نظر انداز کر کہ ہم ایک مثالی معاشرے کا تصور نہیں کر سکتے۔

اور بقول اقبال

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں

اور اگر ایک اسلامی معاشرے کی بات کی جائے تو اسلام وہ دین متین ہے جس نے عورت کو پہچان عطا کی۔ جاہلیت کا وہ دور جس میں عورت کو باعزت مقام دینا تو دور کی بات اس کے وجود کو بھی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ دین اسلام نے نہ صرف عورت کے وجود کو بقا دی بلکہ اس کو اپنے اصل مقام سے بھی آ شنا کیا۔عورت کو معاشرے کے ہرمیدان میں مرد کے شانہ بشانہ اپنا کردار ادا کرنے کا موقع دیا۔اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کی بقا کے لیے سب سے پہلے اپنے مال کی قربانی دینے والی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اور آ گے چل کر اسلام کے لیے سب سے پہلی شہادت بھی خاتون کے حصے میں آئی۔تعلیم و تربیت کی بات کی جائے تو اسلام کے ابتدائی دور سے لے کر خلفائے راشدین کے دور تک تعلیم سیکھنے اور سکھانے کے میدان میں خواتین کسی صورت مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔مشہور قول ہے کہ مرد کی تعلیم صرف ایک مرد کی تعلیم ہے اور ایک خاتون کی تعلیم پورے معاشرے کی تعلیم ہے۔ نپولین نے بھی کہا تھا کہ

If you educate a man, you educate individual and if you educate a woman you educate a family""

عصر حاضر کی ملی ضروریات بھی اسی بات کی متقاضی ہیں کہ عورت مرد کے شانہ بشانہ اپنا بھر پور کردار ادا کرے۔ اور یہ کردار عورت کی تعلیم اور فکری تربیت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔اسی ضرورت کے پیش نظر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خواتین کی تربیت پر نہ صرف اپنے بیانات میں زور دیا بلکہ عملی میدان میں خواتین کی فکری تربیت کا بھر پور اہتمام کیا ہے۔آپ اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں کہ

"آج کے دور کا مرد خواتین کو خانہ داری سے آگے دیکھنا نہیں چاہتا جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تاریخ اسلام کی روشنی میں خواتین کے اصل کردار کو پہچانا جائے"۔

تحریک منہاج القرآن میں خواتین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہونا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ بانی تحریک منہاج القرآن نے خواتین کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔خواتین جو ملکی آبادی کا 53% ہیں ان کے لئے شیخ الاسلام کی شفقتیں بڑی لازوال، بے مثال اور لامحدود ہیں۔

تحریکی و معاشرتی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خواتین کو خصوصی حیثیت اور مقام کو متعین نہ کیا ہو حیات قائد ایسی ہزاروں روشن مثالوں سے مزین ہے۔ ذیل میں ڈاکٹر طاہرالقادری اور تحریک منہاج القرآن کی اس ضمن میں کی گئی کاشوں کو قلم بند کی جاتا ہے:

منہاج القرآن ویمن لیگ کا قیام:

اسلام کی نظر میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر مرد و زن دونوں کا فریضہ ہے لہذا موجودہ دور کے چیلنجز کے پیش نظر خواتین کے کردار کی اہمیت اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلانے کے لئے 5 جنوری 1988ء کو قائد تحریک نے منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی۔ جس کے بنیادی مقاصد خواتین کی سطح پر بیداری شعور، حلقہ عرفان القرآن کا فروغ، دنیا بھر میں تعلیمی و تنظیمی نیٹ ورک کا قیام، خواتین کی علمی، فکری، اخلاقی و روحانی تربیت کا اہتمام شامل ہے۔

منہاج کالج برائے خواتین کا قیام:

ایک طرف جدید علوم کی درس گاہیں ہیں جو عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کررہی ہیں تو دوسری طرف دینی مدارس ہیں جو علوم جدیدہ کے حصول کو اپنے لیے زہر قاتل تصور کر رہے ہیں۔ ان حالات کا بغور جائزہ لینے کے بعد بانی تحریک منہاج القرآن نے پاکستان میں ایک عظیم تعلیمی منصوبہ کا آغاز کیا جسکے تحت قائم ہونے والے سینکڑوں تعلیمی اداروں میں علوم قدیم و جدید کے درمیان حسین امتزاج پیدا کیا گیا ہے تا کہ ان اداروں سے فارغ التحصیل طالبات نہ صرف قرآن وسنت کے علوم میں مہارت رکھتی ہوں بلکہ دور جدید کے تقاضوں سے بھی گہری واقفیت کی حامل ہوں۔اسی طرح پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ایک عظیم فکری، نظریاتی اور انقلابی سوچ کی بنیاد رکھ دی۔ان مقاصد کے حصول کے لیے 1994ء میں منہاج کالج برائے خواتین لاہور کا قیام عمل میں آیا۔

خواتین کی تعمیر سیرت و کردار:

خواتین کو حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء اور حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہما کی سیرت کا عملی پیکر بنانے کے لئے حضور شیخ الاسلام مختلف تربیتی و اصلاحی نشستوں کے علاوہ وقتاً فوقتاً خصوصی ہدایات بھی عنایت فرماتے ہیں۔ امت کی بیٹیوں کو دینی اقدار، حسن اخلاق، حسن سیرت و کردار اور تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کرنا اسی مربی اور رہنما کا کام ہے جو ان کے ہاتھوں ایک انقلابی قوم کی تربیت چاہتا ہے اور انہیں باطل کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں امت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ڈوبتی ہوئی ناؤ سے نکلنے کا حوصلہ و مقصد سمجھا تا ہے۔

فیصلہ سازی میں خواتین کی مشاورت:

تحریک کا ایک متحرک فورم ہونے کے ناطے خواتین ہر ہر درجہ پر جہاں بطور کارکن تحصیلی وضلعی تنظیمات معاشرے میں عملی کردار ادا کر رہی ہیں وہاں تحریک کی بنیادی فیصلہ سازی میں مشاورت اور نمائندگی کا بھرپور حق بھی رکھتی ہیں تحریک منہاج القرآن کی مرکزی سطح پر مجلس شوریٰ، ایگزیکٹو کونسل، CWC میں خواتین کو مردوں کے برابر نمائندگی حاصل ہے۔

خواتین کے لئے خصوصی خطابات و دروس اور محافل کا اہتمام:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک خواتین تعلیمی و تربیتی حوالے سے پختہ نہ ہوں ایک اچھی اور باصلاحیت قوم پرورش نہیں پا سکتی۔ اسی مقصد کے لئے حضور شیخ الاسلام مدظلہ نے سینکڑوں کتب، خطابات و دروس صرف خواتین کے لئے دیئے۔ ان میں سے چند اہم موضوعات یہ ہیں۔ اسلامی معاشرے میں عورت کا کردار، عورتوں کے ازدواجی حقوق و فرائض، اسلام میں خواتین کا کردار، خواتین کے لئے ہدایات و احکامات قرآن کی روشنی وغیرہ شامل ہیں جو شعور اور آگہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے عظیم منصوبہ جات:

معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے ملک بھر میں موجود

ہزاروں نادار اور مستحق خواتین کی اعانت کی جاتی ہے۔ اس کے لئے مختلف علاقائی سطحوں پر فلاحی تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ عید الفطر کے موقع پر علاقائی سطح پر کثیر مقامات پر عید پیکجز کی تقسیم اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر مختلف ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے کھانے کی فراہمی بھی نظامت ویلفیئر کے ذریعے کی جاتی ہے۔ نظامت ویلفیئر معاشرتی فلاح و بہبود کے عظیم منصوبہ جات رکھتی ہے اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے کثیر اقدامات کرتی رہتی ہے۔

خواتین میں حجاب کے فروغ کی کاوشیں:

منہاج القرآن ویمن لیگ نے خواتین کو پردے کی اہمیت سے روشناس کروانے کے لئے خصوصی کردار ادا کیا جس سے خواتین میں موجودہ دور میں تیزی سے پھیلتی ہوئی فحاشی، عریانی اور بے حیائی سے محفوظ رہنے اور مقابلہ کرنے کی ہمت و جرات پیدا ہوئی۔

خواتین کا نمائندہ شمارہ ماہنامہ دخترانِ اسلام:

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی یہ عالمی تحریک کسی بھی معاشرے میں خواتین کے کردار سے غافل نہیں ہوسکتی۔ اس لئے حضور شیخ الاسلام نے اس امر کی ضرورت محسوس کی کہ مسلمان عورتوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات اور عقائد سے بہرہ ور کیا جائے اور خواتین کو سیرت حضرت سیدہ فاطمہ اور حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا پیکر بنایا جائے چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے جنوری 1992ء میں ماہنامہ دخترانِ اسلام کا اجراء کیا گیا۔ جس کا مقصد اُن خواتین کی فکری و عملی تربیت کرنا ہے جو خاندان کی تربیت کی سربراہ ہیں۔

حقوق نسواں کا چارٹر آف ڈیمانڈ:

1996ء میں تحفظ ناموس نسواں کنونشن منعقد کیا گیا۔ جس میں بیجنگ میں منعقد ہونے والی عالمی کانفرنس میں عریانی، فحاشی اور عورتوں کی اخلاقی بے راہ روی و مادر پدر آزادی کی خاطر کی جانے والی قانون سازی کی مذمت کی اور تحفظ ناموس نسواں اور حقوق نسواں کا چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کیا جس میں عورتوں کے حقوق و فرائض اس طرح بیان کئے گئے کہ مغرب کی ترقی یافتہ تہذیب و معاشرت اس کی خاک کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔

خواتین کے لئے خصوصی کانفرنسز کا انعقاد:

تحریک منہاج القرآن خواتین کی تعلیم و تربیت اور شعور کی بیداری کے لئے مختلف کانفرنسز، پروگرامز، ٹریننگ کورسز اور خصوصی نوعیت کے تہوار، کا انعقاد کرتی ہے جن میں خواتین کی بھرپور شرکت ان کی دلچسپی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ان میں چند اہم درج ذیل ہیں۔

1۔ خواتین کے عالمی دن پر حقوق نسواں کانفرنس کا انعقاد
2۔ سیدہ زینبؓ کانفرنسز کا انعقاد
3۔ ویمن لیگ کی یوم تاسیس کانفرنس
۔ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کانفرنس
۔ خواتین پر ظلم و تشدد کے خلاف خصوصی پروگرام
۔ سالانہ اجتماعی مسنون اعتکاف
۔ قرآن فہمی کے لئے حلقہ عرفان القرآن کا قیام

الغرض آج شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تربیت کی بدولت منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے منسلک خواتین اپنی عائلی و خانگی امور کے ساتھ ساتھ دین کی ترویج و اشاعت میں بھی خصوصی کردار ادا کررہی ہیں۔ لہذا دخترانِ اسلام اس تبدیلی کے ذریعے حالات کے دھارے کو موڑ کر روح انقلاب کو زندہ کریں کیونکہ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے اس کی بہن مادر ملت فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ تھا تو انہوں نے پاکستان حاصل کر لیا۔ اگر ہم بھی یہ کردار انجام دیں تو بعید نہیں کہ تحفظ پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو۔

☆☆☆☆☆

بشریٰ رحمٰن

(نامور ادیبہ، شاعرہ، دانشور، کالم نویس اور سیاستدان)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جیسے لوگ دریا نوش ہیں انہوں نے علم، آگہی اور تقویٰ کے سمندر پئے ہوئے ہیں۔ یہ بظاہر عجز و انکساری کا پیکر نظر آتے ہیں مگر درحقیقت اللہ کے عشق اور حضور ﷺ کے عشق میں ایسے مدہوش ہیں کہ باہوش لگتے ہیں۔ ایسے لوگ تقویٰ، طہارت، سلوک اور تصوف کے تمام اسرار و رموز اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو خاموش جان کر عام نہ سمجھیں یہ اللہ کے آزمائے ہوئے چنیدہ مقبول، منظور اور محبوب بندے ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 21 ویں صدی میں سب سے بڑی اور معتبر کتاب قرآنی انسائیکلو پیڈیا لکھ کر ہمارے دلوں کا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ ہم روحوں سے جدا بھٹکتے ہوئے دل تھے انہوں نے ہمارے دلوں کو ہماری روحوں سے ملا دیا۔ آپ کی قرآنی انسائیکلو پیڈیا کتاب نسل در نسل قیامت تک ذہنوں کو زندہ، آنکھوں کو نور اور ہاتھوں کو توانائی عطا کرتی رہے گی۔ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو 69 ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اللہ پاک آپ کو صحت والی زندگی عطا فرمائے اور آپ یونہی اپنے قلم سے ہم جیسے تشنگان علم کو بہرہ ور کرتے رہیں۔

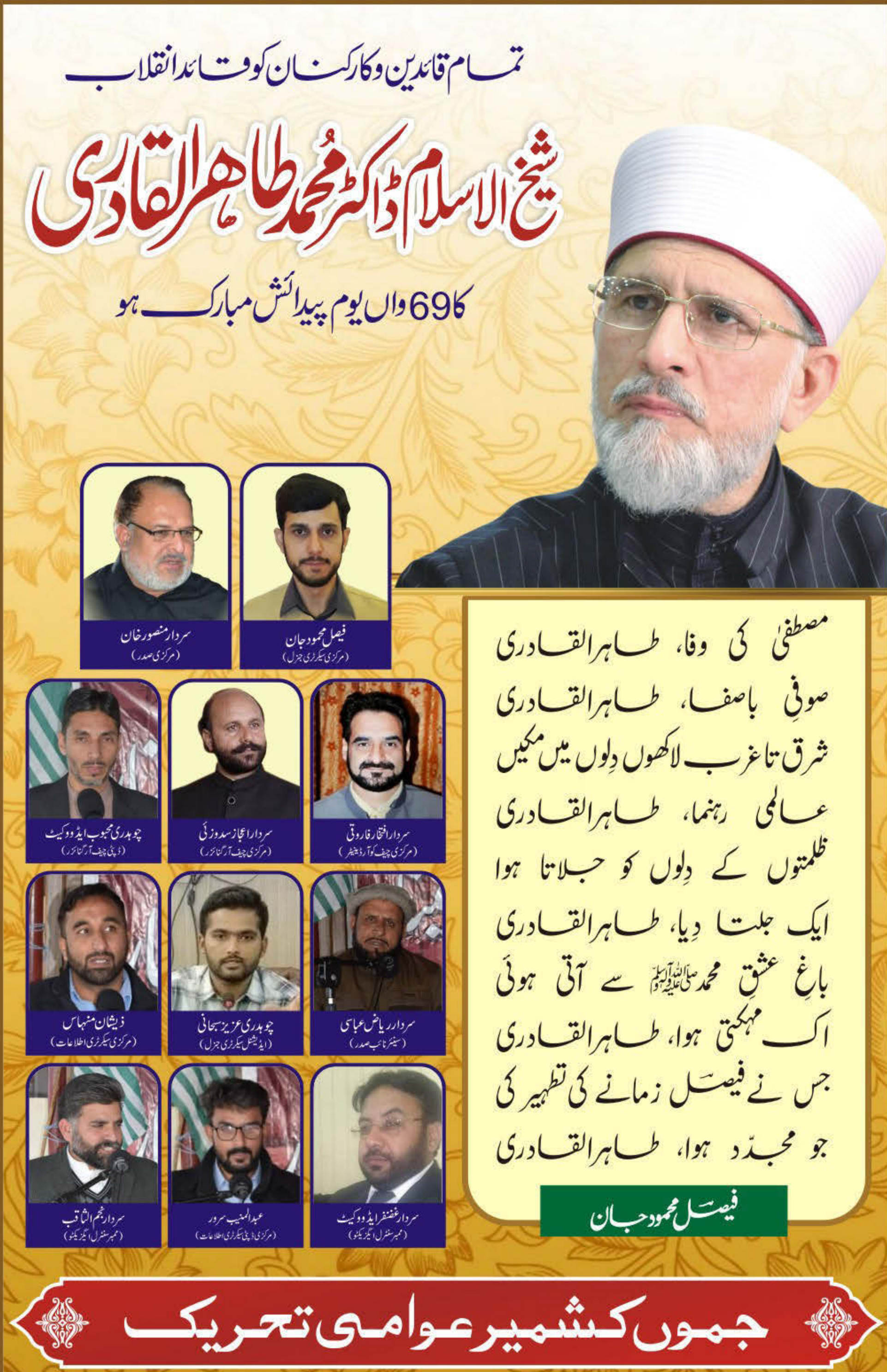

تمام قائدین و کارکنان کو قائد انقلاب
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کا 69 واں یوم پیدائش مبارک ہو
سردار منصور خان
(مرکزی صدر)
فیصل محمود جان
(مرکزی سیکرٹری جنرل)
چوہدری محبوب ایڈووکیٹ
(ڈپٹی چیف آرگنائزر)
سردار اعجاز سدوزئی
(مرکزی چیف آرگنائزر)
سردار افتخار فاروقی
(مرکزی چیف کوآرڈینیٹر)
ذیشان منہاس
(مرکزی سیکرٹری اطلاعات)
چوہدری عزیز سبحانی
(ایڈیشنل سیکرٹری جنرل)
سردار ریاض عباسی
(سینئر نائب صدر)
سردار نجم الثاقب
(ممبر سنٹرل ایگزیکٹو)
عبدالمنیب سرور
(مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات)
سردار غضنفر ایڈووکیٹ
(ممبر سنٹرل ایگزیکٹو)
مصطفیٰ کی وفا، طاہرالقادری
صوفیِ باصفا، طاہرالقادری
شرق تا غرب لاکھوں دِلوں میں مکیں
عالمی رہنما، طاہرالقادری
ظلمتوں کے دِلوں کو جلاتا ہوا
ایک جلتا دِیا، طاہرالقادری
باغِ عشقِ محمد ﷺ سے آتی ہوئی
اک مہکتی ہوا، طاہرالقادری
جس نے فیصل زمانے کی تطہیر کی
جو مجدّد ہوا، طاہرالقادری
فیصل محمود جان
جموں کشمیر عوامی تحریک

بلاشبہ خدائے لم یزل کی ہے عطا طاہر ۔۔۔ کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں میں اس سا دوسرا طاہر
کسی کو ناز ہے کہ مل گیا ہے اقتدار اس کو ۔۔۔ ہمیں یہ فخر ہے اللہ نے ہم کو دیا طاہر

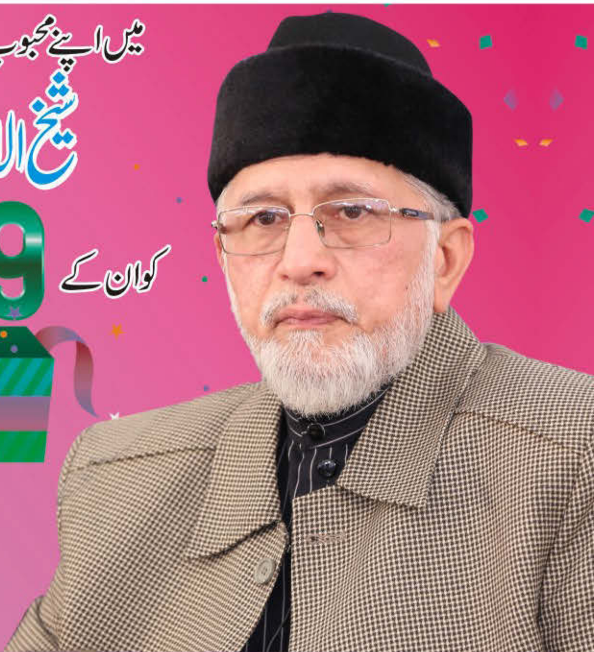

میں اپنے محبوب قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کے 69 ویں **یوم پیدائش**

پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔

آمنہ بتول (زونل نگران لاہور)

کس کی آواز سے ایوان لرز جاتے ہیں ۔۔۔ کس کے افکار نے ذہنوں کو طراوٹ بخشی
کس کے الفاظ ہیں جو خون کو گرماتے ہیں ۔۔۔ ولولے کس کی طرف آج کھنچے آتے ہیں

ہم اپنے عظیم قائد، مشن مصطفوی کے علمبردار اور مجدد وقت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو

69 ویں **سالگرہ** پر **صمیم قلب** سے **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

منہاج کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز ملتان

ہماء اسماعیل (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ، ملتان)

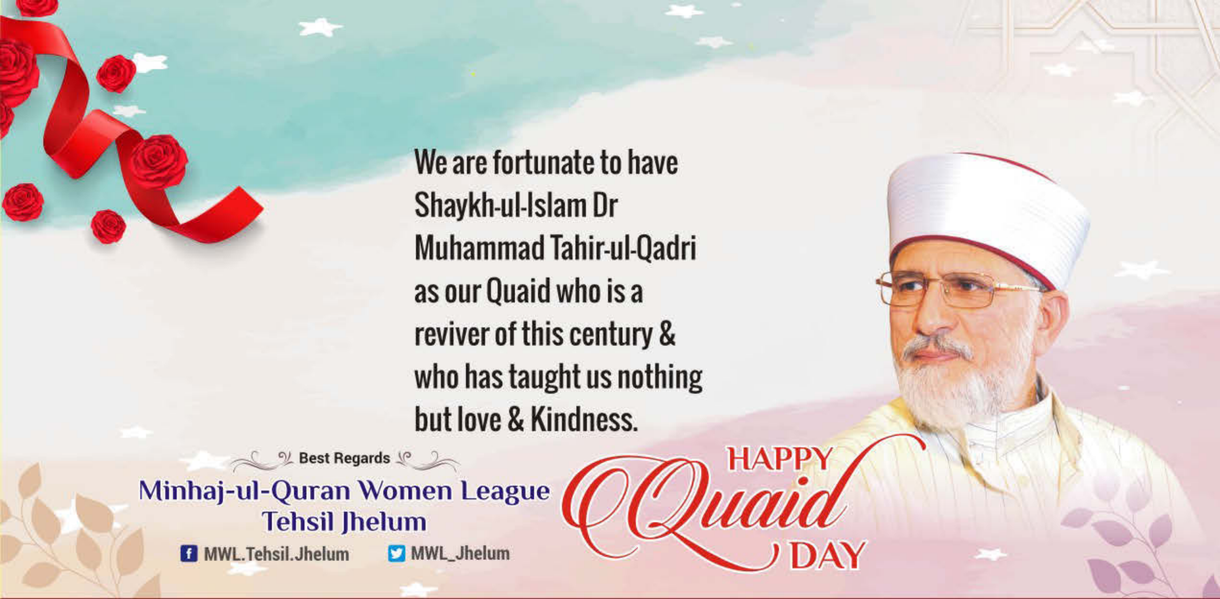
We are fortunate to have Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri as our Quaid who is a reviver of this century & who has taught us nothing but love & Kindness.
Best Regards
Minhaj-ul-Quran Women League
Tehsil Jhelum
MWL.Tehsil.Jhelum
MWL_Jhelum
HAPPY
Quaid
DAY

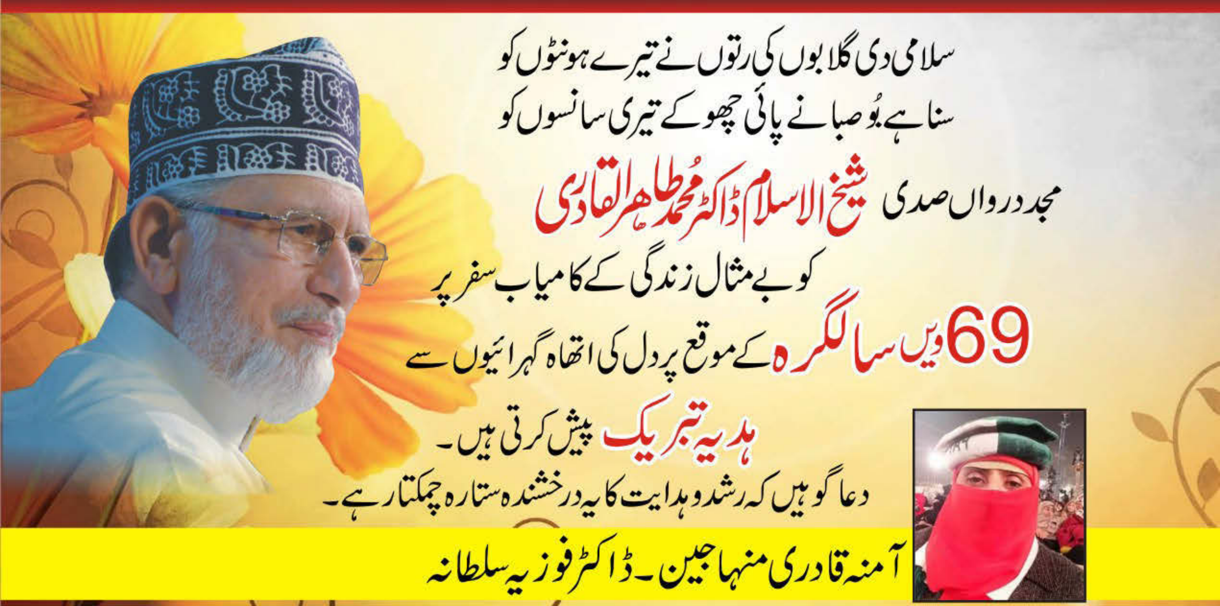
سلامی دی گلابوں کی رتوں نے تیرے ہونٹوں کو
سنا ہے بُو صبا نے پائی چھو کے تیری سانسوں کو
مجدد رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو بے مثال زندگی کے کامیاب سفر پر
69 ویں سالگرہ کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
ہدیہ تبریک پیش کرتی ہیں۔
دعا گو ہیں کہ رشد و ہدایت کا یہ درخشندہ ستارہ چمکتا رہے۔
آمنہ قادری منہاجین ۔ ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ

''طاہر القادری دا رب شان ودھایا اے، درس قرآن دا ناں سب نوں سکھایا اے،،
''کوثر میراں نے واہ کرم کمایا اے ، داتا دی نگری چوں سوہنا طاہر آیا اے''
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 69 ویں سالگرہ
کے موقع پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔
نعت گو شاعرہ: روبینہ کوثر
(کوآرڈینیٹر منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع جھنگ)

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

مہر و مہ و انجم کا محاسب ہے قلندر
ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہِ مردمومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

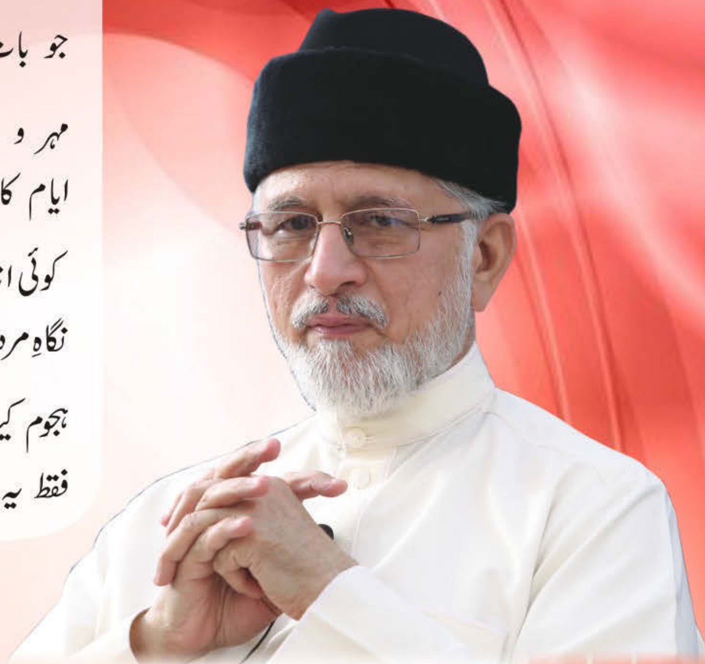

ہم اپنے محبوب قائد، نابغہ عصر، دانش عہد، مجدد رواں صدی،

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو 69 ویں سالگرہ کے موقع پر صمیمِ قلب سے مبارکباد
پیش کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے
تصدق سے امت مسلمہ پر ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے اور امت کو ان
کے علمی وروحانی فیوضات سے مستفیض فرمائے۔ آمین

منہاج القرآن ویمن لیگ ڈنمارک

خدا رکھے تیرے ہی آستاں سے وابستہ مجھے کو..... کہ تیرے پیکر میں روشن نور کا مینار دیکھا ہے

لازوال قائد، لازوال نسبت

شیخ الاسلام روحانی، سماجی، معاشرتی اور عائلی زندگی سے متعلق چھوٹے، بڑے معاملات میں کارکنان کی رہنمائی کرتے ہیں

ایس کے نعیمی

خدا رکھے تیرے ہی، آستاں سے وابستہ مجھ کو

کہ تیرے پیکر میں روشن نور کا مینار دیکھا ہے

انسانی جسم میں پیشانی جسم کا ایسا حصہ ہے جسکا کام سوائے اپنے مالک کے سامنے سجدہ ریز ہونے کے کچھ نظر نہیں آتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جبیں جسے جب سنگ آستاں نہیں ملتا تو لاکھوں معبودوں کے سامنے جھکتی پھرتی ہے۔ وہ انسان جو خدا کو ماننے والا تھا وہ دولت شہرت، سامان تعیش اور بڑے بڑے مناصب کے آگے جھکتا نظر آتا ہے مگر فطرت کا ایک اصول ہے کہ وہ ایسی گمراہی اور ذلت سے نکالنے کے لئے انفرادی و اجتماعی زندگیوں میں نکھار پیدا کرنے کے لئے اور اللہ سے بھاگے ہوئے انسان کو خود ساختہ خداؤں کے حضور سجدہ ریز ہونے سے روکنے کے لیے ضرور کوئی نہ کوئی مرد حق منتخب کرلیتا ہے اور وہ مرد حق اس اٹھے ہوئے طوفان بدتمیزی کا رخ موڑتے ہوئے اس طوفان کی سرکش موجوں سے ٹکراتے ہوئے ملت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارے لگا دیتا ہے اور ایک بات ہمیں ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اگر کسی لیڈر، رہبر اور مصلح میں کوئی کمال نہ ہو، اس کے سامنے کوئی مقصد، کوئی فلسفہ، کوئی نصب العین، کوئی منزل نہ ہو اور اس میں اخلاص اور خدمت گری کی شدید تڑپ نہ ہو، وہ خداداد صلاحیتوں کا مالک نہ ہو اور اس کے اندر رہبری کا فن نہ ہو تو وہ قوم تو ایک طرف کسی فرد واحد کے دل میں بھی گھر نہیں کرسکتا۔ گزشتہ مسلم وغیر مسلم رہبرانِ قوم کو چھوڑیئے ماضی قریب میں قائد اعظم کے وصفِ قیادت پر نظر ڈال لیجیے کس طرح ان کی آواز پر 10 کروڑ مسلمانان ہند لبیک کہتے ہوئے مرگ وآتش سے کھیلتے ہوئے منزل سے ہمکنار ہوئے۔قوم میں ایثار کا جذبہ نادیدہ منزلوں کو سر کرلینے کی تڑپ وآگہی اور پہاڑوں کو الٹ دینے کا حوصلہ اور تڑپ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی ملت کی زبوں حالی پر مضطرب دل ایک حسین وجمیل منزل کی نشاندہی کرتے ہوئے قوم کو اس درد سے پکارے کہ دلوں میں آگ بھڑک اٹھے قدم بے ساختہ سوئے منزل چل پڑیں ایک قابل، مدبر، دانش مند، نڈر اور بلند نصب العین کے حامل لیڈر کی اطاعت میں کتنا مزہ اور سکون ملتا ہے بحیثیت کارکن اگر ہم سوچیں تو جس درجے کا قائد ہمیں میسر ہے اُس کی رفاقت اور تربیت ہر میدان میں چاہے وہ روحانی، سیاسی، معاشی، معاشرتی اور عائلی زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے معاملات ہوں، ہماری انفرادی اور اجتماعی سطح پر ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اس کی رفاقت ایک نعمت عظمٰی ہے۔ 19 فروری کا دن تجدید عہد کا دن ہے مالک کے حضور سجدہ شکر

کا دن ہے اپنی تمام تر توانائیاں جمع کر کے اس رسول نما تحریک اورمشن کے پھیلاؤ اور نصرت میں وارفتگی کے ساتھ کوشش کر نے کا دن ہے۔ 19 فروری تجدید وفا کا دن اورنسبت کومضبوط کرنے کا دن ہے۔

تحریک منہاج القرآن کو روئے زمین پر دنیا کی سب سے بڑی تحریک کا اعزاز دلانے والا قائد جس کی داڑھی کی سیاہی اب سفیدی میں بدل چکی ہے۔ جو اپنی زندگی کی 69سالہ بہاریں دیکھ چکا۔مگر اس کے ارادے حوصلے اورعزم جوان ہیں وہ جس نے دنیا کو 1000 کتابیں لکھ کر 600 سے زائد لیکچر ز دے کر ا ور 90 سے زائد ممالک میں تنظیمی نیٹ ورک قائم کر کے ورطہ ء حیرت میں تو ڈالا ہی مگر 2019 میں قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی تخلیق ان کی سب سے بڑی علمی وتحقیقی اورعظیم کاوش ہے جو ایک طرف تو امت مسلمہ اور غیر مسلمہ کی رہنمائی کے لیے سب سے بڑا تحفہ اوردوسری طرف اللہ تعالیٰ کےفضل وکرم اور آ قاصلی علیہ وآلہ وسلم کے دین کی نصرت اور غلامی کا حق ادا کرتی ہے۔ اس انمول کام کے ذریعے امت کے اندر صدیوں کے خلاء کو پر کر دیا۔ صرف اتنا ہی نہیں ابھی تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے اور بے شمار تجدیدی کام منظر عام پر آنیوالے ہیں۔ جن میں ان شا اللہ احادیث پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا اورعربی میں تفسیر قرآن بھی شامل ہے جن پر کام جاری ہے جو شیخ الاسلام کی علمی پختگی کی زندہ و جاوید مثال ہیں۔

ہمیں اپنے قائد کی کی نسبت، سنگت اور انکے عالی شان معیار کو اپنی ذات میں مضبوط اور منسوب کرنا ہے۔ جن کاروحانی سفرمقام ومرتبہ دن بدن عروج پر اور بشری تقاضوں کے بدولت جسمانی سفرکم اور کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے لیے ایسی بے مثال شخصیت کی سنگت وقربت کے لمحات غنیمت ہیں۔ ہر آنیوالا سال لمحہ ءفکربھی کہ ہم غفلتوں سے نکل آ ئیں۔ اپنی ذات کے اندر انقلاب بپا کریں۔ وہ شخصیت جس کی فکر کی منبع و مرکز امت محمدی ہے جس کے دن کے اجالے نہ صرف تحقیقی اورتجدیدی فکری کاموں میں کوششیں کرتے بسر ہورہے ہیں بلکہ پوری دنیا میں منہاج القرآن کی تنظیمات کے مختلف فورمز منہاج اسلامک سنٹرز، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشنز اور منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے علمی، فکری، دعوتی اور وائس کے ذریعے فلاحی کام ہورہے ہیں یہ سب بھی اس قائد کا فیض نظر اور اخلاص کا خاصہ ہیں کہ منہاج القرآن سے وابستہ ہر کارکن کسی نہ کسی پلیٹ فورم پر اپنا حصہ ڈال رہا ہے۔

المختصر تحریک منہاج القرآن کے کارکنوں ہمیں مبارک ہو کہ ایسے صفات کا حامل میر کارواں نصیب ہو چکا ہے، یہ نعمتِ عظمیٰ میسر آ چکی دیکھنے والی آنکھیں اسکی اقتداء میں چلنے کو تیار ہوچکی ہے۔ قافلہ برق رفتاری کے ساتھ اپنے قافلہ سالار کے ساتھ چل پڑا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ اذان فلاح جس کو ہم سب سن چکے اس کی جماعت کھڑی ہے اس جماعت میں کھڑے ہونے کے لئے ہمارا زاد راہ تقوی، نیک نیتی، اخلاص مشن، قائد سے محبت، وفاداری اور ایک دوسرے کے ساتھ ایثار محبت، ہمدردی اور سب سے بڑھ کر اپنے نفس کو مار کر اس تحریک کے ہر کارکن کو اپنے سے بڑھ کر جانیں ایک دوسرے کے کام، قربانی اور جذبوں کی قدر کریں انکی حوصلہ افزائی کریں انکے کام کو سراہتے ہوئے ایک دوسرے کوعزت دیں پھر کام کا بھی مزہ اور اقتداء کا بھی مزہ آئے گا۔

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آنے والا وقت قائدانقلاب کا ہے وہ صبح انقلاب جس کا خواب ہم نے اپنے قائد کی آنکھ سے دیکھا ہے وہ شرمندۂ تعبیر ہوکر رہے گا اس خواب کو جلد پورا کرنے کے لئے قوم کے ہر ذی شعور طبقے کی ساعتوں پر دستک دیتے رہنا ہمارا اولین فریضہ ہے۔

☆☆☆☆☆

Intellectual property of Dr Tahir ul Qadri

Leading the World towards a Better Future

Dr Hassan Mohi-ud-din Qadri
Chairman Supreme council MQI

1. The Intellectual Legacy and Academia

All great leaders of the world are also intellectuals at the same time, leading their people and the world at large towards a better future. The spiritual, religious and political leaders and reformers like Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri hold this station with distinction. Besides endowment of the infused wisdom by the Prudent Divine, he inherited the faculty of intellect from his scholarly father. Born in 1951, Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri was groomed into a brainy student of Islamic sciences by his learned father Dr Farid-ud-Din Qadri who was an exceptionally eloquent speaker and a top-notch religious scholar, especially inclined towards mysticism and spiritualism. He had received his spiritual orientation from al-Naqib al-Ashraf Ibrahim Sayf-ud-Din Gilani at Baghdad. He imbibed knowledge from Faqih-e-Azam Mawlana Muhammad Yousaf Sialkoti, Muhaddith-e-Azam Mawlana Sardar Ahamad and Mawlana Sayeed Ahmad Qadri. In addition to these venerated religious figures, he acquired further knowledge from the eminent scholars of Baghdad and Damascus. He was especially indoctrinated by Shaykh Muhammad al-Makki al-Kittani about the teachings of al-Shaykh al-Akbar. He immensely added to his understanding of hadith through his association with Mawlana Abdul Shakoor al-Muhajir al-Madani at Medina. Over the years, he transferred this legacy to his brilliant son.

Dr Farid-ud-Din Qadri took his bright son to Medina at the age of 12 for his formal religious education in Madrasa al-'Ulum al-Shar'iyya. It was a traditional school situated in the blessed house of the Companion of the Prophet Muhammad (blessings and peace be upon him), Abu Ayyub al-Ansari (may Allah be well pleased with him). He completed the traditional studies of classical and Arabic sciences under the tutelage of his father and other eminent scholars of the time. He continued to travel around the Islamic world in the pursuit of sacred knowledge,

and studied under many famous scholars of Mecca, Medina, Syria, Baghdad, Lebanon, the Maghreb, India and Pakistan, and received around five hundred authorities and chains of transmission from them in hadith and classical Islamic and spiritual sciences. Amongst them is an unprecedented, unique and highly honoured chain of authority which connects him, through four teachers, to al-Shaykh 'Abd al-Razzaq, the son of Sayyiduna al-Shaykh 'Abd al-Qadir al-Jilani al-Hasani al-Husayni (of Baghdad), al-Shaykh al-Akbar Muhyi al-Din b. 'Arabi [(the author of The Meccan Conquests) Damascus] and Imam Ibn Hajar al-'Asqalani, the great hadith authority of Egypt. Through another chain he is linked to Imam Yusuf b. Isma'il al-Nabhani directly via only one teacher. His chains of transmission are published in two of his detailed lists-thabts: Rare Pearls of Pure Chains (al-Jawahir al-Bahira fi al-Asanid al-Tahira) and The Gifted Dawn of Dazzling Chains (al-Subul al-Wahabiyya fi al-Asanid al-Dhahabiyya).

In the academic sphere, Dr Qadri received a First Class Honours Degree from the University of the Punjab in 1970. After earning his MA in Islamic studies with University Gold Medal in 1972 and achieving his LLB in 1974, Dr Qadri began to practise law in the district courts of Jhang. He moved to Lahore in 1978 and joined the University of the Punjab as a lecturer in law and completed his doctorate in Islamic Law. He was later appointed as a professor of Islamic Law and was head of the department of Islamic legislation for LLM. He was also a member of the Syndicate, Senate and Academic Council of the University of the Punjab, which are the highest executive, administrative and academic bodies of the University.

2. Founding the Minhaj-ul-Quran International (MQI)

Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri founded Minhaj-ul-Quran International (MQI) on 17th October 1980. A Pakistan-based international organization, the MQI is working to promote peace, tolerance, interfaith harmony and education, tackle extremism and terrorism, engage with young Muslims for religious moderation, promote women's rights, development and empowerment, and provide social welfare and promotion of human rights.

In order to promote and propagate true Islamic teachings and philosophy, revive Islamic sciences, and execute moral and spiritual uplift of Muslim Umma, it is vigorously pursuing its well-defined objectives and spreading its comprehensive and all-encompassing sphere of activity. Advancing the cause of welfare, education, promotion of love culture and spiritual uplift all over the world, it is probably one of the largest non-political, non-sectarian non-governmental organizations in the world. Since its establishment, it has rapidly grown and, within less than 40 years, its organizational network has expanded to more than 90 countries worldwide. The

driving force behind this miraculous performance is the intellectual dynamism of Shaykh-ul-Islam.

3. The Exalted Intellectual Work of Devising the Major Objectives of MQI

While formulating the aims and objectives of MQI, Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri brooded over the Qur'an and Sunna, employed all his acquired and infused knowledge and the capabilities of head and heart to devise an all-inclusive plan to establish the Islamic system of life for the dawn of a better future of humankind. Elaborating the aims and objectives of MQI, he stated: "The primary aim of the Minhaj-ul-Quran International is to bring about a comprehensive and multidimensional change in the society which at the same time ends the academic and ideological deadlock and revive, once again, the exterminated moral and spiritual values of Islam, and also exalt the Muslim Umma to an admirable and respectful status among the comity of nations by a continuous struggle based on glorious foundation laid down by the Holy Prophet (blessings and peace be upon him) on the universal principals of Love, Peace and Knowledge."

He based MQI on a comprehensive and practicable ideology and provided a detailed strategy to achieve the objectives of reviving the true values and principles of Islam, eliminating the social, cultural, ideological, moral, spiritual, economic, legal and political decline of Muslim Umma in particular and the whole mankind in general. The secret of achieving the goals of love, peace, harmony, universal brotherhood, justice, equity and prosperity lie only in the revival of these values. With these well-defined goals fixed, Shaykh-ul-Islam laid down four major objectives to achieve.

- ☆ Da'wa and Propagation of True Islamic Teachings
- ☆ Reformation of the Moral and Spiritual Affairs of Umma
- ☆ Revival of Islamic Sciences
- ☆ Promotion and Renaissance of Islam

The whole world is breathing heavily under the threats of terrorism and bloodshed. The idiosyncrasies of extremism, fanaticism and radicalism generate terrorism. Unfortunately, Islam is being presented as responsible for all terrorism around the world. MQI is taking practical measures to present to the world the true Islam through preaching inter-faith dialogue and harmony, striving for promoting culture of tolerance and moderation and promoting the cause of human rights, justice and equity at global level. MQI's Da'wa program encompasses all these aspects and gives a call for global peace, security, love and harmony among the communities inhabiting the earth. The ideology of MQI is introduced to the people through different Da'wa modes including call for affiliation with Allah Almighty,

call for linking up with the Holy Messenger of Allah (blessings and peace be upon him), call for turning towards the Holy Qur'an, call for seeking knowledge, brotherhood and fraternity and collective struggle and call for consolidation.

Those who join the MQI and get ready to work for the MQI objectives are put into organizational structure. They become regular members and are tasked to discharge their Da'wa responsibility according to the instructions laid down by the central leadership. The work at this stage is successfully carried out by setting up branches and centres on national, provincial, district, city and town levels in and outside the country. Shaykh-ul-Islam has scientifically designed the intellectual growth of members and workers; they attend training sessions and camps where love for peace and justice, human dignity and equity is spiritually injected into their souls to bring them inner peace. That in turn brings about outer peace in society at large, through their pious and superbly moral behaviour towards their fellow human beings, irrespective of colour, race or creed. These training programs are centrally controlled under direct guidance from Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri. The members of MQI then translate their learning into action by taking an active part in the society and carrying out social and moral reform. Such a reformation focuses its advancement in the ideological, religious, educational, moral and cultural directions.

4. Minhaj Education Society (MES) and the Eradication of the Nurseries of Extremism

In order to eradicate the anti-social and inhuman tendencies, and fail the extremist elements in their radical schemes, he launched his struggle from the platform of Minhaj-ul-Quran International (MQI) to raise schools, colleges and universities that would engage the new generation in seeking modern scientific knowledge, keeping them from falling prey to the religious madrassas, the nurseries of extremism and the bigoted indoctrination. Setting up Minhaj Education Society to pursue these objectives, Dr Tahir-ul-Qadri developed over 600 schools and colleges in about a decade in the far-fetched areas that had madrassas diffusing extremism in tender minds. These educational institutions have not only imparted modern scientific education to hundreds of thousands of students, but have also saved them from the hurricane of extremism and radicalism. They are now the peaceful citizens adding their bit to the betterment of society in various fields of national life. In 1990s, he developed several colleges disseminating education in modern physical and social sciences and which culminated into the Minhaj University Lahore, chartered by the government, running collaboration programs with some universities abroad.

5. Minhaj University Lahore (MUL)

Minhaj University Lahore comprises a vast variety of faculties. For example, Economics & Management Sciences, Basic Sciences & Mathematics, Social Sciences & Humanities, Computer Sciences & Information Technology, Languages, Islamic Studies & Shariah, etc. It has a purpose-built campus with allied administrative and educational facilities like libraries, hostels, cafeteria, mosque, parking areas and playground. Programs at BS / MA / MSc / MS / MPhil and PhD level are offered in all the faculties.

6. Global Span of Struggle

His struggle, however, was not confined to Pakistan alone. He dedicated himself to the entire humanity. After successfully establishing the MQI set-ups in all the four provinces of Pakistan, with the membership statistics ever-rising to the heights of astonishment, we saw him in the year 1985 in the UAE, Norway and the USA setting up centres of MQI. It looked as if a magic prevailed. In a brief period of only five years, the mission of Dr Tahir-ul-Qadri was seen getting beyond bounds, leaping the geographical distances and spreading over the globe. Today it is an organization with branches and centres all around the world, engaged in promoting peace and harmony among communities and reviving the spiritual bases of the worldly life in the light of Islamic teachings and human values like equality, justice and human dignity.

7. Post 9/11 Ventures

Dr Tahir-ul-Qadri founded Minhaj-ul-Quran International in order to counteract and eliminate religious extremism, the breeding ground for terrorism, pronounced it as inhumane, immoral and against the precepts of Islam. His condemnations of terrorist incidents have always been unequivocal. All along his journey on the road to peace, he has been awakening peoples' awareness towards peace as Islam's underlying truth, and has been warning against the extremists' deviating and misguiding stance on jihad and its allied aspects. In the post 9/11 years, he stretched his sinews against the plague and stood to the challenge. In the words of Dr Tahir-ul-Qadri: "Over the last decade, this event together with subsequent atrocities has continued to colour the perception of the general public about Islam. In spite of statements and memorandums in condemnation of the terror, the voices of the 99% true peace loving Muslims have not been heard, but have been drowned out by the clamour and noise of the extremists and terrorists, causing the rest of mankind to wonder-how could the Muslims have been so silent, how are they totally non-committal about condemning the terrorists!"

8. FATWA, a Global Ruling against Terrorism and Suicide Bombings

Loud and clear, he launched his historic ventures in the post 9/11 years of tumultuous terrorism that has submersed the whole planet. He launched his historic FATWA against Terrorism and Suicide Bombings. According to BBC: "An influential Muslim scholar has issued a global ruling against terrorism and suicide bombing. Dr Tahir ul-Qadri, from Pakistan, says his 600-page judgment known as a fatwa, completely dismantles al-Qaeda's violent ideology. The scholar describes al-Qaeda as an 'old evil with a new name' that has not been sufficiently challenged. The scholar's movement is growing in the UK and has attracted the interest of policymakers and security chiefs. In his religious ruling, delivered in London, Dr Qadri says that Islam forbids the massacre of innocent citizens and suicide bombings. Although many scholars have made similar rulings in the past, Dr Qadri argued that his massive document goes much further by omitting 'ifs and buts' added by other thinkers. He said that it set out a point-by-point theological rebuttal of every argument used by al-Qaeda inspired recruiters."

The Time World observed: "This may be the fatwa the world has been waiting for. It was delivered, not in a mosque or a madrasah, nor in some dark corner of cyberspace, but in a wood-paneled hall opposite St. James' Park in London last week. Though issued just across the street from Britain's Foreign Office, its author, Shaikh Muhammad Tahir-ul-Qadri, stressed that neither he nor Minhaj ul-Quran, his Pakistan-based organization, was supported in any way by any government. His voice and finger often rising sternly, the sheik delivered a far-reaching diatribe against terrorists and what he described as their wrongheaded concept of jihad. His fatwa: Terrorism is at all times, in all conditions, against Islam. The murders terrorists commit will send them, not to paradise, as often claimed, but to hell. '[Terrorists] are the heroes of hellfire,' he thundered. Their actions are not just unlawful but render terrorists kufr, or disbelievers, casting them outside the Islamic faith."

Manan Ahmed, professor of 'Islam in South and Southeast Asia' at the Institute for Islamic Studies in Berlin, calling the fatwa 'unprecedented' said: "This is a landmark theological study-a careful and systematic treatment of a thousand years of legal tradition dealing with armed resistance against the state, rules of engagement, aspects. The fatwa itself ... is categorically and comprehensively against terrorism in any form and for any cause."

9. Global Struggle for Interfaith Harmony

Shaykh-ul-Islam set up the Muslim Christian Dialogue Forum (MCDF) to tread the path to interfaith harmony and integration and hone the inter-community socio-cultural milieu. He remains in contact with the Bishops and Popes for liaison on his peace ventures. Under his guidance, the MQI chapters in over 90 countries in

the world regularly and formally exchange visits to worship places of various faiths to promote rationality, coherence and amity among communities. For that, he allows the Christians to offer their prayers in the mosque, holds Mawlid al-Nabi celebrations in a church, prays with Sikhs in Gurdwaras, celebrates the Holi festival with Hindus and cuts the Christmas cakes with priests and the Christian community.

10. UN granted 'Special Consultative Status' to MQI

The United Nations Economic and Social Council (ECOSOC) has formally recognized and granted the 'Special Consultative Status' to Minhaj-ul-Quran International. The UN ECOSOC consultative status allows NGOs to attend UN conferences and meetings, submit written statements and reports, make oral interventions, and host panels in UN buildings. Minhaj-ul-Quran International was recommended by the Committee on NGOs at its 2011 regular session and formally recognized during the UN annual session.

This award of special status at UN speaks of the global stature of Dr Tahir-ul-Qadri that has been bestowed upon him for his love for humanity and the exalted services he has rendered to the interfaith cohesion and inter-communal integration at international level.

11. The Span of Shaykh-ul-Islam's Peace Rhetoric

The promotion of peace and interfaith harmony, tolerance, religious moderation and integration and the establishment of Islam's distinct relevance to resolve all the problems and difficulties of modern age are the major objectives the Minhaj-ul-Quran International is striving hard to achieve from its very inception. Dr Tahir-ul-Qadri and the MQI hold the distinction of being the only individual and the only organization having a loud and clear commitment to realize these objectives. He is a powerful voice of love being heard around the globe, now in Oslo and Copenhagen, Birmingham, Glasgow, London and Istanbul, and then in Toronto, Vancouver and New Jersey.

11.1 A voice traveling at the speed of light

This is the voice that has been echoing all around for the last four decades. This is Shaykh-ul-Islam's voice, educating the communities inhabiting the earth what Islam is and what a Muslim is assigned to do in this world. We are hearing it ever since the MQI was established. The voice has been getting ever stronger and affective, gaining new energies and creating new lights of hopes and pleasures in the hearts of its listeners. The one who listens to it gets spell-bound, fettered in the chains of love and peace, divested of fears and anxieties the hard worldly pursuits engender in the hearts of innocent human beings inhabiting the globe.

What is astonishing is that this voice, instead of traveling at sound speed,

travels at the speed of light. We can only say such things figuratively, but in the case of Shaykh-ul-Islam's voice it has happened rather literally. The truth is that this voice is itself light and not merely a voice. It is the eternal light of love for mankind, love for peace and justice, love for human dignity, and, above all, love for God and His Beloved Messenger (blessings and peace be upon him) and preceding Prophets (peace be upon them) whence love and peace springs.

12. The extent of his authorship and rhetoric

It is simply impossible to encompass his work and achievements in their entirety. He is a globally renowned jurist and expert of Islamic legal affairs and most eminent Islamic scholar. Shaykh-ul-Islam means the authority on Islam. He has authored about 1000 books out of which 596 books have already been published, while the rest of them are in different phases of production. He has delivered 7000 lectures in Urdu, English and Arabic on a wide range of subjects, available on different social media and video sites.

Through the printed page, he would educate Muslims as well as non-Muslims on relevance of Islamic teachings to contemporary and international issues. Through his rhetoric, he would warm up and cement the hearts of people together with mutual honour and dignity, love and justice, motivating them to sacrifice everything they can indiscriminately for the betterment of others. To attain to this objective, he follows the divine guidance in letter and spirit, and is seen taking divine flights to bring us superior visions from the realm of divinity. So he is a spiritual leader at the same time. He injects light into our hearts and souls. Then we feel elevated above the mundane worldly existence. His oratory flashes into us a guidance that sets in our eyes some contact lenses, giving our vision new power, new sight and new visibility inside us and around us. Then, it enables us to see what is right and what is wrong, what is superior and what is inferior, what should be acquired and how, and what should be denunciated and discarded. So Shaykh-ul-Islam is engaged in spreading love for God and His Messenger (blessings and peace be upon him) day and night all over the world through remembrance sessions, other practices of Sufism and Mawlid al-Nabi Celebrations and special gatherings to invoke greetings and salutations on the Last Messenger of Allah (blessings and peace be upon him). And for this noble activity, he visits even the non-Muslim communities who hold him in high esteem for his respect and dignity for all the faiths and religions of humanity and for his stance on integration, cohesion and peaceful co-existence. He is preaching the love for God and the Messenger of Islam and the preceding Prophets (peace be upon them) , and inter-faith harmony and dialogue with the conviction that salvation of mankind lies in this love, the path that leads us to the destination of peace, restoration of human

rights, dignity, equality, justice and emancipation.

That is Dr Tahir-ul-Qadri's mission of peace. He would make us pursue the goal by doing welfare of the destitute and the victimized, helping the poor and the ignorant, the sick and the disabled. He would lead us to educating the masses, taking light of awareness to them at their doorsteps, into their abodes, the external and visible ones and the internal and the invisible ones. He would pay special attention to more than the half of humanity, the womenfolk advocating them and fighting their case of rights, rousing them to activities that ensure a peaceful and enjoyable life, based on higher morality and spiritual benefits. And he would bridge distances between communities through inter-faith harmony and noble practices of ecumenism, religious tolerance and cultural integrity-the steps to buy peace and buoy human values. The communities call him the ambassador of peace, love and justice, pursuing the salvation of mankind through Islam and its spiritual teachings and divine practices.

13. An Awe-inspiring View of His Intellectual Output

Dr Tahir ul-Qadri has never taken any time out of his striving for peace at global level. If we trace the chronology of his events and activities over the globe, we find him engaged in his peace venture round the clock. We can trace it down, but that requires volumes to produce. We find him touring the US addressing American Muslim Council and the Leaders of the Muslim, Christian, Jewish, Hindu, Bhudda communities and other religions thronging the venue, hearing him on "Islam and Peace". We see him delivering interviews, proposing solutions to establish peace and eliminate the plague of extremism, saying: extremism, religious conservatism and sectarianism provides the ground where the seed of terrorism is sown and nurtured. We see him expressly demonstrating the dynamics of terrorism and addressing the think tanks of Europe and US explaining to them Jihad, the perception and reality. His audiences comprise senior scholars, doctors, professors, engineers, policy makers and opinion leaders, the US-government officials, cadets from US Army, Navy and Air Force as well as academicians, policy makers and representatives of various organizations and agencies besides millions of people signing his declaration of peace. He is heard the world around over decades ever since he established MQI and launched his dynamic movement to awaken awareness amongst the humanity entire about the true identity of Islamic faith, the teachings of Islam, the permanent values enshrined in the Qur'an, the cause of altruism, human welfare and engaging Minhaj-ul-Quran forums in eliminating ignorance, poverty and disease from the surface of the earth and, above all, pursuing the cause of enduring peace on the

globe and bringing about integration and unity amongst the world communities through love, sacrifice, tolerance, human dignity and interfaith harmony. We hear him all over the globe, e.g., at Wembley Arena, UK; Warwick University, UK; World Economic Forum in Geneva; Historic Mawlid al-Nabi conferences; Mississauga Muslim Community Center Toronto, Canada; US-Islamic World Forum, Washington DC; The Centre for World Religions, Diplomacy and Conflict Resolution (CRDC) at George Mason University; Nasir Bagh Lahore, Pakistan; Institute for Middle East Studies at the Marmara University, Istanbul; Public Awareness Rally in Liaqat Bagh, Rawalpindi and Minar-e-Pakistan Lahore; Islamic Cultural Centre and 'Kutch' city of Gujrat, India; Peace and Integration Council of North America-PICNA; University of South Carolina, Columbia; Nassau Veterans Memorial Coliseum in New York; Itikaf City, Lahore; The Danish Ethnic Youth Council, Denmark, etc. There is no corner of the world that his surge of intellectual awakening has not visited to put across the message of Islam, peace, justice, love and harmony.

In April, 2019 he addressed OIC Summit Conference held in Riyadh, KSA on "The Role of Education in Prevention of Terrorism and Extremism" emphasizing that purposeful educational system is central to construction of moderate society. He briefed the summit on the efforts and role of Mihaj-ul-Quran International in countering and eliminating extremism and terrorism and extended to all the OIC countries all possible assistance and cooperation in putting the MQI plan into practice.

The intellectual properties of Shaykh-ul-Islam towards the bright future of humankind are, thus, limitless, inexhaustible and inestimable. His intellectual activities are colossal and diverse, while the variety of his audiences beggar description. He remains behind his targets with all his vigour and energies, moves the people with his innovative ideas and galvanizing rhetoric, takes them along on his voyage to the destination of peace and harmony, and attempts to make everyone join him in the excursion for peace indiscriminately-be he a Christian, a Jew, a Hindu, a Sikh, a Buddhist or the believer of any of the religions of humanity-in his love for the fairy of peace.

14. Shaykh-ul-Islam's Immense Erudition

Dr Tahir-ul-Qadri is a living model of profound classical knowledge, intellectual enlightenment, practical wisdom, pure spirituality, love, harmony and humanism. He is well known for his ardent endeavour to strengthen bonds among people, by bringing them together through tolerance, dialogue, integration and

education. He successfully bridges the past with his image of the future and finds convincing solutions for contemporary problems. He has been teaching Hadith, Tafsir, Fiqh, Theology, Sufism, Sirah, Islamic philosophy and many other rational and traditional sciences to thousands of people, including Ulama, scholars, Shuyukh, students, intellectuals and academics in the east and the west.

A prolific author and researcher, Shaykh-ul-Islam has authored around 1000 books, of which 596 have been published, and the rest of them are in the production process. An unrivalled orator and speaker, he has delivered over 6000 lectures (in Urdu, English and Arabic), on a wide range of subjects, which are available on cassette, CD, DVD formats as well as online.

His printed works include Urdu and English translation of the Holy Qur'an, Irfan al-Qur'an and The Glorious Qur'an besides his works on the Qur'anic exegesis, hadith compilation and the science of hadith, works on Islamic beliefs and doctrines, biography (sira) of the Holy Prophet Muhammad (blessings and peace be upon him), Islamic law and jurisprudence, Islamic political and economic systems, Islamic science of mysticism and spiritualism, human rights and modern sciences, and numerous miscellaneous works.

15. The Encyclopaedias of the Qur'an and Sunna

In 2018-2019 Shaykh-ul-Islam launched his historic and colossal research work in the form of eight-volume Qur'anic Encyclopaedia both in Urdu and English. The whole intellectual world has greatly appreciated it, and paying homage to the scholarly endeavours of his eminence Shaykh-ul-Islam, regard it as a guarantee of the emancipation of humanity because it has made easy consultation of the Holy Scripture in regard to any problem we come across. Another gigantic research project in the form of Encyclopaedia of Sunna will enshrine over thousands of verses and hadiths.

16. Finale

The stride of his erudite activity does not terminate; he has also digitalized his entire scholastic work spread, without exaggeration, over not less than a million printed pages. He is, at the same time, working on the exegesis of the Qur'an, which is long awaited by the common reader as well as the researchers and scholars all over the world. We ambitiously pray for his long life and sound health for he is, in fact, a great blessing of Almighty Allah and His Exalted Messenger (blessings and peace be upon him) for the whole of Muslim Umma in particular and the humanity entire, in general. We love him and follow him ardently, for he is the Qutb of his time, without any doubt. ☆☆☆☆☆

The Journey of Minhaj-ul- Quran Dallas, Texas USA-2019

Special Report

The management of Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA, feels honored to once again extend its heartiest congratulations to our beloved Quaid Huzoor Sayyidi Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri on his 69th birthday.

The Quran affirms that success in the hereafter lies in the success in this world:

"And whoever remains blind (to the truth) in this (world) will be blind in the Hereafter as well, distracted from the path (of deliverance)." (Al-Isra, 17:72)

Success is a journey, a process, a striving, a dedication, and a drive to reach a goal and achieve a dream. Success is about never stopping after reaching a goal. It is a process of working through each step to arrive at the next one, with each step motivating and inspiring to press on without fail. Furthermore, success takes teamwork. No one can climb a mountain without people around the person helping him along the way.

Similarly, Minhaj-ul-Quran Dallas took its journey towards success in 2014 with a team of dedicated members whose thoughts,

words, and deeds focused on achieving the pleasure of Almighty Allah - the ultimate success. They created and planned activities and events to cater to the need of the community, and in particular, the nurture and growth of the youth. Each year the activities and events were tracked for progress. Alhamdullilah, in addition to ritual practices such as worships, five times prayer, Jummah sermon, and prayer by highly qualified scholars, there is also a five days Quran Naazra class by Imam Yusuf Al-Agemai. Through the bounties of Huzoor Sayyidi Shaykh-ul-Islam, Minhaj-ul-Quran Dallas has also been successful in conducting the part-time Quran memorization program since the summer of 2019.

Sunday Islamic school is another journey to success. The growth of a loving and nurturing Minhaj-ul-Quran Sunday Islamic school is outstanding in the community. The school grew from 24 students in 2015 to 60 students with different ethnicities in 2019 from KG to Level 4, with eight highly qualified teachers and six teachers' assistants. Special Nasheed class has also been an addition to Sunday Islamic school in 2019 to develop the love of the Holy Prophetﷺ in the hearts of young children. For ladies, Minhaj Woman League continues to enlighten the hearts of people with the presentation of Dars al-Quran lectures on Taqwa, extracted from the lecture series of Itikaf 2019. Also Tafseer al-Quran program continues in 2019 for brothers and sisters. The above programs were telecasted live on the Minhaj-ul-Quran Dallas Facebook page(www.facebook.com/minhajdallas), with 9,951 following this Facebook page since 2014.

Similarly, there are special programs such as Saturday fajr dars and breakfast, twelve days mawlid al-Nabiﷺ celebration, Annual Mawlid al- Nabi programs for sisters, Minhaj Youth League sisters programs, Giyarweeh Shareef, Isra Wal Me'raj, and Lailat al- Bara'at programs with specific nawafils and secluded devotion. Furthermore, daily Iftar in the first two Ashrah and dinner & Iftar in the last Ashrah of Ramadan and services to mutakifeen were also outstanding in the community. Hundreds of people attended Iftar and dinner throughout the month of Ramadan in 2019. Video Clips on the lectures of Huzoor Sayyidi Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri on different subjects were shown to the attendees of the above programs for self-reform. Countless books on different topics, the Glorious Quran, about thirty-five sets of the Quranic Encyclopedia authored by Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri were sold. Alms-Due and Qurbani donations were also offered to serve the destitute.

Like every year, Sunday Islamic School students with their parents also commemorated the birthday of Huzoor Sayyidi Shaykh-ul-Islam with love and passion on February 19, 2019. We pray to Almighty Allah to grant a long and healthy life to our Quaid - Ameen.

Hence, with the bounties of Huzoor Sayyidi, this journey of Minhaj-ul-Quran Dallas will continue to strive for success and excellence in this world and hereafter, Insha'Allah!

☆☆☆☆☆

Minhaj ul Quran International Dallas-USA

Timeline-2K19

Summar Picnic 2019

Fajr Dars (Weekend Classes)

Sisters Milad Program

Grand Mawlid

Sunday School Academia

Sunday School Graduation Ceremony

Founder's Day Celebration

Ladies Dars-e-Quran

Minhaj ul Quran International Dallas-USA

Timeline-2K19

Giyarweeh Shareef Program

MYL Program

Isra Wal Meraj Program

Program Khawaja Ghareeb Nawaz-2019 & Weekly Tafseer al-Quran

Ramadan & Eid Celebration

آج کے روز اتاروں گا میں صدقہ تیرا
تو سلامت ہے تو دھڑکن ہے سلامت میری
اک تیرے پیار سے ملتی ہے حرارت مجھ کو
تیری آنکھوں میں ہی پوشیدہ ہے حرارت میری

ہم اپنے عظیم قائد، داعی اتحاد امت، مجدد وقت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو

69 ویں سالگرہ کی

مبارکباد

پیش کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کو عمر خضر عطا فرمائے اور ان کی
مجددانہ کاوشوں کو کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

منہاج القرآن ویمن لیگ (یونان)

یہ اپنے وقت کا رومی ہے، رازی ہے، غزالی ہے
پرانی روشنی اس دور پر قدرت نے ڈالی ہے
وہ رنگ اسلاف کا ہم کو خدا نے پھر دکھایا ہے
مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایہ ہے

ہم عظیم مشن کے علمبردار، عصر رواں اور عالم اسلام کی مایہ ناز شخصیت

69 ویں

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو ان کے

یوم پیدائش پر

ہدیۂ تہنیت

پیش کرتی ہیں

اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر
عطا کرے اور آپ کے زیر سایہ مصطفوی مشن
دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین

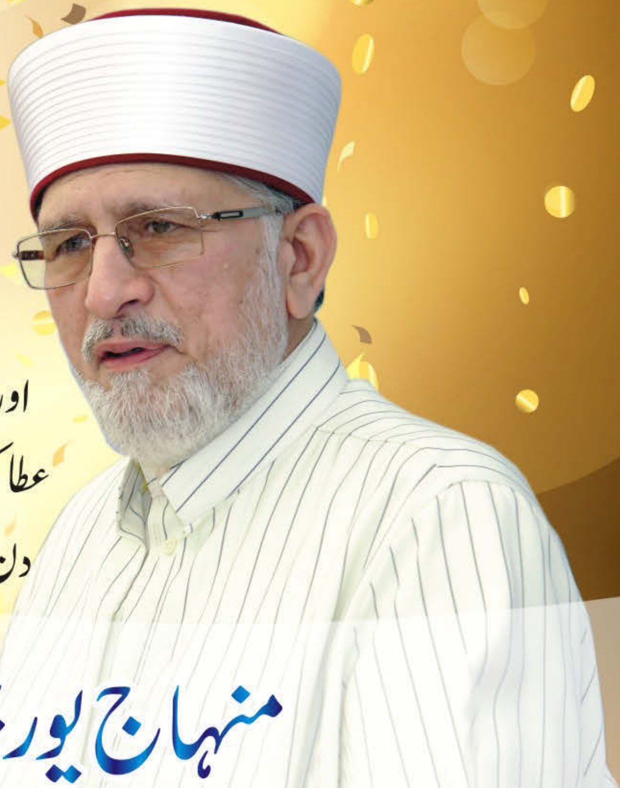

منہاج یورپین کونسل

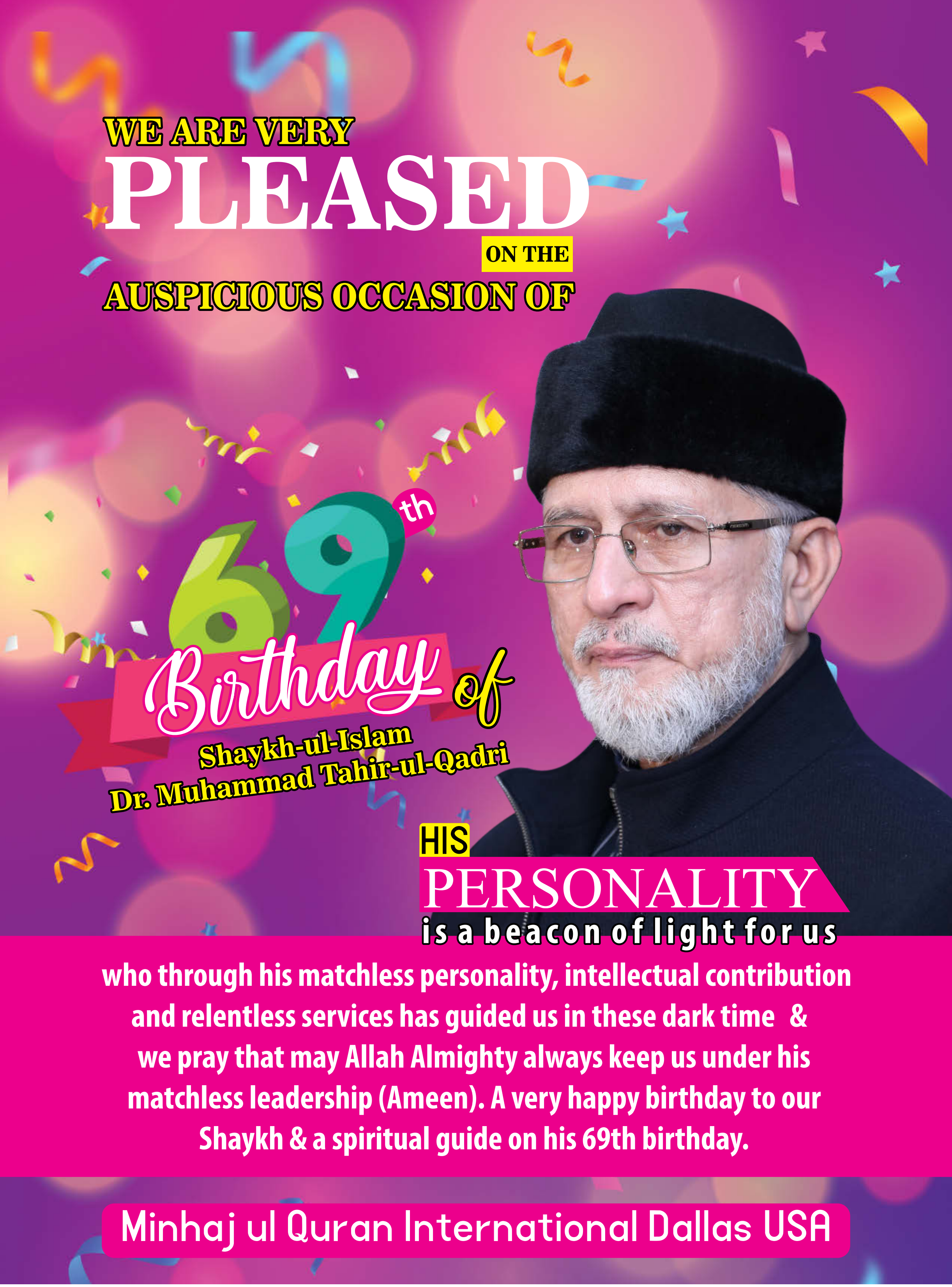
WE ARE VERY
PLEASED
ON THE
AUSPICIOUS OCCASION OF
69th
Birthday of
Shaykh-ul-Islam
Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri
HIS
PERSONALITY
is a beacon of light for us
who through his matchless personality, intellectual contribution and relentless services has guided us in these dark time & we pray that may Allah Almighty always keep us under his matchless leadership (Ameen). A very happy birthday to our Shaykh & a spiritual guide on his 69th birthday.
Minhaj ul Quran International Dallas USA

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
FEB-2020
LAHORE
Regd CPL No.45

19th February

We extend our heartiest congratulations to ***Shaykh-ul-Islam*** *the great ambassador of peace, love, interreligious and intrareligious harmony, on his* ***69th Birthday****.*

May Allah grant ***Shaykh-ul-Islam*** *a long life so that he may rid the Muslim community of intellectual inertia and endow it with audacity , knowledge and peace.*

Minhaj ul Quran International Norway